Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَہ کامِل

زہرا اسماعیل

Posted On Kitab Nagri

یہ کہانی ہے صبر کی توکل کی راستہ تلاش کرنے کی منزل سے بھٹک کر پھر سفر کرنے کی عشقِ لا سے عشقِ حقیقی کی للہ کے نور کو سمجھنے کی یہ کہانی ہے جستجو کی

۔۔۔دروازہ کھلتے ہی اک مدھم روشنی اسُ فریم پر پڑی اسُ پر بنے وہ لفظ اسُ روشنی میں چمک رہے تھے۔۔اسُ کے قدم آگے کو بڑھ رہے تھے قدموں کی چاپ سے اسُ کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ رہی تھی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی اسُ کا دل یہاں سے بھاگ جانے کو تھا آج وہ 8 سال بعد اس کمرے میں آیا تھا فریم کے پاس آتے ہی اسُ نے اسُے دیوار سے اتارا اور ہاتھوں میں قید کیے زمین پر بیٹھ گیا آنسو روانی سے اسُ کے چہرے کو بھگو رہے تھے وہ چیخنا چاہتا تھا اسُ کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ WWW.KITABNAGRI.COM

آج وہ خدا سے خدا کو مانگ رہا تھا دل اسے کوس رہا تھا جسے اس نے روح سے جدا کیا تھا وہ خدا کو چھوڑ بیٹھا تھا عشق کے لیے آج وہی عشق اسے خدا کے سامنے شرمندہ کر رہا تھا ہاں وہ آج مانگ رہا تھا خدا کو خدا سے WWW.KITABNAGRI.COM

باب اول۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار میں سوچ رہی تھی عشنا کتنا اچھا ہوتا کہ میں ایک آرٹسٹ بن جاتی تمہیں تو پتا ہے مُجھے کیلیگرافی کرنے کا کتنا شوق ہےWWW.KITABNAGRI.COM

"زرنش وہ تمہارا شوق ہے مستقبل نہیں اور دیکھو نہ تایا جان بھی تو ڈاکٹر ہیں اب انُ کی بیٹی آرٹ میں مستقبل بنائے کتنی بری بات ہے ہاں میں مانتی ہوں کے تم بے حد خوبصورت کیلیگرافی کرتی ہو انُ پر تو میرا بھی دل آجاتا ہے مگر تایا جان کا خواب ہے نہ وہ تمہیں ایک بہترین ڈاکٹر بنے دیکھنا چاہتے ہیں"

عُشنا تم میری بات سمجھ نہیں رہی میرا دل نہیں لگتا ان کتابوں میں اور مُجھے ڈاکٹر نہیں بننا اور بابا جان کا جنون ہے مُجھے ذرنش سے ڈاکٹر زرنش بنانے کا لیکن میں ان کی اس خواہش کو ضرور پورا کرو گی مگر میں ہرگز اپنی کیلیگرافی نہیں چھوروں گی"زرنش نے منہ پھیرتے ہوئے کہا

WWW.KITABNAGRI.COM
www.kitabnagri.com

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو دیکھو نہ کتنا حسین موسم ہے مُجھے لگتا ہے ہمیں باہر جانا چاہیے"عشنا نے چائے کے کپ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا

"ہاں ضرور اور میں اپنی آرٹ کا سامان بھی لونگی چلو اٹھو"

Posted On Kitab Nagri

"اف اس لڑکی کا کیا ہو گا ابھی سمجھایا ہے تمہیں کے پڑھائی پر زیادہ توجہ دو"

WWW.KITABNAGRI.COM

"اور میں نے بھی تم سے کہا ہے میں آرٹ کو نہیں چھوڑ سکتی اب چلنا ہے یا یہی چھت پر بیٹھ کر موسم کا لطف لینا ہے"

"آپ دونوں کہیں نہیں جا سکتیں" طلحہ کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا

WWW.KITABNAGRI.COM

"کیوں ہم کیوں نہیں جا سکتے" زرنش نے آنکھیں چھوٹی کی

طلحہ انُ کے قریب آیا

"وہ اس لیے زرنش آپی کے نیچے فریدہ خالا آئی ہیں" طلحہ نے ہنسی دبا کر کہا

"اف خُدایا اب یہ کیوں آگئی ہیں پھر کوئی فضول سا رشتہ لائی ہو نگی" زرنش نے اپنے سر پر ہاتھ مارا جیسے وہ واقعی انُ کی آمد سے پریشان ہوئی ہو

"زرنش بڑی ہیں وہ ہم سے ایسے نہیں بولتے چلو اٹھو نیچے چلے"

Posted On Kitab Nagri

"یار عشنا ان کی اپنی تین بیٹیاں ہیں جنکی عمر ۲۵ سے اوپر ہے انُ کا رشتہ تو یہ کر نہ پائی اور روز آجاتی ہیں ہمارے لیے فضول سے رشتے لے کر کسی کا پیٹ نکلا ہوا ہوتا ہے تو کسی کے دانت۔۔۔ پوچھو تو کہتی ہیں امیر ہیں" زرنش نے اس طرح فریدہ خالا کی نقل اتاری کہ عُشنا بھی اپنی ہنسی نہ روک پائی

WWW.KITABNAGRI.COM

دونوں نیچے آئیں تو فریدہ خالا پھر کسی لڑکے کی تصویر فاطمہ بیگم کو دیکھا رہی تھیں

"فریدہ آپا آپ کیوں لے آتی ہیں یہ رشتے عشنا کا آپ کو پتہ ہے اور زرنش ابھی چھوٹی ہے" فاطمہ بیگم نے تصویر میز پر رکھتے کہاWWW.KITABNAGRI.COM

"ارے لڑکا امیر ہے فاطمہ ذرا عقل سے کام لو" خالا کے امیر ہے، کہنے سے چہرے کے تصورات دیکھ کر عشنا کو زرنش کی بات یاد آئی جس پر ہنسی دباتے وہ منہ پھیر گئی

"ارے خالا اتنا امیر اور خوبصورت ہے تو اپنی بیٹی شبو کے لیے ہاں کر دو نہ بیچاری کی عمر نکلتی جا رہی ہے" زرنش ہاتھ میں شربت لیے بلا کی معصومیت چہرے پر سجا کر خالا سے مخاطب ہوئی۔ جس پر فاطمہ بیگم نے اسُے گھور کے دیکھا اور جانے کا اشارہ کیاWWW.KITABNAGRI.COM

"فریدہ تم ایسا کیوں نہیں کرتی میرے جنید کے لیے کوئی رشتہ دیکھو لڑکی پیاری ہونی چاہیے محبّت سے رہنے والی" سکینہ بیگم نے کچن سے باہر آتے فریدہ کو کہا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں آپا کیوں نہیں میں جلد ایک اچھی سی لڑکی دیکھ کے آؤنگی اچھا تو اب میں چلتی ہوں"

فریدہ خالا زرنش کو ایک نظر دیکھتی وہاں سے چلی گئیWWW.KITABNAGRI.COM

oooooooooo

بہاول پور کے ماڈل ٹاؤن میں بنی یہ حویلی جسے جدید طرز سے سجایا گیا تھا یہاں کے لوگ اسے شاہی ولا کا نام دیتے تھے اس حویلی میں بسے لوگوں کی شان تھی یہ حویلی آغا جان اس گھر کے بڑے تھے اس گھر کا دارومدار آغا جان پر تھا اس حویلی کا اصول فقط امن اور محبّت تھا آغا جان اپنے ۳ بیٹوں جبران، اسد اور زوہیب کے ساتھ خوبصورت زندگی بسر کر رہے تھے مگر زوہیب شاہ کی زوجہ اپنی اولاد کو دنیا میں لانے کے وقت ہی اس فانی دنیا سے چل بسی تھی اور اس لیے وہ ان کی اس حویلی میں بنی یادو سے دور اپنے چھ سالہ پارس کو لے کر قطر پہنچے اور اب وہیں رہائش پذیر تھے آج انُ کو ۷ سال ہو گئے تھے اس شاہی ولا کو خدا حافظ کہے آج بھی اس شاہی ولا کی درودیوار زوہیب شاہ کے آمد کی منتظر ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

جون کے مہینے میں گرمی اپنی زور پر تھی شام کے وقت بھی سورج پورے تاب سے آسماں پر جل رہا تھا مگر نیچے وہ باغیچے میں لگے درخت کے سائے میں بیٹھی اپنی ہی سوچو میں گُم تھی اُس کی نظریں مسلسل اسُ پھول پر تھی جو کے ہوا کے اک جھونکے پر ہی ہلنے لگتا وہ ہمیشہ آغا جان سے پھول توڑنے کا کہتی تھی مگر آغا جان اسُے یہ کہہ کر ٹال دیتے کے پھول اور رشتوں کو کبھی توڑنا نہیں چاہیے انُھیں سنبھال کر رکھنا چاہیے جس پر زرنش الٹا انُہی سے سوال کرتی کہ یہ کچھ دنوں میں خود ہی ٹوٹ کے گر جاتے ہیں مگر آغا جان کا کہنا تھا پھول اگر شاخ سے گر جائے تو سمجھنا اسُ کی مدت ہی اتنی تھی اسُے اس باغیچے سے جانا ہی پڑے گا مگر آپکا فرض ہے جتنا ہو سکے انُکی حفاظت کرو لیکن زرنش کو آج تک یہ بات سمجھ نہ آئی وہ چپ ہو جایا کرتی اسُے باتوں کو کھینچنا بلکل پسند نہیں تھا وہ سمجھتی تھی کے وقت خود ہی ہر سوال کا جواب دے دیتا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پیچھے سے آتی آواز نے اسُے خیالوں سے بیدار کیا آغا جان لیپ ٹاپ سامنے رکھے زوہیب شاہ سے باتوں میں مصروف تھے زوہیب شاہ کی کال پر تو مانو شاہی ولا میں خوشیاں آجاتی تھیں مگر اسُ کہ ساتھ ہر آنکھ نم بھی۔۔ بھلا اپنا کوئی دور ہو اور اسُے دیکھ کر آنکھ نم نہ ہو یہ تو گویا نہ ممکن ہوا

Posted On Kitab Nagri

"زوہیب اب تو پاکستان آجاؤ سترہ سال ہوگئے ہیں تمہیں اپنے سینے سے لگائے اب تو لگتا ہے تمہیں دیکھے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ گا"

"بابا جان ایسا تو نہ کہیں انشاءاللہ میں جلد آپ کے قدموں میں ہونگا بس پارس کی گریجویشن مکمل ہونے میں ۲ مہینے ہیں پھر تو آنا ہی ہے میں نے"

زوہیب۔شاہ کی آواز میں اُداسی تھی جسے چاہ کر بھی وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے مگر اپنے ہر اندازِ پر انُ کی محبّت جھلکتی تھی اپنے وطن کے لیے

انسان چاہے ایک عمر ہی کہیں اور ملک میں رہ آئے اسُے اپنے وطن کی مٹی سے محبت تو مرتے دم تک رہتی ہے پھر زوہیب شاہ تو اس وطن میں ہی عمر گزار گئے جہاں ان کے خون کے رشتے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooo

کانٹ پبلک کالج سے نکل کر کار اب شاہی ولا کی طرف رواں دواں تھی کہ فون کی گھنٹی نے خاموشی توڑی عیشان نے فون ریسیو کیا سامنے سے آغا جان کی آواز آئی

"جی آغا جان جیسے آپ کہے اسُ نے یہ کہتے ہی موبائل کان سے ہٹایا"

Posted On Kitab Nagri

کیا کہ رہے تھے آغا جان زرنش جو باہر روڈ کو دیکھنے میں مصروف تھی آغا جان کے نام پر عیشان کو دیکھنے لگی

"آغا جان کہہ رہے تھے عشنا کو یونیورسٹی سے پک کرنا ہے چاچو کسی کام کی وجہ سے آفس میں مصروف ہیں"

"اور یہی کہتے عیشان نے کار آئی یو بی یونیورسٹی کی طرف موڑ دی" مگر چہرے پر ایک الگ ہی چمک آئی تھی آغا جان کا حکم سن کر۔۔ جسے زرنش دیکھ نہ پائی اور ویسے بھی عیشان کون سا یہ چمک دیکھانا چاہتا تھا وہ تو خود شرم کا پیکر تھا

عشنا کے آتے ہی کسی کی آنکھوں پر چمک اتر آئی مگر آس پاس دیکھتے ہی وہ خود کو کمپوز کر گیا

عشنا نے آکر سلام کیا اور کار کا پچھلا دروازہ کھولتے اندر بیٹھ گئی

"کیسا ہوا تمہارا آخری پیپر زرنش"۔۔وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے مخاطب ہوئی

"بہت اچھا شکر ہے کالج سے جان چھٹی اب میں تھوڑا ریلیکس کرو گی پھر آگے کا سوچو گی"۔۔۔اسُ نے اطمینان سے آنکھیں بند کر کے ایک لمبا سانس لیا اور پیچھے ہو کر بیٹھی جیسے مانو ایک طویل سفر کر کے کوئی جنگ جھیت کر آتا ہے اور سکون کی نیند سوتا ہے

"اور میں پوچھ سکتا ہوں آپ کو اتنا وقت کیوں چاہیے "عیشان نے اسُے گھور کر دیکھا کے کیسے اسُکی بہن اپنی فتح کا اعلان کر رہی ہے

Posted On Kitab Nagri

"ارے بھائی آپ نہیں سمجھے گے انٹیلیجنٹ لوگوں کو وقت لینا پڑتا ہے خود کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے"زرنش نے ایک اور پتہ پھینکا

انداز میں بلا کی معصومیت تھی جس پر عیشان مسکرائے بنا نہیں رہ پایا۔۔۔اور فرنٹ مرر کو دیکھنے پر نظریں پیچھے بیٹھے شخص سے جا ٹکرائی اسُ کے چہرے کی مسکراہٹ دل میں اتری تھی مگر وہ مرد ٹھہرا وہ کہا اپنے جذبات واضع ہونے دیتا اور سفر پھر خاموشی سے شروع ہو گیا

ایسا کیوں ہوتا ہے کے انسان اپنے جذبات خود تک محدود رکھتا ہے خیر یہ تو آغاز ہے کہانی کا آگے تو محبّتوں کی داستان ہے ہجر ہے اور فتح کا اعلان ہے

ـــــــــــــــــــــــ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ تصویر ہاتھ میں لیے اسُے یک تک دیکھ رہا تھا اسُکی ہیزل آنکھوں کو وہ اپنی آنکھوں کے احصار میں لیے جانے کتنی باتیں کہہ گیا وہ جب بھی اسُکی تصویر کو ہاتھوں میں لیتا وہ دنیا سے دور چلا جاتا جیسے کسی مسافر کو کہا گیا ہو یہ آخری بس ہے اسُ کے منزل کی اور وہ اسُ بس سے نظریں نہیں ہٹاتا کہیں اسُ کی منزل نا چھوٹ جائے اور وہ اکیلا اسی جگہ رہ جائے اپنے خیالوں کی دنیا میں جہاں وہ روز اقرار کرتا اپنی وفا کا اپنے انتظار کا اپنی پسند کا اپنی طویل ہجرت کا اسُ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھی گھیری ہوئی کے پیچھے سے آتی آواز نے اسُ کا تسلسل توڑا

"پارس تم ادھر کیا کر رہے ہو آغا جان کی کال آئی تھی پوچھ رہے تھے وہ تمہارا۔ میں نے تمہیں اتنی آواز لگائی مُجھے لگا تم سو رہے ہو"

"سوری بابا میں نے آپ کی آواز نہیں سنی"

پارس نے تصویر جلدی سے چھپائی جب کے زوہیب شاہ اپنے بیٹے کی اس حرکت کو جان چکے تھے مگر وہ ایسی چیزیں پوچھنے کے قائل نہیں تھے اور ہلکا سا مسکرائے مگر اس مسکراہٹ کے پیچے کی اداسی سے پارس بھی انجان تھا یا یہ کہوں کے وہ خود بھی انجان تھے

"اچھا چھوڑو چلو ڈنر کا ٹائم ہو رہا ہے اغا جان سے کل بات کر لینا اور وہ اسُے لیے اندر چلے گئے

Posted On Kitab Nagri

کار شاہی ولا کے سامنے رکی "اچھا زرنش میں ہسپتال جا رہا ہوں امی کو بتا دینا اللہ حافظ "

وہ کہتا اک نظر عشنا کو دیکھے وہاں سے چلا گیا دونوں اندر آئی تو آغا جان گھر کے نوکروں کو کام دے رہے تھے گھر کو ایک الگ انداز سے سجایا جا رہا تھا گھر کی عورتیں کچن میں آج کا کھانا تیار کر رہی تھیں اس قدر خوشبو گھر میں پھیلی تھی کہ سب کے منہ میں پانی آنے لگا زرنش اندازہ لگا ہی چکی تھی کے آج کے خاص مہمان کون ہیں

آغا جان کے دوست انُ کے ہمدرد ساتھی یعنی جیسے زرنش کہتی ہے بیسٹ بڈی ویسے تو انکا روز آنا جانا ہوا کرتا تھا مگر کچھ وقت سے وہ لاہور میں تھے اور آج ۵ مہینے بعد آ رہے تھے شاہی ولا کا انداز بتا رہا تھا کے حقیقتاً اس گھر نے انُ کی کمی محسوس کی ہے

کُچھ وقت بعد آغا جان اپنے دوست کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے

توقیر صاحب کا استقبال بہت محبّت سے کیا گیا تھا اس گھر کے بچے توقیر صاحب کو دادا کہا کرتے تھے اس گھر نے آغا جان اور توقیر صاحب میں کوئی فرق رکھا ہی کہاں تھا کھانے کی میز پر عشنا اور زرنش نے اپنے دادا کہ ساتھ بہت باتیں کی بچپن سے ہی دونوں توقیر صاحب کی لاڈلیں رہی تھیں کھانے سے فارغ ہوتے ہی دوستوں کو آزاد کیا گیا اور اس وقت آغا جان اور توقیر صاحب لاؤنج میں بیٹھے اپنے دلوں کے حال بتا رہے تھے جب رزنش چائے کی ٹرالی لیے آئی

Posted On Kitab Nagri

"داداجان یہ آپکی چائے بغیر چینی کے"

محبّت سے چائے پکڑائی۔۔۔جیتے رہو میرے بچے دادا نے بھی محبّت سے سر پر ہاتھ پھیرا

"کتنی بڑی ہو گئی ہے نہ بچی ابھی کل کی ہی بات ہے جب یہ اس گھر میں آئی تھی" توقیر صاحب اسُے محبّت سے جاتا دیکھ کر بولے

"ہاں توقیر ے تُم صحیح کہہ رہے ہو مگر جیسے جیسے یہ بڑی ہو رہی ہے مُجھے ڈر لگ رہا ہے اگر اسے پتا چل گیا تو" وہ سر جھکا گئے

"تُم فکر کیوں کرتے ہو سمجھدار بچی ہے سمجھ جائیگی وقت کہ ساتھ اور جو چیز ابھی ہوئی نہیں تم اسُے لے کر فکر مند کیوں ہو کہیں تُم اس ڈر میں اپنا وعدہ تو نہیں بھول رہے جو اس کے آنے پر تم نے کیا تھا" توقیر صاحب کو خدشہ ہوا

"نہ توقیر ے ایسا ہر گز نہیں ہے دورانی کبھی اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کبھی ہٹے گا بس للہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے"

"آمین اور تم فکر نہ کرو ہماری زرنش سب کے ساتھ محبّت کرنے والی ہے بھلا للہ اس کے ساتھ بُرا کیوں کریگا چل اب اپنے آنسو صاف کر کوئی دیکھ لے گا تو بولے گا بوڑھاپے میں بھی بچوں کی طرح رو رہا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ارے توقیر ے یہ بڑھاپا بھی تو بچپن کا دوسرا نام ہے جس طرح بچپن میں سہارے سے چلتے تھے آج بھی وہی سہارا ضروری ہے"

آغا جان کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر توقیر صاحب نے انُ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سب بہتر ہونے کا دلاسہ دیا

" للہ بہتر کار ساز ہے دورانی تم جو نہیں دیکھ رہے وہ اسُ نے لکھ دیا ہے اور جو وہ لکھتا ہے بہترین ہوتا ہے"

سب نے توقیر صاحب کو رات کے کھانے کے بعد رخصت کیا اور اب سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے عشنا اور زرنش کا ایک ہی کمرہ تھا جہاں اب وہ دونوں بیٹھی باتیں کر رہی تھی یا یہ کہنا بہتر ہو گا زرنش باتیں کر رہی تھی جب کے عشنا اپنی پڑھائی کی طرف دھیان دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

"عشنا بات سنو نہ یار ہر وقت پڑھتی رہتی ہو میں تو کہتی ہوں شادی کر لو تم انہیں کتابوں سے" زرنش اپنے باتوں کا جواب نہ ملنے پر اُکتا کر بولی "ان سے شادی کر لی تو تمہارے بیچارے بھائی کا کیا ہو گا"

عشنا نے کتابوں کو دیکھتے ہی جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

" ہاں وہی تو لیکن یار جب جب میں سوچتی ہوں تم میری بھابی بنو گی اتنا سکون ملتا ہے نہ ورنہ میری دوست علیزے ہے نہ بیچاری روز مُجھے اپنی بھابی کے ظلم کی کہانی سناتی ہے اور اسکا بھائی اتنا عجیب ہے اپنی بیوی کو کچھ نہیں کہتا اور ماں باپ کو دیکھو امریکہ جا کر بس گئے یہ بھی کوئی بات ہوئی" وہ تو ایسے بول رہی تھی جیسے اس دنیا جہان کے ظلم اسُ ہی کی دوست پر ڈھائے گئے ہوں

زرنش بنا رکے بول رہی تھیں جب عشنا نے اسُے یہ کہہ کر چپ کروایا کے صبح اسُے یونی سے دیر ہو جائے گی اب وہ سونا چاہتی ہے زرنش بھی چپ ہو گئی مگر اسُے خوشی اس بات کی تھی کے ابھی اسُ کے پاس پڑھنے کہ لیے کچھ نہیں ہے وہ تو بس اپنے آرٹ پر توجہ دیگی آرٹ مطلب زرنش کا عشق جنون

عشنا اور عیشان کا رشتہ بچپن سے ہی طے تھا جس کا علم پورے خاندان کو تھا بچپن تو یو نہی گزر گیا مگر آغا جان کو یہ فکر تھی کہیں انکے بچے ان کے فیصلے سے نہ خوش نہ ہوں مگر وقت کے ساتھ ان دونوں کے ہی دلوں میں ایک دوسرے کے لیے پسندگی جاگ گئی اور دونوں نے خوشی خوشی یہ رشتہ قبول کیا آغا جان کا کہنا تھا کہ اس رشتے کو جلد ہی نکاح کی صورت میں پختہ اور مضبوط کر دیا جائے جس پر عیشان نے آغا جان سے کچھ وقت مانگا تھا آغا جان نے بھی حامی بھر لی

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

اسُ نے کینوس پر ارحمن کو ترتیب سے لکھا وہ جب بھی کیلیگرافی کرتی وہ انُہی قرآنی آیات کے لفظوں میں کھو جاتی مگر آج اسُ نے للہ کا وہ نام لکھا تھا جس سے اسُے عشق تھا ارحمن یعنی رحم کرنے والا وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتی تھی کے للہ اپنے بندوں پر ہر طرح سے رحم کرتا ہے چاہے وہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو وہ ہمیشہ آغا جان سے پوچھتی کہ ہم انسان اتنا رحم کیوں نہیں کر سکتے جس پر آغا جان اسُے ایک بات کہتے کہ رحمٰن وہ نام ہے جو صرف للہ کے لیے آتا ہے وہ للہ ہے جس نے ہمیں بنایا ہے وہ مہرباں ہے جب ہمارے ساتھ کوئی غلط کرتا ہے تو ہم اسے سزا دیتے ہیں جب کے وہ معافی بھی مانگتا ہے مگر للہ اتنے مہربان ہے وہ فوراً معاف کر دیتا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کے سامنے والے نے غلطی کیا کی ہے وہ تو رحمٰن ہے وہ رحم کرتا ہے معاف کرتا ہے درگزر کرتا ہی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہاں ایسا ہی ہے للہ تو اپنے بندوں پر ہر طرح سے رحم کرتا ہے مگر ہم اسی کے بندے ہو کر بھی درگزر کرنا نہیں جانتے اسلام تو رحم کا درگزر کرنے کا درس دیتا ہے تو کہا ہے وھر حم جو ہم سے نہیں ہو پاتا ہم کیوں ہر وقت جنگ کے لیے جاری رہتے ہیں اسلام تو ہمیں یہ نہیں سکھاتا

وہ آغا جان کی بات کو یاد کرتے اسُ کینوس پر لکھے الرحمن کو خوبصورتی میں ڈھال رہی تھی سیاہ رنگ میں لکھا وہ لفظ ایک الگ ہی طرز سے چمک دے رہا تھا اسُ پر گولڈ لیف کا کام اسُے خوبصورتی بخش رہا تھا اسُ نے اسُ کینوس کے آخری کونے میں اپنا نام لکھا وہ غور سے اسُ کینوس کو دیکھ رہی تھی وہ اسُ نام کو دیکھ رہی تھی جو رحمٰن ذات کا تھا

oooooooooooooo

گرمیوں کی چھٹیاں تمام ہو چکی تھی یونیورسٹی میں آج معمول کی مطابق طلباء کی چہلپہل تھی وہ کینٹین میں بیٹھا کافی کے مزے لے رہا تھا اسُ کے چہرے پر ناگوار تصورات دھر آئے سامنے آتی ماریا کو دیکھ وہ اٹھنے لگا کے ماریا نے اسُ کا ہاتھ پکڑ لیا

"چھوڑو میرا ہاتھ ماریا یہ کیا بدتمیزی ہے" وہ قہر علود نظروں سے ماریا کو دیکھ رہا تھا جیسے یہی جان لینے کا ارادہ رکھتا ہو

"تُم مجھے دیکھ کے بھاگنے کیوں لگتے ہو" ماریا اسُ کی بات کو نظر انداز کر گئی

Posted On Kitab Nagri

"اپنی حد میں رہو ماریا یہ نہ ہو تمہارا یہ ہاتھ میں تمہارے جسم سے الگ کر دوں" اسُ نے سختی سے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے میں آزاد کروایا

"تم ہمارے رشتے کو کیوں بھول جاتے ہو آخر کس بات کا غرور ہے تم میں" ماریا غصے سے چیخی

"زبان کو لگام دو اپنی ورنہ جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دوں گا مجھ پر چلانے کی غلطی دوبارہ مت کرنا" اب کی بار وہ دھارا جس سے ماریا سہم گئی وہ دھاڑتا تو نہیں تھا وہ تو بولتا بھی نہیں تھا مگر وہ چیختا تو سب سہم جاتے تھے "تم میری صرف اور صرف کزن ہو اس کے علاوہ مُجھ سے کوئی اور رشتہ جوڑنے کا سوچنا بھی مت "ماریا کو ایک نظر دیکھتا وہ وہاں سے چلا گیا ماریا قہر آلود نظروں سے اسُ لڑکے کی پشت کو دیکھ رہی تھی جو اسُے دھتکار کر گیا تھا

oooooooooooo

آغا جان آپ نے بلایا تھا " عیشان کمرے میں داخل ہوا تو آغا جان قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے عیشان کو ہاتھ کے اشارے سے صوفے پر بیٹھنے کا کہا

کچھ وقت گزرنے کے بعد آغا جان نے قرآن پاک کو چوم کر اسُکی جگہ پر رکھا اور عیشان کہ پاس آئے جو سر جھکائے آغا جان کا ہی انتظار کر رہا تھا

عیشان تو اب تم نے کیا سوچا ہے" آغا جان کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے

"کس بارے میں آغا جان" اسُ نے اپنا سر اٹھا کر آغا جان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"نکاح کے بارے میں تم نے کہا تھا نہ عشنا جیسے یونیورسٹی میں پڑھنے لگے گی تم تب نکاح کرو گے تو اب ماشاللہ سے وہ اپنی پڑھائی جاری کر چکی ہے"

"جی آغا جان مُجھے یاد ہے اور میں انکار نہیں کر رہا آپ جیسا چاہے وہی ہو گا" اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"مگر میں چاہتا ہوں آپ ایک بار عشنا سے بھی پوچھ لیں کہیں اسُے عتراض نہ ہو ابھی نکاح کرنے سے "

"ہاں یہ تم نے ٹھیک کہا ہے میں ضرور پوچھو گا بس مجھے تمہاری رضامندی جاننی تھی مگر عیشاں میں تم سے اچھے کی اُمید کرتا ہوں کے تم اس رشتے کو بخوبی نبھاؤ گے آخر تم میرے پوتے ہو شاہ کے جس نے ہمیشہ رشتوں کو جوڑ کر رکھا ہے" انُ کے لفظ میں فخر تھا جسے عیشان محسوس کر چکا تھا

"جی آغا جان میں آپ کو کبھی مایوس نہیں کرو گا"

"اب تم جا سکتے ہو عشنا بیٹی سے میں بات کرو گا"

"عیشان چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہاں سے اٹھ گیا"

oooooooo

وہ (چیک لیٹ کیفے) سے باہر نکلا اور اپنی کار کی طرف جانے لگا جب اسُکی نظر سامنے روڈ پر بیٹھی لڑکی پر پڑی وہ مسلسل رو رہی تھی اسُکی ہچکیوں اور سسکیوں سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ یہاں کافی گھنٹوں سے رو

Posted On Kitab Nagri

رہی ہے پارس نے قدم اسُ کے پاس بڑھائے ویسے وہ کسی کی ذاتی زندگی میں سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی وہ اس چیز کا قائل تھا مگر اسُ لڑکی کی حالت دیکھ کر پارس کو ترس آیا پارس اسُ کے قریب آیا وہ چہرے کے نقوش سے اور رنگت سے پاکستانی لگ رہی تھی مگر پارس کے آتے ہی اسُنے اپنا سر گھٹنوں میں چھپالیا

آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔۔

اسُ نے جھک کر اسُ لڑکی سے پوچھا جو اپنا سر اب گھٹنوں میں دیے رو رہی تھی

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پارس کو لگا اسکا اندازہ غلط ہے یہ لڑکی پاکستان سے نہیں ہے اس کا تعلق قطر سے ہی ہے شاید اب کی بار پارس نے عربی زبان کا استعمال کیا

لماذا تبكي (آپ کیوں رو رہی ہیں)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسُ لڑکی نے ایک نظر اوپر دیکھا کالی سیاہ آنکھیں جہاں آنسوں قابض تھے بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں کسی بچے نے کروٹ بدل کر کلکاری لی آسمان پر آتش بازی کا رقص ہوا آسمان چمکا آواز آئی آغاز ہوا وہ رکا وہ دیکھ رہا تھا انُ آنکھوں کو

اسکا ناک لال ہو چکا تھا ہونٹ رونے کی شدت سے کپ کپا رہے تھے وہ پارس کو دیکھتے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی پارس اسُ کی پشت کو دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

عجیب لڑکی ہے" وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنی کار کی طرف واپس مڑ گیا مگر اس دوران اُسنے پھر مڑ کر دیکھا وہ دور تھی اتنی دور کے آنکھوں سے اوجھل ہو گئی

oooooooooo

"عشنا مُجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے" اغا جان اپنے کمرے میں عشنا کو سامنے بیٹھائے پیار سے کہہ رہے تھے

"جی اغا جان میں سن رہی ہوں" آواز میں گھبراہٹ تھی

"گھبراؤ مت عشنا بیٹے آپ کہ آغا جان آپ سے اجازت مانگنا چاہتے ہیں"

"کس بات کی اجازت آغا جان"

"آپکو پتہ ہے نہ آپکا اور عیشان کا رشتہ طے ہے اور ہم نے آپکے نکاح کا کہا تھا مگر عیشان کا کہنا تھا کہ آپ جب تک یونیورسٹی میں اپنی پڑھائی جاری نہیں کرتی تب تک نکاح نہیں ہو گا اسُ وقت آپ نے کالج شروع کیا تھا اور آپ بھی اس بات سے بخوبی واقف ہیں مگر اب ماشااللہ سے آپ کی پڑھائی جاری ہے"

Posted On Kitab Nagri

عشنا انُ کی بات کو سر جھکائے سن رہی تھی

"تو اب آپ نکاح کرنا چاہتی ہیں بیٹے یا آپ کو وقت چاہیے جیسے آپ چاہے ویسا ہو گا"

کچھ دیر تک جب آغا جان کو جواب نہ ملا تو وہ پھر بولے

"عشنا بیٹا گھبراؤ مت آغا جان تو آپ کے دوست ہیں نہ مُجھے بتاؤ آپ کیا چاہتی ہو"

آغا جان جیسا آپ چاہے میں آپ کے ہر فیصلے سے خوش ہوں"

"مُجھے یہی اُمید تھی آپ سے اور عیشان میرا پوتا ہے وہ آپ کا بہت خیال رکھے گا وہ رشتے جوڑ کر رکھنے والا ہے"

ایک بار پھر وہی غرور آغا جان کے لہجے میں تھا انُھیں اپنے بچوں پر پورا یقین تھا

عشنا سر جھکائے مسکرا رہی تھی دل میں ایک خوشی تھی جو اسُ کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی

جسے آغا جان نے بھی محسوس کیا تھا انہوں نے عشنا کے سر پر بوسا دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رات کے کھانے کے وقت سب لوگ جمع تھے جب آغا جان نے نکاح کا اعلان کیا اور ۲ ہفتے کے بعد نکاح کی تاریخ مقرر کی گئی شاہی ولا میں پھر خوشیاں بکھر گئی زرنش تو اپنی تیاریوں کی لمبی چوڑی لسٹ آغا جان کو دیکھا رہی تھی جس پر آغا جان نے اسد شاہ کو حکم دیا کہ انکی بچی کو جو چاہیے وہ مل جانا۔ چاہیے زرنش اس گھر میں سب کی لاڈلی تھی جس کی وجہ ایک وعدہ تھا فقط وعدہ یا یہ کہوں کے وعدہ بعد میں اب وہ خاص تھی انمول تھی نازک تھی مگر قسمت نزاکت تو نہیں دیکھتی نہ ہی وہ عام اور خاص میں فرق رکھتی ہے۔۔۔۔

oooooooooooooo

"بھائی آپ کے لیے آج ایک خوش خبری ہے" اسد موبائل پر اپنے بڑے بھائی زوہیب سے بات کر رہے تھے "کیسی خبر چھوٹے"

"عشنا اور عیشان کے نکاح کی تاریخ رکھ دی ہے آغا جان نے"

ماشاللہ ماشاللہ یہ تو بہترین خبر ہے" وہ بے حد خوش ہوئے

"اب آپ بھی آنے کی کرے پاکستان پارس بھی تو اپنے بہن بھائیوں کو یاد کرتا ہو گا"

"ہاں ضرور آؤ گا یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے میرے بچوں کی خوشی ہے اور تم سے ایک بات بھی کرنی ہے اسد"

"کیسی بات بھائی انُھوں نے پریشانی سے پوچھا"

Posted On Kitab Nagri

"ارے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے وہ میں پاکستان آکر بتاؤنگا بس.. خیر پھر بات ہو گی اپنا خیال رکھنا انشاءاللہ جلد آؤنگا"

فون رکھ دیا گیا تھا مگر اسد شاہ یہ سوچنے میں تھے کے آخر ایسی کیا بات ہے کے بھائی پاکستان آکر کرنا چاہتے ہیں

زوہیب شاہ اس گھر کے بڑے بیٹے تھے پھر اسد شاہ تھے اور سب سے چھوٹے جبران ان بھائیوں کی عمر میں زیادہ فرق نہ تھا مگر وہ عزت اور محبّت بے پناہ کرتے تھے ایک دوسرے سے جس کا غرور تھا آغا جان کو تھا اور کیسے نہ ہوتا جس گھر کی اینٹے مضبوط ہوں وہ گھر کیسے نہ جگمگائے۔۔۔

oooooooooo

نکاح میں ایک ہفتہ باقی تھا وقت تیزی سے بڑھ رہا تھا پارس کا گریجویشن مکمل ہو چکا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھا پیکنگ کرنے میں مصروف تھا جب اسُ کی نظر کھڑکی سے نیچے اسُ لڑکی پر پڑی جو اسُے روڈ پر بیٹھی نظر آئی تھی اسُ کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا جس سے وہ نے جانے کب سے لڑ رہی تھی پارس دیکھ سکتا تھا آج بھی اُس کی آنکھیں بھیگی ہوئی ہیں وہ مسلسل ہاتھ جوڑتی اور پھر لڑنے لگتی یہ منظر دیکھتے نہ جانے اُسے دکھ ہوا پارس اُن دونوں کو بغور دیکھ رہا تھا جب زوہیب شاہ کمرے میں آئے

"پارس پیکنگ ہو گئی یاد ہے نہ آج رات کی فلائٹ ہے ہماری"

"جی بابا ہو گئی" پارس نے اپنا دھیان زوہیب شاہ کی طرف کیا

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے تم کام کرو میں ضروری کام سے باہر جارہا ہوں"

بابا کے جانے کے بعد پارس نے پھر باہر دیکھا مگر اب وہاں کوئی نہیں تھا نہ وہ لڑکا نہ ہی وہ کالی سیاہ آنکھوں والی وہ اپنے خیال کو جھٹک کر واپس کام پے لگ گیا وہ خوش تھا بے حد خوش۔۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooo

آغا جان کا فیصلہ تھا کے نکاح گاؤں کی حویلی میں کیا جائیگا وہاں انکا پورا خاندان رہتا ہے اس لیے سب لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے جنید زرنش اور عشنا کو لیے مارکیٹ گیا ہوا تھا جہاں زرنش کو ایک بھی سوٹ پسند نہیں آرہا تھا جس پر جنید نے چڑ کر اُس سے کہا کہ وہ اسے یہی چھوڑ کر چلے جائیگے

"دیکھو زرنش یہ آخری شاپ ہے اگر یہاں سے نہیں لینا تو میں اب آگے نہیں جاؤنگا اُسے دیکھو"

اُس نے عشنا کی طرف اشارہ کیا

"یہ ہے دلہن اس نے اپنا سوٹ فوراً پسند کر لیا اور تم نخرے دکھائیں جارہی ہو" اس بار جنید تپ کر بولا

"ہاں تو اُس نے پہلے ہی گوگل سے چیک کر لیا تھا اچھا اندر تو چلو پکّا یہی سے لے لونگی کچھ"

کچھ وقت اُس بوتیک میں چکر کاٹنے کے بعد اُسے ایک جوڑا پسند آ ہی گیا جنید نے خدا کا شکر ادا کیا

کار میں بیٹھتے ہی جنید نے دونوں کے سامنے ہاتھ جوڑا

Posted On Kitab Nagri

"خدا کا واسطہ ہے آئندہ تم لوگوں نے میرے ساتھ آنے کی ضد کی۔۔۔چھوٹا ہوں تو کیا سب حکم چلائے گیں"

For your kind information brother

"آپ سے چھوٹی میں ہوں اور مُجھے سے چھوٹا طلحہ تو آپ ہم سے بڑے ہوئے تو یہ ڈیوٹی آپ کو دینی ہی ہو گی"زرنش نے ہاتھ باندھتے ہوئے اُسے بتایا کہ وہ چھوٹا نہیں ہے

"اچھا میری ماں اب گھر جانا ہے یا ابھی میری سزا باقی ہے"

"نہیں نہیں فلہال گھر چلیں کل واپس آئینگے"اُس نے دانت دکھائے

زرنش کی بات پر جنید نے اُسے گھور کر دیکھا اُن دونوں نے قہقہ لگایا

خدا بچائے تُم دونوں بلاؤ سے۔جنید صرف اتنا ہی کہہ پایا

آپ دور رہے ہم بلاؤ سے زرنش کہاں پیچھے رہنے والی تھی

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

پارس)دوحہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ (میں بیٹھا اپنے بابا کا انتظار کر رہا تھا کے اُس کے سامنے والی سیٹ پر ایک لڑکا بیٹھا نظر آیا جس نے کالی سیا جینز اور کالی شرٹ کے ساتھ ٹوپی پہنی ہوئی تھی اُس کی آنکھیں چشمے کی وجہ سے نظر نہیں آرہی تھی پارس کو وہ کچھ عجیب سا لگا اُس کا سر مسلسل جھکا ہوا تھا جیسے اُسے آس پاس کے لوگوں سے کوئی لگاؤ نہیں ہے وہ اُس آدمی کو بھی نہیں دیکھ رہا تھا جس نے چلا چلا کر پورا ایئرپورٹ سر پر اٹھالیا تھا وجہ یہ تھی ایک روسی لڑکے نے اُس کی بیوی کے بیگ میں زندہ مینڈک ڈال دیا اب وہ روسی لڑکے کا گریبان پکڑے اُسے جھنجھوڑ رہا تھا یہ منظر سب کی نظروں کا مرکز بن چکا تھا مگر وہ اب بھی سر جھکائے بیٹھا نہ جانے کس دنیا میں گم تھا پارس کی نظریں اُس پر ہی تھی جب زوہیب شاہ نے اُسے آکر فلائٹ کا بتایا پارس اب بھی اُسے دیکھ رہا تھا یہ بات اُس کے بھی سمجھ سے باہر تھی کے وہ اُس سے نظریں کیوں نہیں ہٹا پا رہا اب کی بار وہ لڑکا بھی اپنی جگہ سے اٹھا پارس نے اپنے خیال کو جھٹک کر ادھر اُدھر دیکھا اور اپنے بابا کے پیچھے چل دیا اُسے بس اس بات کی خوشی تھی کے وہ اپنوں میں جا رہا ہے

جہاز میں بیٹھتے ہی پارس۔ کو لگا کوئی اُسے دیکھ رہا ہے اُس نے اپنی نظر ادھر اُدھر دوڑائی جہاں سب لوگ ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے تبھی اُس کی نظر اُس لڑکے سے ٹکرائی جو اُسے تھوڑی دیر

Posted On Kitab Nagri

پہلے ہی نظر آیا تھا اُس کا سر اب بھی نیچے تھا ساتھ بیٹھا لڑکا اُس سے مسلسل باتیں کر رہا تھا مگر اُس کے کانوں پر ہیڈ فون تھے جس سے صاف ظاہر تھا کے اُس لڑکے کی کوئی بات اُس تک نہیں پہنچ رہی سفر یوں ہی چلتا رہا اب اُس کی نظر اُس لڑکے پر نہیں بلکہ آنے والے حسین دنوں پر تھی وہ آنکھیں بند کئے اس سفر کے اختتام کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ooooooooooo

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

نتاشا صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی دروازے پر ہوتی دستک نے اُس کا دھیان ہٹایا دروازہ کھولتے ہی نتاشا کی آنکھیں پوری کھل گئ سامنے کھڑا شخص وہی تھا جس کا اس گھر نے ۳ سال انتظار کیا تھا وہ آنکھوں میں آنسوں لیے چلائی

امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"امی جلدی آئیں دیکھے آپ کی دعا قبول ہوئی دیکھے نہ کون آیا ہے"

سامنے سے آتی صبور کے قدم رک گئے وہ وہی ساکت کھڑی اُس لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو اُسے ۳سال پہلے چھوڑ گیا تھا اور ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا ہاں یہ انکا بیٹا تھا اُن کا اپنا خون تھا جو انہیں چھوڑ گیا تھا

"امی رک کیوں گئی دیکھے بھائی آئے ہیں"

نتاشا اُن کے قریب آئی صبور بھاگ کر اُس کے قریب گئی اور اُسے سینے سے لگا لیا

Posted On Kitab Nagri

"میرے بچے کہا تھے تم ایک بار بھی تم نے اپنی ماں کا نہیں سوچا میں کتنا روئی ہوں تڑپی ہوں تمہارے لیے "اُن کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر سامنے کھڑا شخص چپ تھا

"میں تھک گیا ہوں مُجھے آرام کرنا ہے "اُس کا لہجہ سفاک تھا

وہ اتنا کہتا صبور سے الگ ہوا اور بنا دیکھے وہاں سے چلا گیا صبور اپنے اسی بیٹے کو دیکھ رہی تھی جو اُس پر کبھی جان نچھاور کر دیتا تھا وہ گھنٹوں اپنی ماں کے گلے لگا رہتا اور آج اُسے اس بات کا بھی احساس نہیں تھا کے اُس کی ماں اُس کے لیے کتنا روئی ہے

عمران صاحب تک اُن کے بیٹے کی آمد کی خبر پہنچ چکی تھی مگر فلحال وہ اپنے بیٹے سے ملنا نہیں چاہتے تھے شاید وہ جانتے تھے انکا بیٹا اپنے باپ سے کس قدر دور ہے۔۔۔۔۔۔

oooooooooo

پارس اور زوہیب شاہ اس وقت شاہی ولا میں موجود تھے سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے آغا جان درمیان میں تھے جب کہ اُن کہ ایک طرف پارس اور دوسری طرف زوہیب شاہ تھے پارس کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی جب اُس کا نام لیا گیا

"زرنش نظر نہیں آرہی بھابی "زوہیب شاہ فاطمہ بیگم سے مخاطب ہوئے

Posted On Kitab Nagri

"جی بھائی صاحب جب سے لڑکی کا کالج ختم ہوا ہے وہ اپنی نیند پوری کرنے میں لگی ہے"

"لو آگئی"

سامنے سے آتی زرنش کو دیکھ سکینہ بیگم بولیں

وہ سیڑھیوں سے اترتی اپنے آنکھوں کو مسل رہی تھی

"رومی باجی کافی لادیں" وہ ملازمہ کو کہتی قدم نیچے رکھنے لگی جب اُس کی نظر اپنے تایا پر گئی

"تایا ابو....." وہ زور سے چلائی

زوہیب شاہ نے ہنس کر سر ہاں میں ہلایا "ہاں گڑیا آپ کے تایا ابو" وہ بھاگ کر اُن کے پاس گئی

"آپ نے بتایا کیوں نہیں کے آپ آرہے ہو" زرنش نے شکایتی انداز میں کہا

"اگر بتا دیتا تو یہ سب کیسے دیکھتا" اتنی خوشی تھی سب کے چہرے پر زوہیب شاہ نے سب کی طرف اشارہ کر کے کہا

"السلام وعلیکم۔۔۔"

پارس آگے آیا

"ارے پارس بھائی وعلیکم اسلام" زرنش نے مسکرا کر جواب دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس بھائی لفظ نے پارس کو اندر سے پورا جلا دیا زوہیب شاہ نے اپنی ہنسی دبائی کُچھ ٹوٹا ہاں ٹوٹنا تو بنتا تھا اور جلنا بھی

پارس پیچھے ہوتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔"ارے انہیں کیا ہوا"زرنش نے معصومیت سے اپنے تایا کو دیکھا جو اپنی ہنسی قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے پارس نے اپنا منہ دوسری جانب کیا جیسے اب وہ کسی کو دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو

"اسے چھوڑو آؤ ہم بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں"

"جی تایا ابو مُجھے آپ سے بہت باتیں کرنی ہے میں بس فریش ہو کر آجاؤ آپ بیٹھے"

وہ کہتی اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی جب کہ زوہیب شاہ نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا جو نظریں ادھر اُدھر کیے خود کو نارمل کر رہا تھا ایک باپ اپنے بیٹے پر ہنس رہا تھا اور پھر آغا جان کے ساتھ جا بیٹھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارس کی نظر اب سیھڑیوں پر تھی جہاں سے کچھ دیر پہلے دشمنِ جاں بھائی کہہ کر بھاگی ہے

بھائی تعجب ہے یہ لڑکیاں ہر کسی کو کیسے بھائی بول دیتی ہیں۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

شام کے وقت سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے پارس اپنے کمرے میں سوٹ کیس سے کپڑے نکال رہا تھا زرنش نے دروازے پر دستک دی پارس اُسے دیکھتا سر جھکا گیا جیسے ٹھان ہی لیا ہو نہیں دیکھنا تو نہیں دیکھنا

"میں آجاؤں اندر" وہ دروازے پر کھڑی پارس کو دیکھ رہی تھی

"ہاں آجاؤ۔۔" پارس نے سر جھکائے جواب دیا کہا نہ نہیں دیکھنا تو نہیں دیکھنا

"آپ مجھ سے ناراض ہیں" اُس نے قریب آتے سوال کیا لہجے میں معصومیت تھی اور ہوتی کیوں نہ وہ معصوم جو ٹھہری

"نہیں میں بھلا تم سے ناراض کیوں ہو نگازرنش" پارس نے اُس کی طرف دیکھا آخر دیکھ ہی لیا

"مُجھے لگا آپ ناراض ہیں ویسے آپ مجھ سے ناراض کیسے ہو سکتے ہیں میں نے تو آپ سے کوئی بات کی ہی نہیں ابھی تک"

اسی بات پر ہی تو وہ ناراض ہے

"وہ اس لیے لڑکی کے پہلے ہی تم نے مجھے بھائی کے تنمکے سے نواز دیا" پارس بڑبڑایا زرنش نہ سن سکی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اچھا سب آپ کو بلا رہے ہیں چائے کا وقت ہو گیا ہے اور اس وقت سب ایک ساتھ بیٹھ کے چائے پیتے ہیں تو آپ بھی چلے"

"ہاں تم چلو میں یہ رکھ کر آتا ہوں" پارس نے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا

"ارے آپ فکر مت کرے یہ سب میں کر لو نگی آپ چلیں بس"

"ارے تم کیوں کرو گی میں خود کر سکتا ہوں"

"میں نے کہا نہ میں یہ سب کر لو نگی اور یہ دیکھے کپڑوں پر سلوٹے آگئی ہیں میں ان کو اچھے سے پریس کر کہ آپ کے کمرے میں رکھ دوں گی اب چلے ورنہ آغا جان کو بُرا لگے گا" وہ کہتی دروازے کی طرف جانے لگی پارس بھی مسکراتا اُس کے پیچھے چلا گیا اب بھلا کیسے ناراضگی اُس کی معصومیت سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب لوگ لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے سکینہ بیگم اور فاطمہ سب کو چائے دے رہی تھی

"پارس اور زرنش بھی آگئے" آغا جان نے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"تو پارس نکاح کی تیاری ہو گئی یا نہیں" جنید نے پوچھا

"ہاں ہو گئی ہے بس کچھ چیزیں رہتی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو کوئی مسئلہ نہیں تم کل چلو میرے ساتھ جو چیزیں لینی ہیں لے لینا"

"ہم بھی چلے گیں "زرنش نے فوراً کہا

"تو پارس تم اسی کو لے کر جاؤ میری توبہ کے میں اس لڑکی کو شوپنگ پر لے جاؤں یہ تو دکان والوں کا گودام بھی کھلوالے "جنید نے ہاتھ جوڑ کر کہا سب کے قہقے گونجے

"اب ایسا بھی نہیں ہے جنید بھائی حد ہے "زرنش نے منہ پھیر کر کہا

"خبر دار جو کسی نے میری بچی کو ناراض کیا وہ ضرور جائیگی ورنہ کوئی نہیں جائیگا" آغا جان نے جنید کو ڈانٹا

"آغا جان آپ نے اسے سر چڑھا دیا ہے آپ اس کی ہر بات مانتے ہیں "فاطمہ بیگم نے شکایت کی

"ارے یہ ضد کرتی کب ہے یہ تو لاڈ کرتی ہے جس کو پورا کرنا میرا فرض ہے"

"اچھا اچھا تو ہم سب کل شوپنگ کرنے جائینگے ٹھیک ہے۔۔۔"جنید نے زرنش کو دیکھ کر ٹھیک ہے پر زور دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھائی بھابی بھی چلے گیں۔زرنش نے پھر کہا

عشنا کو بھابی کہا تُم نے جنید کی آنکھیں کھل گئ

ظاہر ہے اب آپ کو تو نہیں کہوں گی جنید بھابی پارس کے منہ سے بے ساختہ ہنسی نکلی

Posted On Kitab Nagri

ابھی نکاح تو نہیں ہوا۔ جنید نے ایسے منہ بنایا جیسے زرنش نے واقعی کوئی گناہ کر دیا

"توبن جائیگی کچھ دنوں کی تو بات ہے میں نے سوچا ابھی سے پریکٹس شروع کر دوں "پوری قوت سے اُسے اپنے دانت نکالے

عشنا اور عیشان صرف باتیں سن سکتے تھے اور سن بھی رہے تھے کیسے عشنا بھابی بن گئ

خدا آباد رکھے میرے گھر کی رونق کو آغا جان نے دل میں دعا دی

مگر قسمت۔۔۔۔۔

oooooooooooo

موسم میں اگر بہار آئے تو خِزاں بھی اپنے وقت کی منتظر ہوتی ہے زندگی اگر ایک سی رہے تو انسان کبھی نہ بدلے مگر اُسے بدلنا ہے ہر شے نے اپنے مقررہ وقت پر بدلنا ہے صحیح کو غلط ہونا ہے اور غلط کو صحیح خوشیاں بھی ایک مدت لے کر آتی ہیں اور غم بھی مگر ہوتا وہی ہے جو طے پاتا ہے

اگر سمندر خاموش ہے تو لہروں کا شور آئیگا مسافر راستہ بھٹک گیا تو کوئی منزل ملے گی سب ہو گا مقررہ وقت پر

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ مال میں پہنچ چکے تھے عیشان اور عشنا الگ تھے جب کہ پارس زرنش کے ساتھ تھا سب لوگ اپنے لیے چیزیں خرید رہے تھے

"کتنے ظالم لوگ ہو یار مت بھولو تم سب کو میں یہاں لے کر آیا ہوں اور تم لوگ مجھ سے پوچھ ہی نہیں رہے مُجھے کیا چاہیے اپنی اپنی جوڑی بنا کر گھوم رہے ہو شرم کرو" جنید سب کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہا تھا جس پر سب ہنسے

"ارے بھائی میں ہوں نہ چلے ہم اپنی جوڑی بناتے ہیں" طلحہ نے جنید کا ہاتھ پکڑا جیسے اُسے ترس آگیا ہو اپنے بھائی پر

"سیکھو اس بچے سے سیکھو کچھ اف جنید نے تو سب کو شرمندہ کر دیا چل بھائی ہم اپنی شوپنگ کرتے ہیں اور ان سب سے زیادہ کرتے ہیں" جنید منہ پھیر تا طلحہ کو لیے آگے چلنے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا چیز ہے یہ" پارس ہنستے ہوئے بولا

"یہ ایسا ہی ہے اس کے اندر لڑکیوں والے نخرے ہیں چلو پارس تمہیں جو چاہیے لے لو" عیشان نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

زرنش ایک سوٹ کو دیکھ رہی تھی وہ بے حد خوبصورت تھا لال رنگ کا سوٹ جس پر گولڈن تار سے نفیس سا کام تھا وہ لونگ فروک تھی جو پیروں تک آتی تھی زرنش کو لال اور کالا رنگ بے حد پسند تھا وہ اُس سوٹ کو دیکھ رہی تھی جب اُسے خود پر نظریں محسوس ہوئی اُس نے اپنی نظر ادھر اُدھر دوڑائی جب کوئی نہ دکھا وہ اپنا وہم سمجھ کر آگے چلی گئی

زرنش اپنے اسی وہم میں تھی پیچھے سے پارس نے اُسے آواز دی

"کہا کھوئی ہوئی ہو زرنش"

"نہیں کہیں نہیں آپ نے سب خرید لیا" وہ خود کو نارمل کرتی ہوئی بولی

"ہاں خرید لیا عیشان باہر انتظار کر رہا ہے چلو" وہ وہاں سے اُسے لے گیا مگر اب بھی کسی کی نظر اُن دونوں پر تھی سب لوگ کار کے پاس جنید کا انتظار کر رہے تھے جو کہ مال سے آنے کا نام نہیں لے رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یار جنید آ بھی جا تیری وجہ سے آغا جان سے ڈانٹ کھانی پڑے گی" عیشان اُسے فون پر باہر آنے کا کہہ رہا تھا عیشان سے بات کرتے ہی وہ باہر آیا سب نے اُسے غصے کی نظر سے دیکھا جس پر اُس نے ڈانٹ نکالے

Posted On Kitab Nagri

زرنش اپنے کمرے میں بیٹھ کر آج کی شوپنگ دیکھ رہی تھی جب اُس کی نظر اُس سوٹ پر پری جو اُس نے مال میں پسند کیا تھا

"ارے یہ کس نے میرے بیگ میں رکھا یہ تو وہی سوٹ ہے مگر یہ میں نے تو نہیں خریدا" کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ ہنسی

"ضرور عشنا کا کام ہو گا وہ ہمیشہ مُجھے وہ چیز دلاتی ہے جو مُجھے پسند ہو" وہ مسکرائی اُس نے وہ سوٹ آرام سے بیگ میں رکھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

oooooooooooo

آج سب کو بکھر کے لیے نکلنا تھا جو کے بہاولپور سے چھ گھنٹے کے مسافت پر تھا وہاں آغا جان کی زمینیں تھیں انکا پورا خاندان وہی بستا تھا وہاں آغا جان کی پرانی حویلی تھی جہاں اُنکے تینوں بچوں کا بچپن گزرا تھا

نکاح میں صرف ایک دن رہتا تھا سب لوگ لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب لوگوں نے ضرورت کا سامان اٹھالیا ہے نہ کوئی چیز رہ نہ گئی ہو" آغا جان سب کو ہدایت کر رہے تھے

پورچ میں گاڑیاں تیار تھی سب لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھی ایک گاڑی میں آغا جان زوہیب اور اسد شاہ اور اُنکی بیگم فاطمہ تھیں دوسری گاڑی میں جبران شاہ سکینہ بیگم اور عشنا تھی جب کے تیسری گاڑی

Posted On Kitab Nagri

میں جنید پارس زرنش اور عیشان تھے سفر شروع ہو گیا تھا سب اُس حویلی کو دیکھنے کے لیے کافی پر جوش تھے خاص کر پارس اُس نے ہمیشہ اپنے والد سے اُس حویلی کی خوبصورتی کے قصے سنے تھے۔۔۔

oooooooooo

لگتا ہے پارس کو پاکستان کی ہریالی کچھ زیادہ ہی پسند آگئی ہے پارس کا کب سے گزرتے گاؤں اور ہریالی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے جنید کہنے لگا

ہاں شاید مجھے اندازہ نہیں تھا میرا پاکستان اس قدر خوبصورت ہو گا پارس نے مسکراتے ہوئے کہا

"ارے پارس بھائی ابھی آپ نے پاکستان دیکھا ہی کہا ہے ہمارا پاکستان تو بے حد خوبصورت ہے آپ تو چھوٹے چھوٹے قصبو پر دل ہار بیٹھے آپ نے پاکستان کے اصل شہر تو دیکھے نہیں" زرنش نے چہک کر کہا

"اتنی پیاری باتوں میں جب یہ بھائی لے آتی ہے دل کرتا ہے بھاگ جاؤں" وہ پھر بڑبڑایا

"عیشان تم کیوں خاموش ہو کہیں عشنا کی یاد تو نہیں ستا رہی" پارس نے بات بدلی

وہ کب سے خاموشی سے ان کی باتیں سنتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا جب پارس کی بات پر ہنسا

"نہیں یار ایسی بات نہیں ہے میں بس تم لوگوں کو سن رہا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"ویسے مجھے افسوس ہو رہا ہے تُم میری بہن کو کیسے جھیلو گے "جنید نے ہنستے ہوئے کہا

"شرم کریں جنید بہن ہیں وہ آپ کی ایسی باتیں کریگیں آپ "زرنش نے اُسے گھور کر دیکھا

"تم دوستی نبھاؤ اور میں نہ نبھاؤ عیشان میں کہہ رہا ہوں بھلے ہی وہ میری بہن ہے مگر سمنبھل کر ہاں ۔۔۔۔ جنید کی بات پر سب ہنسے سفر کو شروع ہوئے ا گھنٹہ ہوا جب بیچ راستے میں آغا جان اور جبران شاہ کی کار رکی عیشان کی کار سب سے آخر میں تھی

"یہ لوگ رک کیوں گئے "پارس نے سوال کیا

"پتہ نہیں شاید کوئی گاڑی خراب ہو گئی ہے میں دیکھتا ہوں "عیشان اتر کر آغا جان کے پاس گیا

کیا ہوا آغا جان گاڑی کیوں روکی گدھے سارا سال تو نے میری بچی کو تنگ کیا اب جب نکاح ہونے والا ہے تو نوٹنکی کر رہا ہے جا اُسے لے کر اپنی گاڑی میں بور ہو رہی ہے وہ۔ سفر میں تم لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق ہو جائیگی "عیشان آغا جان کی بات پر ہنسا اور جبران شاہ کی گاڑی کے پاس آیا

"آجاؤ عشنا ہماری گاڑی میں "وہ سر جھکائے کہتا کار کا دروازہ کھول چکا تھا عشنا نے ایک نظر اپنے بابا کو دیکھا اُنھوں نے سر ہلا کر جانے کا کہا عشنا اُس کے پیچھے چل دی

عشنا کے آنے سے زرنش دل سے مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے یار تم آگئی ورنہ یہ لوگ تو مجھے بور کر دیتے" سفر پھر سے شروع ہو گیا تھا عیشان جتنی دیر چپ تھا اب اتنی ہی باتیں کر رہا تھا کبھی وہ فرنٹ مرر سے پیچھے دیکھتا جہاں وہ اُسے دیکھتی اور نظریں جھکا دیتی پارس نے عہد کر لیا تھا کے وہ اب اس لڑکی کے منہ سے بھائی ہر گز نہیں سنے گا۔۔۔

پارس بیچارہ۔۔۔

oooooooooooo

عمران صاحب لونج میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے جب زاور گھر میں داخل ہوا اُس نے ایک نظر اپنے باپ پر ڈالی اور سیدھا اوپر اپنے کمرے میں جانے لگا جب عمران صاحب نے اُسے آواز لگائی

"کہا جا رہے ہو تم جب سے آئے ہو یہی تماشا لگا رکھا ہے تم نے اپنی ماں کی حالت دیکھی ہے تم نے ۳ سال انتظار کیا ہے اُنھوں نے تمہارا اور تم یہ سب کر رہے ہو اُن کے ساتھ" وہ غصے سے بولے

وہ خاموش رہا

"جواب دو چپ کیوں ہو اس بار وہ چیخے۔۔۔ صبور بھاگ کر باہر آئیں

"آخر آپ چاہتے کیا ہے میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگا میں اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار رہا ہوں تو آپ کو اس سے کیا" آخر وہ چیخا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"باپ ہوں تمہارا حق رکھتا ہوں میں تم کہاں آرہے ہو جارہے ہو مُجھے پتہ ہونا چاہیئے"

باپ۔۔۔وہ طنزیہ ہنسا باپ عمران صاحب آپ کب سے باپ کا فرض نبھانا شروع ہوئے آپ تو وہی ہیں جو ہمیشہ کام کام کام کرتے تھے پہلے کون سا فرض نبھایا ہے آپ نے کے اب فرض کی حق کی بات کر رہے ہیں

"دیکھ رہی ہو صبور اب یہ مُجھے نام سے بلائے گا اسے کہو اپنی زبان کو لگام دے ورنہ کھینچ لوں گا وہ اس بار دھاڑے

"کھینچے زبان یہ لے میں کہتا ہوں جان سے مار دیں مُجھے زاور اُن کا ہاتھ پکڑتے بولا۔۔

عمران صاحب اپنے بیٹے کی ہٹ دھرمی کو دیکھ رہے تھے

کیا ہوا عمران صاحب کھینچیے نہ۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا جو اُسکی گال میں تھپڑ رسید کر چکی تھی

"دفاع ہو جاؤ یہاں سے اب تم اتنے بڑے ہو گئے کے باپ کے سامنے زبان چلاؤ گے".....

"میں نے کہا دفاع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ روتے ہوئے کہتی زمین پر بیٹھتی گئی

جب کے وہ سیڑھیاں پھلانگتے اپنے کمرے تک پہنچا اور دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہوا جس کی آواز پورے گھر میں گونجی

"یہ ایسا نہیں تھا عمران اسے کیا ہو گیا ہے یہ بدل کیوں گیا ہے آپ مُجھے بتاتے کیوں نہیں ہیں آخر یہ ایسا کیوں ہو گیا ہے" وہ عمران صاحب کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

عمران صاحب کبھی بے بسی سے اپنی صبور کو دیکھتے تو کبھی اُس بند دروازے کو۔۔۔۔۔

صبور وقت کے حادثوں نے اُسے بدل دیا ہے وہ بے بسی سے بولے

"اُس کی دوا کریں عمران آپ کو خدا کا واسطہ ہے مُجھے میرا بیٹا پہلے جیسا چاہیے اب وہ سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جس وقت نے اسے زخم دیے ہیں وہی وقت مرہم بھی رکھ دے گا اور دوا بھی کر دیگا

واقعی وقت ایک بہترین مرہم ہے ہر زخم بھر دیتا ہے

oooooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

گاڑیاں اب بکھر کی کچی سڑک پر چلتی اندر کی طرف جا رہی تھی آس پاس بنے کچے گھر اور کھیتوں سے گزرتے وہ ایک حویلی کے پاس رکے اُنھیں یہاں آتے شام ہو گئی تھی یہ حویلی کافی پرانی تھی مگر اسے اس طرح سے سجا کر رکھا گیا تھا کے کوئی اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کے یہاں آغا جان کا بچپن بھی گزرا تھا اس حویلی کی ہر سال مرمت کی جاتی یہ حویلی باہر سے کسی بادشاہ کی لگتی بڑا سا دروازہ کھلتے ہی سب گاڑیاں اندر کی طرف گئی اس حویلی کے دونوں اطراف باغ تھے اور اُن باغوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا وہاں ہر طرح کے پھول تھے اُن باغ میں بنے فوارے اُس باغ کو حسن بخش رہے تھے سب لوگ اپنی گاڑی سے اتر کر اندر گئے یہ حویلی اندر سے نیلے اور سفید رنگ سے ڈھکی تھی ہر جگہ نیلے صوفے اور پردے تھے لونج میں بنی وہ سیڑھیاں جو دونوں طرف سے ایک ہی جگہ جاتی تھیں اُن سیڑھیوں پر نیلے رنگ کی کلین تھی جس کے ادر گرد گولڈن لائن تھی ہاں وہ سچ میں شاہی حویلی تھی زرنش تو اُس باغ پر دل ہار بیٹھی تھی اُسے باغوں سے محبّت تھی اُسے پھولوں سے محبّت تھی

آغا جان یہ تو بہت خوبصورت ہے پارس نے حویلی کو دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

آغا جان مسکرائے سب لوگوں کے لیے کمرے پہلے سے تیار کروائے گئے تھے سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے گئے کل نکاح تھا اور سب کو کافی تیاری کرنی تھی ابھی تو اس حویلی کو بھی سجھانا تھا آغا جان کا حکم تھا کی یہ حویلی ہم اپنے ہاتھوں سے سجائے گئیں اس لیے سب فلحال آرام کر رہے تھے

oooooooooooo

وہ نشے کی حالت میں لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا موسیٰ اُسے سہارا دینے کی کوشش کرتا تو زاور اُسے پیچھے دھکیل دیتا اُسے نشے کی اتنی لت تھی کے اُس پار اثر نہیں ہوتا مگر ایک رات اُس کی تلخ ہوتی تھی جس پر وہ خود کو نشے میں ڈھال دیتا تھا وہ لڑکھڑاتا زمین پر بیٹھ گیا اُس کے ہاتھ میں اب بھی شراب کی بوتل تھی

زاور بس کر یار اور کتنا پیے گا موسیٰ اُس کے ہاتھ سے بوتل چھینتے ہوئے بولا

زاور نے اُسے آگ برساتی نظروں سے گھورا تم لوگو کے ساتھ مسئلہ کیا ہے کیوں تم لوگ مُجھے سکون سے جینے نہیں دیتے وہ دھارا

موسیٰ اپنا سر جھکا گیا

دنیا بہت بری ہے میرے یار بچ کے رہنا وہ موسیٰ کو دیکھتے ہوئے نشے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ اُسے آج کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا وہ اپنے دوست کی کیفیت سمجھ سکتا تھا آخر وہ اُس کے ساتھ بچپن سے تھا وہ جانتا تھا اُسے وقت نے واقعی بہت زخم دیے ہیں اور شاید ہر زخم بھر جاتا ہو لیکن انسانوں کا لگایا زخم ہر روز ہرا ہوتا ہے گہرا ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے۔۔۔۔

oooooooooooo

میں نے آپ سے کہا تھا سفید پھول لانا آپ کیا پیلے پھول لے آئے خورشید چاچا نکاح ہے آج فرینڈ شپ ڈے نہیں۔۔ جنید ہاتھوں میں پیلے پھول لیے کھڑا تھا

کہر اڈے پُتر۔۔ خورشید چاچا پریشان ہوئے کے بھلا یہ کیسی بات ہوئی

ارے چاچا فرینڈ شپ یعنی دوستی کا دن آپ نے دوست نہیں بنائے" جنید نے اُن کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے وہ چاچا نہیں کوئی دوست ہو

ہیگانہ دینوں تے ظفری بڑے چنگے یار نے" اُنہوں نے دانت نکال کر جنید کو بتایا

جنید کافی بد مزا ہوا

' صحیح چاچی ہر ہفتے لڑ کر میکے جاتی ہیں آپکی انہیں حرکتوں سے"

"لے میں کی کیتا"

Posted On Kitab Nagri

"تسی کُجھ نئ کیتا سب میں ہی کیتا" جنید نے انہی کے انداز میں بولا

"اگر تیری بک بک ختم ہو گئی ہے تو کام کر لیں" پیچھے سے پارس کی آواز آئ

ہاں آیا یار جائے نہ چاچا سفید پھول لائے نہ جنید نے ایسے کہا جیسے کوئی نئ نویلی دلہن اپنے دولہے سے فرمائش کرتی ہے جائے نہ ذرا گجرے تو لائے

نکاح شروع ہونے میں ا گھنٹہ رہتا تھا سب لوگ تیار ہو چُکے تھے مہمان بھی آنا شروع ہو گئے عشنا نے سفید رنگ کی قمیض جس پر گولڈن رنگ کا نفیس سا کام تھا اور ساتھ ہی سفید گرارہ پہنا اُس پر بھاری جالی دار دوپٹہ اُس نے اپنے چہرے پر ہلکا سا میکپ کیا جس میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی عیشان نے بھی سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے اُس پر سفید رنگ کی ویس کوٹ جس پر بھی گولڈن سا نفیس کام تھا وہ بھی عشنا کے مقابلے کم نہیں لگ رہا تھا سب لوگ باغ میں جمع تھے سوائے زرنش کے پارس کی نظر بار بار اسے ڈھونڈھ رہیں تھیں جب سامنے سے اُسے آتے دیکھا لال رنگ کا فروک جو پیرو کو چھو رہا تھا اُس پر گولڈن تار سے ہلکا سا کام ہوا ہاں یہ وہی سوٹ تھا جو زرنش کو پسند تھا اُس کے ساتھ پیرو

Posted On Kitab Nagri

میں لال خصّہ پہنے وہ باہر کی جانب آ رہی تھی بالو کو کھلا چھوڑیں جو اُس کے گھٹنوں تک لہرا رہے تھے آنکھوں میں کاجل ڈالیں ہلکی سی لال لپسٹک سے غضب ڈھا رہی تھی ہاں یہ حقیقت تھی کے وہ بلا کی حسین لڑکی تھی اُسے میکپ کرنا پسند نہیں تھا اور اُسے میکپ کی ضرورت تھی ہی نہیں اُسے اللہ نے الگ ہی کشش سے نوازا تھا جھیل سے بڑی ہیزل آنکھیں گوری رنگت نفیس نقش و نگار لمبے سیا بال ۔۔۔

پارس اُسے یک ٹک دیکھ رہا تھا وہ اُس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

"بھلا اتنا حسین کوئی ہو سکتا ہے" وہ بڑبڑایا

حسین تو وُہ بھی کم نہیں تھا بھوری آنکھیں ماتھے پر بکھرے بال روب ڈار نقوش اُس پر کس کی نظر آئے تو وہ ایک بار پلٹ کر ضرور دیکھتے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"السلام وعلیکم آغا جان"

صبور نے پیچھے سے آکر آغا جان کو سلام کیا

"وعلیکم اسلام بیٹا کیسی ہو بہت بہت شکریہ کے آپ یہاں آئیں" آغا جان نے اُن کے سر پر ہاتھ رکھا

Posted On Kitab Nagri

"کیسے نہ آتی آغا جان آپ نے اتنے پیار سے بلایا تھا"

"عمران نہیں آیا بیٹے آغا جان نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا"

"نہیں آغا جان اُنھیں ایک میٹنگ کے لیے دبئی جانا پڑا"

"ٹھیک بیٹا جاؤ آپ سب سے ملو وہاں ہیں سب" آغا جان نے فاطمہ اور سکینہ بیگم کی طرف اشارہ کیا

"ارے صبور آپ کیسی ہیں" فاطمہ نے صبور کو اپنی طرف آتے دیکھا

"میں ٹھیک ہوں اللہ پاک کا کرم ہے تم کیسی ہو زرنش کیسی ہے کہاں ہے وہ"

"جی جی بلکل ٹھیک ہے وہ کھڑی ہے زرنش۔۔رکے میں بلاتی ہوں"

"زرنش بیٹا ادھر آئے اُنھوں نے آواز لگائی"

"جی امی بولیں زرنش اُن کے قریب آئی"

"یہ صبور آنٹی ہیں تمہارے ابو کے دوست ہیں عمران یہ اُن کی وائف ہیں"

"السلام وعلیکم آنٹی زرنش نے" محبت سے کہا

"وعلیکم اسلام چھوٹی تھی جب تمہیں دیکھا تھا اب تو ماشاللہ کافی بڑی ہو گئی ہو اور خوبصورت بھی اپنی ماں کی طرح"

Posted On Kitab Nagri

"ارے صبور بیٹی نہیں آئی تمہاری" فاطمہ نے سوال کیا

"نہیں فاطمہ وہ دراصل میرا بیٹا آیا ہوا ہے پاکستان اس لیے"

"ماشااللہ... ہم نے تو بچپن میں دیکھا تھا"

"جی بس ملاقات ہی نہیں ہوئی پھر عمران ہمیں دبئی لے کر چلے گئے بس کچھ ٹائم پہلے واپس آئے ہیں"

اُن کی باتوں کو سن کر زرنش وہاں سے چلی گی

نکاح کی تقریب بہت خوبصورت انداز میں کی گئی عشنا اور عیشان دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھے مگر اُن کے درمیان پھولوں کی چادر ڈالی گئی مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی زندگیوں میں قبول کیا نکاح کے بعد اُس چادر کو ہٹایا گیا عیشان نے سامنے آکر عشنا کا گھونگھٹ اٹھایا اور اُس کے سر پر بوسا دیا محبّت کا یہ انداز وہاں کھڑے ہر انسان کو بے حد حسین لگا اُن دونوں کو اب اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا سب لوگ تصویروں میں مصروف تھے شاہی حویلی میں یہ رات خوبصورت اور حسین طریقے سے گزاری گئی-----

oooooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ چھت پر بیٹھا رات کے وقت آسمان کو دیکھ رہا تھا جب زرنش نے پیچھے سے کہا

"آپ یہاں اس وقت پارس بھائی" وہ حیرت سے بولی

"ہاں نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا یہاں آجاؤں مگر تم اس وقت اوپر کیا کر رہی ہو"

"مُجھے بھی نیند نہیں آرہی تھی" وہ کرسی پر بیٹھی

"تو باغ میں چلی جاتی" پارس نے کہا

"ہاں جا تو سکتی تھی پارس بھائی لیکن آغا جان رات کو جاگ جاتے ہیں اگر وہ دیکھتے تو پریشان ہو جاتے"

"تمہیں یاد ہے زرنش ہم بچپن میں بہترین دوست ہوا کرتے تھے"

"ہاں جی مُجھے یاد ہے بھائی"

"اور میں تم سے کہا کرتا تھا مُجھے بھائی بلاؤ میں تم سے بڑا ہوں تو تم کیا کہتی تھی؟" اُس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

یاد نہیں وہ شرمندہ ہوئی

"تم کہتی تھی دوست دوست ہوتا ہے اور بھائی بھائی تو اب دوست بھائی کیسے بن گیا"

وہ ہنسی ارے وہ تو بچپن تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا بچپن کی دوستی بڑے ہو کر ٹوٹ جاتی ہے" اُس نے پھر سوال کیا

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا لیکن اچھا نہیں لگے گا"

کیا؟ دوستی کرنا؟ پھر سوال آیا

"نہیں بھائی نہ کہنا" وہ جھنجھلائی

". لیکن مُجھے اچھا لگے گا اگر تم مجھے دوست کہو"

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں" اُس نے پھر حیرت سے دیکھا

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں تو کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی" وہ مسکرایا

"وہ پھر ہنسی ہاں مُجھے خوشی ہو گی اگر مُجھے میرے بچپن کا دوست واپس مل جائے"

اب کی بار وہ بھی ہنسا مگر اُس کی ہنسی دل کی گہرائیوں سے تھی بھائی لفظ سے جان جو چھٹی تھی

"اچھا اب میں چلتی ہوں رات بہت ہو گئی ہے آپ بھی سو جائیے اب"

"وہ کہتی اٹھ کے چلی گئی" جب کہ پارس مسکراتا آسماں کو دیکھ رہا تھا

نہ جانے کب وہ دن آئیگا وہ بڑبڑایا

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں یہاں بیٹھی ہو ہم لوگ تمہیں پوری حویلی میں ڈھونڈھ رھیں ہیں" پارس نے حویلی کے پچھلے باغیچے میں عشنا اور زرنش کو بیٹھے دیکھا اب وہاں پر عیشان اور جنید بھی آ چکے تھے

"ہم لوگ مری جارہے ہیں تم دونوں کو چلنا ہے؟عیشان نے سوال کیا

یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بھائی باہر جانے کے لیے کون انکار کرتا ہے" زرنش نے کھکھلا کر کہا

"ہاں یہ تو مری جارہی ہے مری کے لیے" جنید نے ہنس کر کہا

"تم تو چپ ہی رہو جنید کل جو تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے نہ تمہیں تو یہی رہنا چاہیے" عشنا نے گھور کر کہا

"اس نے ایسا کیا کر دیا" پارس نے سوال کیا

"اس نے میرے نئے دوپٹے کے ساتھ بائک صاف کی ہے جاھل انسان اس کو کپڑوں میں فرق کرنا نہیں آیا جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہے وہ" عشنا رونے ہی لگی تھی جب عیشان نے جنید کے کان پکڑے

"اوئے تم نے میری بیوی کا دوپٹہ خراب کیا"

"ایک منٹ عیشان ذرا چھوڑیں جنید نے معصومیت سے کہا" اُس نے کان سے ہاتھ ہٹایا

"اس سے پوچھیں اگر اتنا ہی قیمتی تھا تو صوفے پر لواریثوں کی طرح کیوں پڑا تھا"

Posted On Kitab Nagri

"ارے وہ تو میں باقی سوٹ لے جا چکی تھی کمرے میں دوپٹہ یہی بھول گئی واپس آئی تب تک تم میرے دوپٹے کا جنازہ نکال چکے تھے"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اوہ واقعی۔۔۔(اُس نے صدمے سے کہا)عیشان دوبارہ سے کان پکڑو میرا" وہ پھر عیشان کی طرف مڑا

جنید کی اس حرکت پر سب ہنسیں

"اچھا اچھا بہت مذاق ہو گیا عشنا معاف کر دو بیچارے کو" پارس نے جنید کا ساتھ دیا

"اگر یہ مُجھے وہی سوٹ لا کر دے تو"

"ہاں ہاں لا کر دونگا اپنے میاں سے بولو میرا کان چھوڑیں اب دکھ رہا ہے" جنید نے رونے والی شکل بنائی

ٹھیک ہے معاف کیا عیشان نے اُس کا کان چھوڑا

اچھا سنو ہم شام کو نکلے گیں اور ۱۰ دن وہی رکے گے تو سب اپنی اپنی تیاری کرو عیشان کہتا وہاں سے چلا

گیا اُسے ضروری کام سے زمینوں پر جانا تھا سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

عیشان اکثر یہاں آیا کرتا تھا آغا جان نے زمینوں کا کام عیشان کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ خوشی سے بخوبی

نبھا رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooooo

"کیا ہوا رحیم مُجھے اتنی جلدی میں کیوں بلوایا ہے عیشان ڈیرے پر آتے ہوئے بولا"

"بھائی سامنے گوٹ کے سردار ہماری زمین خریدنا چاہتے ہیں وہ لوگ اپنا بندہ بھیجتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

کونسی زمین رحیم تم جانتے ہو یہ زمینیں ہم نے یہاں غریبوں کے لیے رکھی ہیں" یہاں کی گندم ہر سال یہاں کے غریب طبقے کو دی جاتی ہے

جی یہ بات میں جانتا ہوں مگر وہ یہ فصلوں والی زمین نہیں مانگ رہے بھائی" اُس نے سر جھکا کر کہا

پھر کون سی "عیشان نے سنجیدگی سے پوچھا

جس پر آپ اسکول بنوا رہے ہاں وہ عین روڈ کی وسط میں آتی ہے تبھی وہ سردار اُس پر نظریں جمائے بیٹھا ہے"

ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا رحیم میں نے اس گاؤں کے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کے ان کے بچیں آنے والے سال میں پڑھے گیں" وہ غصے میں بولا

جی بھائی میں جانتا ہوں تبھی میں نے اُن کو انکار کر دیا کے یہ زمین ہم اُنھیں ہرگز نہیں دے سکتے اور اب تو وہاں اسکول بننے کا کام بھی شروع ہو چکا ہے"

صحیح کیا چلو اللہ بہتر کریگا تم مُجھے ہر چیز کی خبر دو گے میں کسی کام سے باہر جا رہا ہوں آتے ہوئے ہفتہ لگ جائیگا "عیشان کہتا وہاں سے چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

سردار بخش اس گاؤں کا وڈیرا بننا چاہتا تھا مگر گاؤں میں یہ کسی کو منظور نہیں تھا اور وہاں سب نے آغا جان کو یہ عزت بخشی مگر وقت کے ساتھ آغا جان بہاولپور آگئے اور وہاں کے لوگوں کا کہنا تھا اب جو فیصلہ ہو گا وہ گاؤں کے لوگ جمع ہو کر خود کریگے مگر سردار بخش کی غلامی ہرگز نہیں کریگیں لیکن وقت کے ساتھ سردار بخش کی نفرت آغا جان کے ساتھ بڑھتی گئی جس کی وجہ اُن کا ماضی تھا

ماضی بھی عجیب شے ہے اچھائیاں بھول جاتا ہے اور نفرتوں کو قائم رکھتا ہے انسان یہ سوچتا ہے کے ماضی میں یہ غلط ہوا مگر یہ کیوں نہیں کے ماضی میں اچھا بھی تو ہوا تھا سردار بخش بھی اُن میں سے ایک ہے وہ اچھائی کو بھول بیٹھا تھا اور نفرت قائم رکھ بیٹھا

oooooooooooo

سب لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے عیشان ڈرائیو کر رہا تھا پارس اُس کے ساتھ آگے تھا باقی عشنا ز اور جنید پیچھے طلحہ چھوٹا تھا تبھی جنید کی گود میں سوار ہو گیا جنید ہمیشہ یہ کہتا کے طلحہ نے اسکا پیار چھین لیا ہے جس پر طلحہ قہقہہ لگاتا تھا اور اس وقت وہی طلحہ جنید کی گود میں بیٹھا تھا

سفر کافی اچھا گزر رہا تھا مری بکھر سے ۷ گھنٹے کے مسافت پر تھا اور اُن کو سفر کیے ۳ گھنٹے گزر چُکے تھے

Posted On Kitab Nagri

"کاش میں اپنا کینوس اور سامان لے لیتی وہاں تو اتنے خوبصورت نظارے ہونگے میں وہی کیلیگرافی کرتی"زرنش نے افسوس سے کہا

کیلیگرافی؟پارس نے حیرت سے پوچھا

"ہاں آپ کو نہیں پتہ؟ہماری زرنش بہت خوبصورت کیلیگرافی کرتی ہے"عشنا نے جواب دیا

"اوہ واہ مُجھے تو نہیں پتہ اس بارے میں تم نے دکھائی کیوں نہیں"پارس نے شکایت کی

"ارے آپ کونسا کل قطر واپس جارہے ہیں ابھی یہی ہیں نہ ضرور دیکھاوں گی"

"اگر اتنی عقل پڑھائی میں لگاتی تو آج کہاں سے کہاں ہوتی"جنید نے طنز کیا

"میں پڑھائی میں بھی بہت اچھی ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے"زرنش نے گھور کر دیکھا"اور یہ میرا شوق ہے جسے میں کبھی نہیں چھوڑ سکتی"

"چھوڑنا بھی نہیں چاہیے انسان کو اپنا ہر شوق پورا کرنا چاہیے کیوں ڈاکٹر زرنش"پارس نے اُس کا ساتھ دیا

کیا کہا ڈاکٹر؟اُس کی آنکھیں حیرت سے کھلی اُسے پہلی بار اپنے نام کے سامنے ڈاکٹر سنا تھا"

"ہاں کیا تم ڈاکٹر نہیں بنو گی؟پارس نے پیچھے دیکھ کر سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

"ارے ضرور بنو گی یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے" اُس نے فخریہ کہا

"اللہ خیر ہی کرے ہسپتال پر جنید نے پھر مذاق بنایا" اب کی بار زرنش نے اس کے سر پر تھپڑ رسید کیا

جنید اپنے سر کو کھجا رہا تھا

_ شرم کرو بڑا ہوں تُم سے جنید نے ناراض ہوتے کہا"

ہاں جی صرف چند مہینے ویسے میں آپ کو بھائی اس لیے کہتی ہوں تا کہ آپ بھائیوں والے کام کریں لیکن اب سے جنید ہی ٹھیک ہے" اُس نے اپنی ہنسی دبائی

کیا بڑا ہونے میں سالوں کو دیکھنا پڑتا ہے" اُس نے عشنا کو دیکھ کر سوال کیا

نہیں کر توتوں کو جو کے تمہاری ہر گز ٹھیک نہیں ہیں" پارس نے فوراً جواب دیا

وہ پھر عورتوں کی طرح منہ بنا کر باہر دیکھنے لگا

اور باقی سب اُس پر ہنس رہے تھے سفر تمام ہونے والا تھا

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے میں اندھیرہ کیے بیٹھا تھا جب موسیٰ اُس کے کمرے میں آیا اندر آتے ہی اُس کا کمرہ سگریٹ کے دھوئے سے بھرا ہوا تھا ہر طرف سگریٹ کی بو تھی وہ اب بھی ہاتھ میں سگریٹ لیے گھٹنوں میں سر دیے زمین پر بیٹھا تھا موسیٰ کو اُسے دیکھ کر ایک پل کے لیے ترس آیا

یہ کیا حالت بنائی ہے تم نے کب سے فون کر رہا ہوں تمہیں "موسیٰ نے کھانستے ہوئے کہا

تُم پہلے والے زاور کیوں نہیں بن جاتے آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے زاور ہم سب تمہارے لیے کتنا پریشان ہے تمہیں کچھ فکر ہے "وہ غصے میں بولا جبکہ وہ غصہ دیکھانا نہیں چاہتا تھا

میں نے نہیں کہا میری فکر کرو "اُس نے سر نیچے کیے سفاک لہجے میں کہا

تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہم پاگل ہیں، تمہارے ماں باپ وہ اُن کو دیکھو وہ روز تمہیں اس حالت میں دیکھتے ھیں ابھی وہ بات مکمل کرتا کے زاور دھارا

مُجھے اس حال میں پہنچانے والے بھی یہی لوگ ہیں تو اب خوش ہوں، خوشیاں منائے بتائے سب کو کے ہم نے اپنا بیٹا برباد کر دیا لہجہ ایسا تھا کے وہ دھارے مار کر رونا چاہتا ہے اُس کی آنکھیں کوئی دیکھے تو ضرور رونے کو آجائے

Posted On Kitab Nagri

زاور مت کر خدا کے لیے مت کر موسیٰ اُس کا بچپن کا دوست تھا اُس نے ہمیشہ اُس کا ہر چیز میں ساتھ دیا وہ اپنے دوست کو پل پل مرتے نہیں دیکھ سکتا تھا

اچھا چل فراز ہمیں کھانے پر لے کر جانا چاہتا ہے چل اٹھ جواب نہ ملنے پر اُس نے بات بدلی

زاور نے ایک نظر اُسے دیکھا اور خاموشی سے اٹھ گیا" اس بات پر موسیٰ کو بھی حیرت ہوئی مگر وہ کچھ نہ بولا زاور چل رہا تھا یہی کافی تھا

اُس نے خود کو ٹھیک کرتے موسیٰ کو چلنے کا اشارہ کیا" جب اُس کا موبائل بجا

ابے یار۔۔۔۔۔وہ غصے سے اُس نمبر کو دیکھ رہا تھا

کیا ہوا" موسیٰ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا زاور نے سکرین پر آنے والا نام موسیٰ کو دکھایا جس پر موسیٰ نے ہنسی دبائی مگر زاور کی خوخار نظروں نے اُسے خاموش کر دیا

" تمہارا مسئلہ کیا ہے تمہیں سمجھ نہیں آتی ماریا کے مُجھے تُم سے کوئی بات نہیں کرنی اگر مُجھے پھر کال کرنے کا سوچا بھی نہ تو جان سے مار دنگا تمہیں" وہ چیخ رہا تھا سامنے والے کی کوئی بات سنے بغیر اُس نے موبائل بند کر کے جیب میں ڈالا اور کمرے سے نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

نیچے اترتے ہی زاور کی نظر صبور پر پڑی جسے وہ نظر انداز کئے باہر چلا گیا صبور اپنے بیٹے کی پشت کو دیکھ رہی تھی

آپ فکر نہ کرے میں اُس کے ساتھ ہوں "موسیٰ صبور کو کہتا اُس کے پیچھے چلا گیا

تم تو اُس کے ساتھ ہو مگر افسوس وہ ہمارے ساتھ نہیں ہے صبور نے خود سے کہا اور کچن میں چلی گئی۔۔

oooooooooooo

وہ سب مری کے گرینڈ تاج ہوٹل میں موجود تھے سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا چُکے تھے آج مری کا موسم کافی سرد تھا نومبر کا مہینہ شروع ہو گیا تھا مری میں اس وقت برف باری ہو رہی تھی اُنھیں یہاں آتے ہوئے رات ہو گئی تھی اس لیے سب نے یہ طے کیا کے وہ صبح گھومنے جائینگے اور اس وقت سب آرام کر رہے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تارے گن رہی ہو؟۔۔زرنش نیند نہ آنے کی وجہ سے روم سے باہر آئی لاؤنج کی بالکنی سے وہ نظارے دیکھ رہی تھی ہلکی ہلکی برف آسماں سے گر رہی تھی بادلوں نے چاند کو پورا گھیرا ہوا تھا جب پارس نے اُس کے پیچھے آکر سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

" نہیں بھلا تارے کیسے گن سکتی ہوں ان بادلوں نے تو اُنھیں ڈھکا ہوا ہے" وہ دوبارہ سے آسماں کو دیکھنے لگی اور ضروری تو نہیں جو آسمان کو دیکھے وہ تارے ہی گن رہا ہو

تو پھر پارس اُس کے پاس آیا

" آغا جان کہتے ہیں کے اگر دل میں کوئی بات ہو تو تم آسمان کی طرف دیکھا کرو تمہیں محسوس ہو گا وہ سن رہا ہے وہ مسکرا رہا ہے وہ دینے کا وعدہ کر رہا ہے"

" تمھارے پاس تو سب ہے پھر تمہیں کس چیز کی ضرورت "اُس نے پھر سوال کیا

"لازمی نہیں جو آج ہے وہ ہمیشہ رہے میں آنے والے وقت کے لیے صبر مانگ رہی ہوں مُجھے نہیں پتہ کے میں صبر ہی کیوں مانگ رہی ہوں شکر بھی مانگ سکتی ہوں مگر میں ہمیشہ صبر مانگتی ہوں مُجھے اس میں سکون ملتا ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو ہوا ہی نہیں تم اُس کا کیوں سوچ رہی ہو ہم سب ہیں نہ"

" مُجھے لگتا ہے انسان کو اگر تنکے کی ضرورت ہو نہ اُسے آسماں کو دیکھنا چاہیے نہ کہ انسان کو اور پھر میں تو زندگی میں آنے والے وقت کے لیے صبر مانگ رہی ہوں آپ لوگوں کو کیسے دیکھ سکتی ہوں یہ آپ کے ہاتھ میں تو نہیں" وہ کبھی کبھی اتنی سنجیدہ بات کرتی تھی کے سامنے والا اُسے پہچاننے سے انکار کر دیتا

Posted On Kitab Nagri

پارس اُسے دیکھ رہا تھا وہ ویسے ہی آسماں کو دیکھ رہی تھی اُسکی ناک سردی کی وجہ سے لال ہو گئی تھی اُسکی آنکھیں بے حد خوبصورت تھیں پارس اُسے آج ہی اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا برف باری رک چکی تھی سردی سے اُس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے

"زرنش چلو اب تمہیں سردی لگ رہی ہے"

پارس نے اس کی لال ناک کو دیکھتے ہوئے کہا وہ ہاں میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی کمرے تک آتے اُس نے پیچھے مڑ کر پارس کو دیکھا

پارس-------

وہ مڑا---

"صبر صرف برے وقت کے لیے نہیں مانگتے بعض اوقات انسان صبر اس لیے بھی مانگتا ہے کے وہ غرور کی دہلیز کو پار نہ کر لے_

وہ کہتی کمرے کے اندر چلی گئی جب کہ پارس اُس کی باتوں کو سمجھ رہا تھا-----

oooooooooo

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ سب مال روڈ پر تھے ہلکی برف باری کی وجہ سے سردی بڑھ گئی تھی زرنش کو بچپن سے ہی سردی پسند تھی مگر سردی کی وجہ سے وہ بیمار بھی پڑ جاتی اس وقت وہ سوئیٹر کے اوپر شال لے کر بھی کانپ رہی تھی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

زرنش زیادہ سردی لگ رہی ہے تو ہم ہوٹل واپس چلتے ہیں پارس نے فکر سے کہا

نہیں نہیں ہوٹل چلنے کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں

اچھا رکو میں ابھی آیا وہ اُسے وہی رکنے کا کہتا سامنے والی دکان میں چلا گیا تھا جہاں گرم کپڑے شال جیکٹ تھیں وہ چاروں آگے جا چُکے تھے جب کی زرنش پارس کا انتظار کرنے لگی جب کسی نے اُس کے ہاتھ میں شوپنگ بیگ تھمایا وہ ایک چھوٹا سا بچہ تھا جو اب بھاگ گیا تھا

ارے سنو سنو۔۔۔۔۔زرنش چلاتے ہوئے اُس کے پیچھے بھاگی مگر وہ بچہ بہت دور جا چکا تھا زرنش نے وہی رک کر اُس بیگ کو دیکھا اُس میں ایک گرم شال تھی جو بے حد خوبصورت تھی گلابی رنگ کی وہ شال زرنش کو بہت پسند آئی اُس بیگ میں ایک کارڈ تھا جس پر مارخور بنا ہوا تھا زرنش نے اُس کارڈ کو مکمل دیکھا مگر اُس پر اُس مارخور کے علاوہ کچھ نہیں تھا تبھی وہاں پارس آ گیا اُس کی ہاتھ میں بھی ایک شال تھی

تم یہاں کیا کر رہی ہو زرنش تمہیں میں نے وہی رکنے کا کہا تھا نہ

ہاں وہ یہ میں۔۔۔۔وہ" اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کے وہ پارس سے کیا کہے

Posted On Kitab Nagri

"اچھا چھوڑو یہ شال پہنو سردی کم لگے گی"؛وہ اسے شال دیتا آگے چلنے لگا

زرنش کبھی اُس بیگ کو دیکھتی تو کبھی اپنے آس پاس وہ گھبرا گئی تھی مگر یہ بات وہ کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے وہ سب کے ساتھ نارمل تھی

مال روڈ برف سے ڈھک چکا تھا اور بے حد خوبصورت لگ رہا تھا رات ہونے والی تھی وہاں پہاڑوں پر چمکتی روشنی ستاروں کی شکل اختیار کر رہی تھی اُس پر ہلکی ہلکی گرتی برف روشنی کو اور خوبصورت بنا رہی تھی

عشنا چل چل کر تھک چکی تھی اور سردی اب عروج پر تھی سب لوگ ہوٹل کے لیے روانہ ہو گئے

ہوٹل پہنچتے ہی زرنش نے اُس بیگ سے شال نکالی گلابی رنگ شال جس پر سفید کام تھا پھولوں کی لڑیوں کو موتیوں سے سجایا گیا تھا اور ساتھ میں وہی کارڈ جس پر مارخور بنا تھا

"ارے کتنی خوبصورت شال ہے "عشنا نے اُس کی ہاتھ میں پکڑی شال کو دیکھا

"کب خریدی تم نے یہ"

"مال روڈ سے "زرنش نے آرام سے جواب دیا

"تمہیں پسند ہے تم رکھ لو"

Posted On Kitab Nagri

"ہر گز نہیں یہ تم نے لی ہے تم رکھو میں کل لے لونگی" عشنا نے لینے سے صاف انکار کیا۔۔ چاہتے ہوئے بھی زرنش اُسے دوبارہ نہیں کہہ پائی کے وہ یہ شال رکھ سکتی ہے

oooooooooo

"نہیں۔۔میں۔۔ ہر گز نہیں مُجھے ڈر لگتا ہے میں اس چیئر لفٹ پر ہر گز نہیں بیٹھو گی" عشنا کب سے منع کیے جارہی تھی مگر عیشان اُسے راضی کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا وہ سب اس وقت پٹریاٹا میں مجود تھے یہاں پر چیئر لفٹ سے بے حد خوبصورت اور دلکش نظارے دکھائی دیتے تھے عشنا کی ضد کو مان کر عیشان اسی کے پاس رک گیا جب کہ جنید اور طلحہ اور پارس زرنش چلے گئے

یہ کتنا خوبصورت ہے پارس ہینا" زرنش اُن درختوں کو دیکھ رہی تھی جس پر برف جمی ہوئی تھی ہلکی ہلکی برف باری اس منظر کو اور بھی دلکش بنا رہی تھی وہ جیسے جیسے اوپر جاتے زرنش کی آنکھوں میں منظر کو دیکھ کر چمک آتی اُسے ایسے نظاروں سے محبّت تھی وہ دنیا گھومنا چاہتی تھی

"آپ کو پتہ ہے پارس" اُس نے پارس کی طرف دیکھا جو کب سے اسی کو دیکھ رہا تھا

"مُجھے دنیا گھومنے کا شوق ہے مُجھے اس دنیا کی خوبصورت دیکھنی ہے مُجھے جاننا ہے کہ میرے اللہ نے کس قدر اس دنیا کو سجایا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو اس میں کونسی بڑی بات ہے تم دنیا گھوم سکتی ہو زرنش"

کیا سچ میں ؟اُس کی آنکھیں حیرت سے کھلی

"ہاں اگر تمہیں اس شوق سے محبّت ہے اگر دل میں کسی چیز کے لیے محنتگی نہ ہو وہ چیز انسان کو کبھی حاصل نہیں ہوتی دل میں سچائی کا ہونا ضروری ہے"

"مُجھے میرے خواب پورے کرنے کا جنون ہے اور مُجھے یقین ہے میں سب کر سکتی ہوں"اُس نے یقین سے کہا

تم میرے ساتھ قطر چلو پارس نے پہاڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا زرنش کو لگا وہ مذاق کر رہا ہے

ہا،ہا،ہا۔وہ ہنسی

تم ہنس کیوں رہی ہو؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیوں کہ آپکا مذاق اچھا تھا وہ پھر ہنسی

تمہیں کس نے کہا میں مذاق کر رہا ہوں اُس نے سینے پر ہاتھ باندھے

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں"اُس نے سنجیدگی سے پوچھا

"اس میں جھوٹ بولنے والی کیا بات ہے ا"اُس نے الٹا سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

آغا جان مُجھے اجازت نہیں دینگے اُس نے بات ختم کرنی چاہی

"آغا جان کو میں منالو نگا پارس نے یقین سے کہا"

"کیا میں واقع قطر جا سکتی ہوں "اب کی بار اُس نے حیرت سے کہا

"ضرور جا سکتی ہو اور جاؤ گی"

"پارس آپ سچ کہہ رہے ہیں "وہ چہک کر بولی

"ہاں بابا سچ اب چلو ان نظاروں کو دیکھو"

اُس نے ہاں میں سر ہلا کر دیکھا سامنے کا منظر انتہائی حسین تھا بادل اپنی خوبصورتی لیے پہاڑوں کی طرف اٹھ رہے تھے برف تھم گئی تھی اب صرف بدل تھے وہاں نیچے روڈ پر چلتی گاڑیاں کھیلونے جیسے لگتی تھی وہ اب اونچائی پر آ چکے تھے وہ اُن نظاروں کو دل میں قید کر رہی تھی جب کہ پارس اس کے چہرے پر آتے تصورات کو دیکھ رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا مزہ آیا عشنا تم تو بے وجہ ڈر رہی تھی اتنے پیارے نظارے تھے وہ بادل پہاڑ درخت برف اُف کیا بتاؤں تمہیں سب لوگ اب روڈ پر چل رہے تھے زرنش عشنا کو دیکھے ہوئے نظارے بتا رہی تھی جسے سن کر عشنا کو افسوس ہوا کے وہ اپنے ڈر کی وجہ سے وہاں نہیں جا پائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

" مُجھے لگتا ہے اب ہمیں گاڑی روک کر کسی اچھے سے ریسٹورانٹ پر کھانا کھانے جانا چاہیے " عشنا نے عیشان کو گھور کے دیکھا عشنا بھوک کے معاملے میں کافی کچی تھی اُس سے بھوک بلکل برداشت نہیں ہوتی تھی سامنے (terrace grill) ریسٹورانٹ نظر آنے پر عیشان نے گاڑی روکی عشنا سب سے پہلے اتر کر اندر کو بھاگی جنید کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ جانتا تھا کوئی مر بھی جائے اُس کی بہن کھانا نہیں چھوڑ سکتی

کھانا آرڈر کرنے کے بعد سب لوگ باتیں کرنے میں مصروف تھے جب زرنش کی نظر سامنے بیٹھے لڑکے پر پڑی اُس کے ہاتھ میں وہی مارخور بنا تھا جو اس کارڈ پر تھا زرنش کی آنکھیں خوف سے کھل گئی وہ بغور اُس شخص کو دیکھ رہی تھی جس نے ماسک سے اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا زرنش کے دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرنش۔۔۔زرنش؟

عشنا نے اُسے جھنجھوڑا جس پر وہ اپنے خیال سے باہر آئی

Posted On Kitab Nagri

ہاں؟ وہ سوالیہ نظروں سے عشنا کو دیکھنے لگی جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو وہ اُسے کیا کہے اُس نے پھر اُس جگہ پر دیکھا جہاں اب وہ کرسی خالی تھی زرنش نے ہر طرف نظر دوڑائی مگر اس بار اسے کوئی نظر نہیں آیا

"کہاں کھو گئی ہو کیا دیکھ رہی" ہو عشنا اُس سے مسلسل سوال کر رہی تھی جس کی خبر زرنش کو ہرگز نہیں ہوئی وہ بس ڈر گئی تھی وہ کون تھا اُس سے کیا چاہتا تھا وہ نہیں جانتی تھی ایک لڑکی کے لیے یہ بات جان لینے کے لیے کافی ہوتی ہے کے کوئی اُس کا پیچھا کر رہا ہے کوئی اُسے چھپ کر تحائف دے رہا تھا اور زرنش وہ تو عام سی لڑکی تھی ان باتوں سے دُور اُس نے صرف اپنے گھر کے مردوں کو دیکھا تھا باہر سے تو اُس کا کبھی واسطہ ہوا ہی نہیں وہ بھلا کیسے اس بات کو ہضم کر پاتی

کھانا آنے پر سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر زرنش کھوئی کھوئی نظروں سے کھانے کو دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا زرنش بچہ کھانا کھاؤ" عیشان نے اُسے پیار سے کہا

" یہ نہیں کھانا تو میں کچھ اور منگواؤں اپنی گڑیا کے لیے" عیشان کی وہ لاڈلی تھی وہ ہمیشہ اُسے اپنے ساتھ بیٹھا کر کھانا کھلاتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بھائی میں کھا رہی ہوں" اُس نے اپنے بھائی کی پریشانی دیکھ کر کھانا، کھانا شروع کر دیا مگر اُس کے دماغ میں ابھی تک وہ ٹیٹو گھوم رہا تھا

وہ ہر نوالے کے ساتھ پورے ریسٹورینٹ پر نظر دوڑاتی مگر اُسے وہ کہیں نظر نہیں آیا وہ کون تھا کیوں تھا زرنش اس بات سے قاصر تھی

oooooooooo

وہ آج بھی کمرے کی بالکنی میں کھڑی تھی نہ جانے وہ کب سے اُس شخص کو سوچ رہی تھی اُس کی نظر نیچے روڈ پر گئی جہاں سے نہ ہونے کے برابر گاڑیاں گزر رھیں تھی اس وقت رات کے ۲ بج رہے تھے مگر اُس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھیں اُس کی نظر روڈ سے ہٹ کے پاس رکھی بینچ پر گئی وہاں کوئی تھا اُسے محسوس ہوا کوئی اُسے دیکھ رہا ہے مگر وہ اچانک کہا گیا

کون ہے یہ جو کوئی بھی ہے،، ہے تو میرے آس پاس مگر مُجھے نظر نہیں آ رہا اُس دن مال میں بھی میں نے محسوس کیا تھا اور اب بھی مُجھے لگتا ہے کوئی دیکھ رہا ہے مُجھے وہ بڑبڑا رہی تھی یقیناً وہ خوف زدہ تھی

"زرنش تم اُدھر کیا کر رہی ہو" عشنا نے پیچھے سے نیند بھری آواز میں کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں عشنا بس نیند نہیں آرہی تم سو جاؤ میں آتی ہوں"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"رات کے دو بج رہے ہیں زرنش آکر سو جاؤ" وہ بولتی کروٹ بدل گئی

Posted On Kitab Nagri

زرنش کچھ دیر وہی کھڑی روڈ کو دیکھتی رہی جو اب مکمل سنسان تھی سردی بڑھ رہی تھی ہلکی۔ہلکی بارش شروع ہوگئی اُس نے کمرے میں آکر بالکنی کا دروازہ بند کیا اور آکر سوگئی سو کیا ہے نیند تو اُسے آنی نہ تھی بس آنکھیں بند ہی ہوئی

مگر کوئی تھا جو اب بھی روڈ پر تھا اُس کی نظروں سے اوجھل مگر اُس کے قریب۔۔۔۔۔۔

oooooooooooo

کیا۔۔۔۔۔

"رحیم ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ تم کہا تھے تب آغا جان کو بتایا"ءعیشان فون پر چیخ رہا تھا

"کیا ہوا عیشان سب ٹھیک تو ہے" پارس نے پریشانی سے پوچھا

"سردار بخش نے اسکول کا کام روک دیا ہے اُس کا کہنا ہے کہ کام غیر قانونی کیا جا رہا ہے مجھے پتا تھا وہ ایسی حرکت ضرور کریگا مُجھے جانا ہو گا پارس لیکن عشنا اور زرنش اُنھوں نے ابھی گھومنا تھا ایسا کرتے ہیں میں چلا جاتا ہوں تُم ان کو لے آنا" وہ کہتا اپنا سامان پیک کرنے لگا

"ارے نہیں ہم سب چلتے ہیں اور وہ دونوں سمجھدار ہیں ایسے وقت کون گھومنا پسند کریگا میں اُن کو بول کے آتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

عیشان حد سے زیادہ پریشان تھا آخر اُس نے کیا کیا نہیں کیا تھا اس اسکول کے لیے اور اُسکی محنت کو کوئی غیر قانونی کہہ رہا تھا وہ خواب تھا اسکا جسے چھیننے کی ہر کوشش کی تھی سردار بخش نے اور کامیاب بھی ہو گیا

وہ اب گاڑی میں بیٹھ چُکے تھے عیشان کافی پریشان تھا جب اچانک آغا جان کے فون نے خاموشی توری

"آغا جان اُس زمین کے کاغذات کہاہے ہمیں جلد وہ چاہیے" وہ کار چلاتے آغا جان سے بات کر رہا تھا

"وہ کاغذات آفس میں ہیں میں نے رحیم سے کہہ دیا ہے تم آجاؤ بس میں اسکول کی سائڈ پر جا رہا ہوں" اُنھوں نے کہتے فون رکھ دیا

سفر جیسے تیسے کٹ گیا------

عیشان وہاں پہنچ گیا تھا سب مزدور موجود تھے رحیم سر جھکائے کھڑا تھا اور آغا جان چارپائی پر بیٹھے سر کو مسل رہے تھے

"کاغذات کہاں ہیں آغا جان"

"وہ آفس سے میں لے کر نکلا تھا مگر راستے سے وہ غائب ہو گئے میں نہیں جانتا یہ سب کیا ہو رہا ہے" آغا جان پریشانی میں بول رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

مگر آغا جان کاغذات تو رحیم لینے گیا تھا وہ کبھی رحیم کو دیکھتا تو کبھی آغا جان کو

نہیں ہم دونوں گئے تھے لیکن پتا نہیں کیسے کاغذات راستے سے غائب ہو گئے

عیشان کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے آغا جان ایک دم چارپائی سے اٹھے

"چلو عیشان" وہ غصے میں کہتے اگے بڑھنے لگے

"مگر کہا آغا جان" اُس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

آغا جان نے کوئی جواب نہیں دیا اور آگے بڑھ گئے

عیشان اب بنا سوال کیے اُن کے پیچھے چل دیا

oooooooooo

آئیں آئیں شاہ دورانی صاحب آئیں بڑی دیر کر دی آتے آتے سردار بخش چہرے پر گھٹیا مسکراہٹ سجائے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا لاؤنج میں آغا جان اور عیشان صوفے پر بیٹھے تھے

"کیا چاہتے ہو بخش تم، کیوں کر رہے ہو تم یہ سب"..... آغا جان کے لہجے میں غصہ تھا مگر وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھ سے پوچھ رہے ہو میں کیا چاہتا ہوں شاید ماضی بھول گئے ہو تُم شاہ". وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے روعب دار آواز میں بولا

"تم اتنے سالوں کا بدلہ لے رہے ہو اتنے کم ظرف کب سے ہو گئے تم بخش"

"لہجے میں اب بھی وہ آکڑ ہے لگتا ہے تم جانتے نہیں ہو اس گاؤں میں تمہاری کتنی بدنامی ہو گی شاہ جب تم اپنا وعدہ نہیں نبھا پاؤ گے "وہ طنزیہ بولا

آغا جان ہنسے "عزت کی بات کرتے ہو تم عزت اور ذلت دینے والی ذات میرے اللہ کی ہے تم کون ہوتے ہو مُجھے بدنام کرنے والے"

"میں تمہیں برباد کرنا چاہتا ہوں شاہ اور میں کرو گا تم نے میرے ساتھ ٹھیک نہیں کیا تم نے میرے بیٹے کو مجھ سے چھینا" اس بار وہ چلایا

"آواز ہلکی کرو بخش چلانا مُجھے بھی آتا ہے اور کس بیٹے کی بات کرتے ہو تم جس نے ایک قتل کیا ہے تمہارا بیٹا قاتل ہے" آغا جان نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے جسے صاف لگتا تھا کے وہ انکے بیٹے سے اب بھی نفرت کرتے ہیں

"میرا بیٹا قاتل نہیں ہے غلطی اُس کی نہیں تھیں "وہ غصے سے چلایا

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا مطلب غلطی اُس لڑکی کی تھی جو تمہارے بیٹے سے نکاح کرنا چاہتی تھی جسے تمہارے بد ذات بیٹے نے شادی کے خواب دیکھاے اور اُس کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے بھاگ گیا"

"اُس نے خود خوشی کی تھی شاہ"

"اُس نے خود خوشی نہیں کی تھی اُس سے کروائی گئی تھی کوئی بھی لڑکی یہ کیسے برداشت کر سکتی ہے کے اُسے استعمال کیا جائے اور اُس کی پوری زندگی داغ بن جائے اُس کا قصور صرف اتنا تھا کہ اُس نے تمہارے بیٹے کو پسند کیا تھا"

"اُس سے کس نے کہا تھا کے میرے بیٹے کو پسند کرے اُس لڑکی کا کردار پورا گاؤں جانتا تھا" وہ اس بار طنز کر رہا تھا

بس بخش بس۔۔۔

آغا جان چلائے

ایک اور لفظ نہیں"....آغا جان کھڑے ہوئے

اگر ایک اور لفظ اُس لڑکی کے خلاف کہا تو زبان کھینچ لونگا وہ آگ برساتی آنکھوں سے سردار کو دیکھ رہے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہم صرف اتنا کہنے آئے ہیں کے ہماری زمین واپس کر دو ورنہ بہت بُرا ہو گا "۔۔

چلوعیشان وہ اُسے لیے وہاں سے باہر نکل گئے سردار دونوں ہاتھ سر کے پیچھے لیے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

اُس وقت جو غلط تھا اُسے سزا مل گئی مگر یہ آگ جو برسوں سے میرے دل کو جھلسا رہی ہے شاہ وہ تو تمہاری بدنامی سے ہی کم ہو گی "۔۔۔۔وہ مسکرا کر دروازے کو دیکھ رہا تھا

oooooooooooo

"مُجھے سمجھ نہیں آرہی کے راستے سے کاغذات گئے تو گئے کہاں "عیشان لاؤنج کے چکر لگاتا ہوا کہہ رہا تھا

"وہ پیپرز سردار کے پاس ہیں" آغا جان کی آواز پر عیشان رکا

سردار کے پاس؟

"مگر کیسے آغا جان" پارس نے سوال کیا

مُجھے تبھی اندازہ ہو گیا تھا جب اچانک وہ بوڑھا میری گاڑی کے آگے آکر گرا اور میں رحیم کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلا آغا جان کو افسوس تھا کے اُن کے ہوتے کسی نے وہ پیپرز چوڑی کر لیے

"بہت چالاک نکلا یہ سردار "ءعیشان نے سختی سے ہاتھ صوفے پر مارا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں ہے عیشان صبر سے کام لو اور سوچوں وہ پیپرز ہم سردار سے واپس کیسے لیں کورٹ سے ا ہفتے کا آرڈر ملا ہے اگر وقت پر پیپرز کورٹ میں جمع نہ کروائے تو کام بند ہو جائیگا"

جبران صاحب نے عیشان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"وہ ہرگز ایسا نہیں کریگا وہ کم ظرف ہے وہ آج بھی ماضی کو سامنے رکھ کر یہ حرکت کر رہا ہے"

"مگر آغا جان ہماری بدنامی ہو جائیگی ہم نے اُس اسکول کا خواب پورے گاؤں کو دیکھا دیا ہے اُن بچوں کی اُمید ہے یہ اسکول"عیشان آغا جان کے پاس آکر بیٹھا

"تُم وہ اسکول اپنا نام بنانے کے لیے بنوا رہے ہو" آغا جان نے حیرت سے دیکھا

"نہیں آغا جان وہ میرا خواب ہے میں نے اُس میں کبھی ملاوٹ نہیں کی لیکن مدنامی تو ہو گی نہ

"عیشان بدنامی کے ڈر سے کبھی ہمت مت ہارنا یہ مت سوچنا کے کوئی تمہیں زوال تک پہنچا دیگا ہرگز نہیں یہ تمام کام اللہ کے حوالے ہیں وہ چاہے تو عروج وہ چاہے تو زوال اگر تمہارا ارادہ نیک اور محنتہ ہے تو کوئی تمہیں غلط راستے پر نہیں لے کر جا سکتا اور رہی بات بدنامی کی تو وہ سردار ایسا کچھ نہیں کر سکتا اللہ ہمارا ضرور ساتھ دیگا تم بس توکل رکھو نہ اُمید مت ہو مایوسی کفر ہے اور میرا پوتا کفر نہیں کر سکتا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آپ صحیح کہہ رہے ہیں میں اپنا خواب اس طرح تو اُس سردار کے حوالے نہیں کرونگا"عیشان کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا

oooooooooo

اس وقت آپ یہاں کیا کر رہے ہیں عیشان، سب خیریت تو ہے "عشنا نے باغیچے میں عیشان کو ٹہلتے دیکھا

"نیند نہیں آرہی عشنا"اُس نے آسمان کی طرف دیکھتے کہا

"کیوں پریشان ہو رہے ہیں آپ، سب بہتر ہو گا آپکو پتہ ہے نہ آغا جان آپ کو کبھی ہارنے نہیں دینگے "

"جانتا ہوں مگر آغا جان اپنا وعدہ کبھی نہیں توڑتے اور ہمارے پاس صرف چار دن رہ گئے ہیں مُجھے سمجھ نہیں آرہی میں اُس کے گھر سے وہ پیپرز کیسے حاصل کروں"عیشان کے لہجے میں پریشانی کے سوا کچھ نہ تھا

"توکل رکھے اللہ پر وہ کبھی آپکو کسی کے سامنے شرمندہ نہیں کریگا فکر مت کرے" سو جائے وہ کہتے ہوئے پلٹنے لگی

Posted On Kitab Nagri

عشنا۔۔!!!

جی۔۔۔اُس نے پلٹ کر دیکھا

تم خوش ہو نہ اس نکاح سے ؟اُس نے نہ جانے وہ سوال اچانک کیوں کیا

وہ مسکرائی۔۔!

میں آپ سے اتنا کہوں گی عیشان "اس نکاح کے بعد میں خود کو بے حد خوش قسمت لڑکی سمجھتی ہوں اتنی کے ہر لڑکی مُجھے دیکھ کر رشک کرے "وہ کہتے اندر کی طرف چلی گئی

جب کے عیشان پیچھے کھڑا دل سے مسکرا رہا تھا

oooooooooo

آغا جان آج زمینوں پر گئے تھے ابھی وہ وہاں پہنچے ہی تھے کے سردار بخش آ پہنچا

"کیا بات ہے شاہ اکڑ کر چلنے والا شخص آج اتنا بے بس کیوں ہے"اُس نے آج پھر طنز کا تیر برسایا

"تمہاری بھول ہے بخش میں اتنا بھی کمزور نہیں کے تمہاری ایک کم ظرفی پر بے بس ہو جاؤں یا ٹوٹ کر بکھر جاؤں اور تمہارا یہ خواب خواب ہی رہ جائیگا کے تم اس گاؤں میں میرا سر جھکاؤ گے یہ لوگ تمہاری طرح کم ظرفی کا لبادہ اوڑھ کر نہیں بیٹھے اُن کی محبّت صاف اور پاک ہے"

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔۔وہ ہنسا!!

"شاہ تم کیوں نہیں سمجھتے میری زندگی کا مقصد صرف اتنا ہے کے میں اسی طرح تمہارا سر جھکاؤں اس گاؤں کے لوگوں کے سامنے جیسے تم نے کچھ سالوں پہلے میرا جھکایا تھا"

"تمہارا سر تو آج بھی جھکا ہے بخش تم ایک قاتل کے باپ ہو"

جن آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے طنز اور ہنسی تھی اب وہ سنجیدہ اور نفرت آموز ہو گئیں

"تمہیں کیا لگتا ہے میں صرف اس بات کا بدلہ لونگا، نہیں شاہ ہر گز نہیں، تم سے میرے اور بھی حساب ہیں شاہ آج موقع ملا ہے جانے نہیں دونگا" وہ کہتا جانے لگا تھا جب آغا جان نے پیچھے سے بلند آواز میں کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بخش۔۔!تم اپنا طریقہ آزماؤ مگر میں شاہ ہوں!شاہ درانی,جو مر تو جائیگا مگر وعدے سے پیچھے نہیں ہٹے گا شاہ نے ہمیشہ اللہ پر بھروسہ رکھا ہے تم لوگوں سے نہ تو وہ کبھی ڈرا ہے نہ کبھی ڈرے گا".....

"دیکھیں گیں شاہ،دیکھیں گیں"،بنا پلٹے کہتا وہ آگے بڑھ گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooooo

"پارس صرف ایک دن رہ گیا ہے کیا کریں کچھ سمجھ نہیں آرہا اگر پیپرز نہ ملے تو اسکول کا کام بند ہو جائیگا اور زمین گورنمنٹ کے پاس چلی جائیگی پھر آغا جان اور میرا گاؤں سے کیا گیا وعدہ ٹوٹ جائیگا" وہ تینوں باہر بیٹھے اُن پیپرز کا سوچ رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

"اب ایک ہی راستہ ہے" جنید نے کچھ سوچتے ہوئے بولا

کیا....

جنید نے گھیری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اُن دونوں کو دیکھا

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں جنید" عیشان نے اُس کے خیال کو پاگل پن کا نام دیا

"مگر اس میں کوئی برائی بھی تو نہیں"

پارس نے بھی سوچتے ہوئے جنید کا ساتھ دیا عیشان کا اُن دونوں کے خیال پر اپنا سر پیٹنے کا دل کر رہا تھا

کیا سوچ رہا ہے یار عیشان یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے کر گزرنے کا ہے"۔ اُسے چپ بیٹھا دیکھ پارس بولا

مگر یہ غلط ہے یار"۔۔۔۔

تمہارے پاس کوئی اور راستہ ہے تو بتاو" جنید اُسے گھورنے لگا

ہاں واقعی اُس کے پاس اس کے علاوہ کوئی حل ہر گز نہیں تھا

"مگر آغا جان کو پتہ لگا تو وہ جان نکال لینگے" عیشان نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ہم اپنے حق لینے کی بات کر رہے ہیں آغا جان بھلا اس بات پر ہمیں کیا کہیں گے تم بے وجہ گھبراؤ نہیں" پارس نے اُسے ٹوکا

Posted On Kitab Nagri

مگر۔۔۔

"تُم چپ کرو یار ایسا کرو تُم بیٹھو پارس اور میں جاتے ہیں"..ڈرپوک انسان

جنید کی بات پر عیشان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

اللہ خیر ہی کرے اب عیشان کے یوں پریشان ہونے پر وہ دونوں زور سے ہنسے سب خیر ہی ہو گا تُم بس

دیکھتے جاو۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔

مُجھے تُم پر ذرا برابر یقین نہیں"

کوئی بات نہیں مُجھے خود پر یقین ہے"۔جنید نے فخریہ کہا

جہنم میں جاؤ تُم"۔

سوچ لو ہم تینوں کا ٹھکانہ ایک ہی ہے وہاں بکنگ کروالی تو تمہاری جگہ وہاں بھی نہیں رہے گی"۔۔۔۔

عیشان نے اس بات پر ایک گھونسا تو جنید کو پیش کر ہی دیا۔۔۔۔

oooooooooo

"زاور کہا جا رہے ہو"

Posted On Kitab Nagri

عمران صاحب کی نیوز پیپر پڑھتے ہوئے نظر باہر جاتے زاور پر پڑی

باہر "اُس نے بنا دیکھے جواب دیا تلخ لہجے میں

"مُجھے بات کرنی ہے تم سے اگر آپ کے پاس کچھ وقت ہے تو اپنے اس باپ کو دینا پسند کرے گیں"

اُنھوں نے دانت پیستے ہوئے کہا

بولیں"

اب تمہاری پڑھائی مکمل ہو گئی ہے تو میں چاہتا ہوں تم اب میرے ساتھ میرا آفس سنبھالو ابھی اُنھوں نے اپنی بات مکمل نہیں کی جب زاور نے اُنھیں ٹوکا

"وہ آپکا آفس ہے آپ کا کام ہے اور آپ کی کوئی چیز میری نہیں ہے تو مہربانی ہو گی آئندہ مُجھے اس بارے میں مت بولیے گا"۔۔۔۔وہ کہتا جانے لگا عمران صاحب غصے میں اٹھے

"تمہیں میرا وعدہ تو یاد ہو گا زاور یا وہ بھی بھول گئے"

"۔میں آپ کے کسی بھی وعدے کو پورا کرنے کا پابند نہیں ہوں عمران صاحب بھول جائے آپ اپنے وعدے کو"۔وہ کہتا باہر نکل گیا

آخر اس لڑکے کے ساتھ مسئلہ کیا ہے وہ پھر چیخے

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

رات کے ابجے وہ تینوں سردار بخش کے گھر کے پچھلی طرف موجود تھے

" یہاں تو کانٹے والی جال ہے ہم اندر کیسے جائے گے "پارس نے اُس دیوار پر بنی جال کو دیکھا جہاں نوکیلے کانٹے تھے جو یقیناً چورور سے حفاظت کے لیے لگائے گئے تھے

"۔میں ہوں نہ ٹینشن کس بات کی "۔اُس نے دانت نکالے جنید نے کہتے ہوئے اپنے بیگ سے دستانے نکالے

"۔ یہ پہنو یہ ہارڈ ہیں اس سے تمہیں وہ کانٹے نہیں چبے گئیں۔۔""

اس سے ہاتھوں پر کانٹے نہیں چبے گیں لیکن میں اُس طرف کیسے جاؤنگا"۔اُس نے گھور کر جنید کو دیکھا ہاں تو اچانک چھلانگ لگانا کچھ نہیں ہو گا اب جلدی اس سیھڑی پر چڑھو اس سے پہلے کوئی آنہ جائے" عیشان جلدی جلدی بول رہا تھا اُس سے ڈر تھا کے کوئی دیکھ لیگا

جلدی چڑھو پارس کیا کر رہے ہو" جنید نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا

"تم تو ایسے بول رہے ہو جیسے قطر میں، میں چوری کرتا پھرتا ہوں"

کیوں قطر میں چوری نہیں ہوتی" جنید نے حیرت سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ہوتی ہے مگر خوش قسمتی سے میں نہیں کرتا نہ اس لیے مُجھے اندازہ نہیں ہے کے چور اندر کیسے جاتے ہیں "اُس نے دانت پیسے

اگر تم دونوں کی باتیں ختم ہو گئی تو ہم چوری کر لیں ؟عیشان نے دونوں کو ڈانٹا

ہم چوری کرنے تو نہیں آئے اپنا حق لینے آئے ہیں "جنید نے پھر حیرت سے دیکھا

پارس تم تو چڑھو یار اس کی بکواس تو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی "وہ اُسے چڑھانے لگا

اُس نے ایک ہاتھ آہستہ سے اُس جال پر رکھا دونوں ہاتھ اُس پر رکھ کر پارس نے نیچے چھلانگ لگائی

"اس دروازے پر تو تالا ہے اگر یہ کھولنے لگے تو دیر ہو جائے گی اور شور بھی ہو گا "پارس نے سرگوشی کی

"اب کیا کرے "عیشان نے پریشانی میں کہا

"تم فکر مت کرو تم لوگ دوسرے دروازے تک آؤ میں کچھ کرتا ہوں"

پارس دبے پاؤں حویلی کی پچھلی گلی جو کے تنگ تھی اور وہاں کسی کا آنا جانا نہیں ہوا کرتا تھا وہاں سے ہوتا وہ دوسرے دروازے تک آیا اُس کی نظر دروازے پر بیٹھے گارڈ پر پڑی جو نیند کی کیفیت میں کرسی پر جھول رہا تھا یہ دیکھ کر اُسے گھبراہٹ ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"اب اسے یہاں سے کیسے اٹھاؤں عجیب مصیبت میں پھس گیا ہوں" وہ بڑبڑایا

موبائل پر عیشان کا میسج آیا "جلدی کرو پارس"

"ایک تو ان دونوں کو سکون نہیں ہے خود تو باہر کھڑے ہیں مُجھے مرنے کے لیے اندر بھیج دیا"

پارس کی نظر سامنے چھوٹے پتھروں پر پڑی اُس نے وہ پتھر اٹھا کر اُس گارڈ کے سر پر مارا

"کون ہے، کون ہے یہاں" گارڈ ہڑبڑا کر اٹھا

پارس نے ہاتھ میں رکھے دوسرے پتھر کو باغ کی پچھلی طرف پھینکا یہ سب اُس نے تب کیا جب گارڈ آگے کی طرف بڑھ چکا تھا گارڈ حویلی کے پچھلی طرف کو بھاگا اُس کے جاتے ہوئے پارس نے بھاگ کر دروازہ کھولا

"آؤ جلدی اس طرف" اُن دونوں کو ساتھ لیے وہ اندر کی طرف گیا

کون ہے یہاں کس نے پتھر پھینکا"۔ گارڈ آہستہ قدم بڑھاتا ادھر اُدھر دیکھتا آگے کو بڑھ رہا تھا

میاؤں۔۔۔۔۔۔

"تو توں تھی موئی میری نیند کا ستیاناس کر دیا"۔۔۔ گارڈ بلی کو گھورتا وہاں سے چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں حویلی کے اندر موجود تھے حویلی میں اس وقت اندھیرا تھا کہیں بھی کوئی لائٹ جلی ہوئی نہ تھی

اُن لوگوں کو پرائیویٹ روم میں جانا تھا جہاں سردار اپنی تمام فائلز رکھتا تھا

عیشان کو یاد تھا کے اُس دِن سردار اسی کمرے سے باہر نکلا تھا جو سیڑھیوں سے اوپر جا کر دائیں جانب تھا

"سنو وہ کمرہ اس جانب ہے" اُس نے دائیں جانب اشارہ کیا

"یہاں اندھیرا ہے اس لیے ہمیں خیال سے جانا ہو گا مگر خیال رکھنا کسی چیز کی آواز نہ ہو"

وہ آگے بڑھنے لگیں چلتے چلتے جنید کا ہاتھ سیڑھیوں کے پاس رکھے واس سے ٹکرایا اور وہ زمین پر جا گرا

مگر وہ لوہے کا ہونے کی وجہ سے ٹوٹا نہیں

کون ہے یہاں سردار کا ایک آدمی آواز کی وجہ سے بھاگتے ہوئے اندر آیا

وہ تینوں سیڑھیوں کے پاس رکھے صوفے کے پیچھے چُھپ گئے عیشان کو اب گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ

آدمی اُس طرف قدم بڑھا رہا تھا

اب تو گئے"۔۔۔۔ جنید سرگوشی نما آواز میں بولا

میاؤں۔۔۔۔۔۔ وہاں سے گزرتی بلی پر اُس آدمی کی نظر پڑی اور وہ وہی رک گیا

Posted On Kitab Nagri

کیا یار بلی تھی بھلا حویلی میں آنے کی جرات کون کر سکتا ہے"۔۔۔وہ کہتا اُس واس کو اپنی جگہ پر رکھتا باہر کی جانب بڑھ گیا

اُن تینوں کی سانس جو کب سے اٹکی ہوئی تھی بحال ہوئی پارس اور عیشان نے جنید کو خونخوار نظروں سے گھورا

کیا۔۔۔میں نے جان بوجھ کے تو نہیں کیا اندھیرا ہے"۔۔۔اُس نے دنیا جہاں کی تمام معصومیت اپنے چہرے پر سجائی

"چشمہ لگاؤ آنکھوں پر بھی اور عقل پر بھی"عیشان نے بھی ایک گھونسا پھر پیش کیا لیکن تھوڑے ہلکے ہاتھ سے

"شکریہ بلی ایسے ہی ہمارا ساتھ دیتی رہنا"جنید نے بلی کو ایک آنکھ دبا کر کہا

وہ سب اب سیڑھیوں کو پار کرتے اوپر موجود تھے اُنھیں سامنے وہ کمرہ نظر آیا

"ابے یار یہ کمرہ تو لوک ہے"۔۔جنید نے اپنے سر کو کھجایا

"اب اسے کیسے کھولیں یار پارس"

Posted On Kitab Nagri

اس بڈھے کو بھی سکون نہیں انسان مہمانوں کے لیے دروازہ تو کھولے رکھتا ہے"۔۔ جنید نے تالے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

رُکو میں دیکھتا ہوں شاید کھڑکی کھلی ہو"۔عیشان نے بائیں جانب بنی کھڑکی کو ہاتھ لگایا وہ آرام سے کھلتی چلی گئی

کھل گئی"۔۔۔۔وہ کھڑکی سے اندر گیا اور جاتے ہی دروازے کا لوک کھول دیا

جتنا جلدی ہو وہ فائل ڈھونڈو"۔۔۔۔نیلے رنگ کی فائل ہے عیشان کہتا ڈھونڈھنے لگا

اُنھوں نے کمرے کی ہر چیز کو چھانا مگر وہ فائل اُنھیں کہیں نظر نہ آئی

"جنید عیشان کوئی آرہا ہے" اس طرف پارس نے کسی کے قدموں کی چاپ سنی

"اب کیا کرے" جنید نے گھبراتے ہوئے کہا

سردار اسی کمرے میں آرہا تھا اُس کے ہر قدم سے اُن تینوں کی سانسیں رک رہی تھیں

سردار ابھی دروازہ کھولنے ہی لگا جب کسی نے پیچھے سے بولا

سردار جی۔۔۔۔۔

"ہاں بولو منیر کام ہو گیا"

Posted On Kitab Nagri

"جی سردار جی کام ہو گیا اور وہ فائل میں نے آپ کے پرائیویٹ روم کے لوکر میں رکھ دی ہے"

"بہترین منیر بہترین"

سردار ہنسا

اب میں بتاؤنگا اُس شاہ کو کے ناکامی کیا ہوتی ہے

سردار کے قہقے پر منیر کے بھی دانت نکلے

"سردار جی چھوٹے صاحب کا پیغام ہے اُنھیں آپ سے بات کرنی ہے" منیر نے سر جھکا کر کہا

اچھا ٹھیک ہے چلو، سردار دروازے پر ایک نظر ڈالتے وہاں سے آگے بڑھ گیا

اش_ش_ش تینوں نے ایک ساتھ کیا

شکر بلا ٹلی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جنید نے لمبا سانس لیا

"وہ کسی لوکر کی بات کر رہا تھا مگر ہم نے تو ہر جگہ دیکھی ہے ہمیں یہاں کوئی لوکر نظر نہیں آیا" پارس نے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

ایک چیز نہیں دیکھی عیشان کی نظر سامنے شیلف پر رکھی کتابوں پر پڑی اُن کے پیچھے وہ لاکر نظر آیا

عیشان نے فوراً سے کتابوں کو ہٹایا

کتابوں کے ہٹاتے ہی سامنے لوہے سے بنا ایک مضبوط لاکر تھا

"لیکن یہاں پاسورڈ ہے ضرور سردار کے علاوہ اس کا علم اُس کے خاص آدمی منیر کو ہو گا"

مگر ہم اسے کیسے کھولیں گے عیشان، جنید نے سوال کیا

اگر اس میں سائرن ہوا تو ہم پھس سکتے ہیں پارس نے اُسے محتاط کیا

"اس کا پاسورڈ کیا ہو سکتا ہے" جنید نے پھر سوال کیا

سردار کو اپنے نام سے عزیز کچھ نہیں

"کیا یہ لازمی ہے کے اُس نے اپنا نام ہی ڈالا ہو گا" پارس نے سوال کیا

یقیناً یہ دیکھو یہاں پانچ لفظ کا پاسورڈ ہے

یعنی(BAKSH)

"مگر یہ غلط ہوا تو سائرن بجنے لگے گا" جنید نے پھر یاد دلایا

"ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے" عیشان نے لوکر دیکھتے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عیشان نے B پر اپنی انگلی رکھی

"سوچ لو عیشان"۔۔ جنید کی آواز آئی

"تُم نے ہی تو صبح کہا تھا جنید سوچنا نہیں کرنا ہے اب مُجھے وہ فائل چاہیے ہر قیمت پر" اُس نے کہتے A پر انگلی رکھی

"غلط ہوا تو پکڑے جائینگے" اس بار پارس نے اُسے کہا

"پیچھے نہیں ہٹ سکتا مُجھے وہ زمین چاہیے ہر حال میں" K۔۔۔۔

"سردار چوری کا الزام لگا دے گا عیشان اور پھر بدنامی ہو گی گاؤں میں" جنید نے گھبراتے ہوئے کہا

"چوری کرتا تو ڈرتا میں حق لینے آیا ہوں یہ بھی تُم نے ہی تو کہا تھا" اُس نے S پر انگلی رکھی

سب کچھ میں ہی کیوں کہا تھا"۔ جنید خود سے بڑبڑاتے ہوئے لعنت بھیجی خود پر

عیشان۔۔۔

جنید ابھی اُس کا نام لے رہا تھا عیشان نے اُسے چپ رہنے کا اشارہ کیا

اور آخر میں دھڑکتے دل کے ساتھ H۔۔۔ کو دبا دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایک آواز کے ساتھ لاکر کھل گیا تینوں نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ لمبا سانس لیا جو کب سے اُن کے حلق میں اٹکا تھا عیشان نے وہ فائل اٹھائی

"اب میں بتاؤں گا سردار ناکامی کیا ہوتی ہے" عیشان نے غصے میں کہا

وہ فائل لے کر باہر آئے جنید نے پہلے پوری جگہ کا معینہ کیا کسی کے نظر نہ آنے پر وہ سب بھاگتے ہوئے نیچے آئے گارڈ اب دروازے پر موجود نہیں تھا ادر گرد سردار کا کوئی آدمی وہاں نہیں تھا رات گھیری ہو چکی تھی

وہ دبے پاؤں دروازے تک آئے اور پارس نے ایک جھٹکے میں دروازہ کھولا وہ تینوں حویلی سے باہر آ چکے تھے

کچھ ہی دیر میں وہاں گارڈ بھی آگیا

یہ دروازہ کس نے کھولا ہے"۔۔۔۔ گارڈ ابھی باتھرُوم سے ہو کر باہر دروازے پر آیا تھا

یہ شیدا ابھی نہ ضرور نشا کرنے گیا ہو گا باہر اب دیکھتا ہوں تو کیسے اندر آتا ہے"۔۔ گارڈ دروازہ بند کرتے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا

وہ تینوں اب حویلی سے کافی دور جا چُکے تھے

Posted On Kitab Nagri

"ہم نے کر دیکھایا وہ تینوں اب گاڑی میں موجود تھے جو اُنھوں نے حویلی سے فاصلے پر کھڑی کی تھی

"یہ اتنا مشکل نہیں تھا جنید نے اتراتے ہوئے کہا"

"یہ اتنا آسان بھی نہیں تھا پارس نے ہنستے ہوئے جواب دیا، ویسے تُم دونوں سے اللہ پوچھے قطر سے میں تم لوگوں کو ملنے آیا اور تم لوگوں نے مجھ سے چوری کروائی"

"ویلکم ٹو پاکستان پارس میاں۔۔۔ یہاں اپنے حق کو چوری کرنا پڑتا ہے"

مُجھے بلکل ڈر نہیں لگا جنید نے اتراتے ہوئے کہا

ہاں تُجھے واقعی ڈر نہیں لگا۔۔ پارس نے ہنسی دباتے ہوئے کہا

عیشان نے قہقہ لگایا وہ لوگ اب شاہی حویلی کی طرف واپس جا رہے تھے

ooooooooo

صبح سب لوگ اسکول کی زمین پر موجود تھے وکیل بھی وہاں پہنچ چکا تھا سردار چہرے پر جاہلانہ مسکراہٹ لیے آغا جان کو دیکھ رہا تھا

شاہ صاحب کاغذات کا کیا ہوا"۔۔ وکیل نے بات شروع کی

وکیل کے پوچھنے پر سردار اپنی کرسی سے اٹھا

Posted On Kitab Nagri

وکیل۔۔"ان سے کیا پوچھتے ہو غیر قانونی زمینوں کے بھی بھلا کوئی کاغذات ہوتے ہیں"

آغا جان خاموشی سے سردار کی بات سن رہے تھے

"غیر قانونی زمینوں کے نہیں ہوتے ہوں گیں سردار مگر اس زمین کے کاغذات یہاں ہیں"۔۔۔۔

سامنے سے آتے عیشان نے ہاتھوں میں پکڑے پیپرز کو ہوا میں لہرا کر بلند آواز میں کہا

"۔۔سردار تمہیں کیا لگا کے تم آغا جان کو اتنی آسانی سے ہرا دو گے تو یہ تمہاری بھول ہے شاہ حویلی کا کوئی فرد نہ تو اپنے وعدے سے پیچھے ہٹا ہے نہیں ہٹے گا"۔۔

"یہ کاغذات اس زمین کے نہیں ہو سکتے یہ نقلی ہیں" سردار پھٹی آنکھوں سے لڑکھڑاتی ہوی آواز میں بولا

"کیوں نہیں ہو سکتے۔۔"عیشان نے سینے پر ہاتھ باندھ کر سخت نگاہوں سے اُسے دیکھا

آغا جان خوشی اور حیرت کے ملی جلی تصورات سے کبھی اُن کاغذات کو دیکھتے جو اس وقت وکیل کے ہاتھ میں تھے تو کبھی اپنے پوتے کو جو اُن کی عزت کی خاطر سردار سے لڑ رہا تھا

"یہ کاغذات بلکل اصلی ہیں" وکیل نے کاغذات کو دیکھتے ہوئے ہیں

Posted On Kitab Nagri

معزرت شاہ صاحب ہم نے آپ کو تنگ کیا اگر آپ یہ پیپرز پہلے دیکھا دیتے تو بات یہاں تک نہ آتی اور سردار صاحب میں اُمید کرتا ہوں آئندہ آپ پورے ثبوت کے ساتھ کسی پر الزام لگائے گیں وکیل کہتا وہاں سے چلا گیا

سردار اپنے ہوش کھو بیٹھا تھا وہ وہی کرسی پر بیٹھ گیا اُس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا یہ سب ہوا کیسے

"کہا تھا نہ سردار عزت دینے والی ذات میرے اللہ کی ہے تم جیسے لوگ میری بدنامی یا شہرت کا فیصلہ نہیں کرے گے مُجھے فخر ہے اپنے پوتے پر یہ اسکول ایک دن ضرور بنے گا آغا جان سردار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولیں

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

دیکھ لونگا تمہیں شاہ ایک ایک چیز کا حساب لونگا میں تم سے "۔۔۔۔وہ چیخا

آواز نیچی کر کے بات کرو یہ تمہاری حویلی نہیں ہے سردار یہ میری زمین ہے جہاں تم اس طرح سے چیخ رہے ہو چلے جاؤ یہاں سے "۔۔۔ آغا جان نے بلند آواز میں کہا

ابھی جا رہا ہوں مگر یاد رکھنا شاہ جب تک تُم سے میں اپنی بدنامی کا بدلہ نہیں لونگا تب تک سکون سے نہیں بیٹھو گا "۔۔۔۔ سردار آنکھوں میں ایک اور نفرت لیے کھڑا تھا

شکر کرے کے میری تربیت آغا جان نے کی ہی ورنہ آج آپ یہاں ایسے نہ کھڑے ہوتے "۔۔۔

عیشان کی آنکھوں میں نفرت تھی اب

دیکھ لونگا تم سب کو۔۔ سردار دونوں کو آنکھیں دیکھائے وہاں سے پلٹ گیا

Posted On Kitab Nagri

چلو عیشان۔۔

"آغا جان آپ چلیں میں کچھ کام نپٹا کر آتا ہوں"

"جلدی آنا میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا"

جی آغا جان عیشان نے سر جھکا کر کہا آغا جان وہاں سے جا چُکے تھے عیشان اسکول کا کام دوبارہ شروع کروانے لگا مزدور بھی اب اس بات سے خوش تھے جو عیشان نے سردار کے غرور کو دی تھی۔۔۔۔

oooooooooo

"آغا جان کیا ہوا اُس زمین کا" آغا جان کے گھر آتے ہی اسد شاہ نے سوال کیا

وہ زمین ہمیں واپس مل گئی اسد عیشان نے اپنا وعدہ پورا کیا اُس نے اپنے آغا جان کا سر نیچے نہیں ہونے دیا"۔۔ آغا جان کی آواز میں خوشی تھی فخر تھا غرور تھا

مگر آغا جان وہ پیپرز"۔۔اس بار زوہیب شاہ نے حیرت سے سوال کیا

یہ تو میں نہیں جانتا زوہیب کے عیشان وہ پیپرز کہاں سے لایا ہے میں بس اتنا جانتا ہوں کے عیشان نے یہ بات ثابت کی ہے کہ وہ شاہ کا پوتا ہے جو ہارتا نہیں اللہ پر بھروسہ رکھ کر آخری وقت تک لڑتا ہے

Posted On Kitab Nagri

شاہی ولا میں ایک بار پھر خوشی پھیل گئی اب سب کو عیشان کا انتظار تھا وہی بتا سکتا تھا کہ کاغذات کہاں سے آئے

اچھا میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں عیشان آئے تو اُسے میرے کمرے میں بھیج دینا۔۔ آغا جان کہتے وہاں سے چلے گئے

سب لوگ اس جیت سے خوش تھے مگر دو لوگ ایسے تھے جو اب مکمل جل چُکے تھے

oooooooooo

سردار اس وقت شدید غصے میں سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے پرائیویٹ روم میں آیا اُس نے ایک جھٹکے میں وہ دروازہ کھولا

سردار کی غصے سے آگ برساتی آنکھیں حیرت کی وجہ سے پوری کھل چُکی تھی

منیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سردار پوری شدت سے چیخ رہا تھا

"جی صاحب جی" منیر سر جھکائے حاضر ہوا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"پیپرز کہاہیں منیر" اس بار اُس نے بغیر چلائے کہا

"و۔۔و۔۔و۔۔وہ آپ کے لاکر میں ہیں"

منیر اب سردار کے ڈر سے کانپ رہا تھا

سردار نے اُسے گریبان سے پکڑا اور لوکر کے سامنے کیا

"کہاہیں وہ پیپرز"۔۔۔۔۔اُس کی آواز سے منیر کے جسم سے مانو جان چلی گئی ہو

"م۔م۔م۔م۔۔۔۔میں۔۔۔ن۔ن۔۔ نہیں ج۔جانتا ص۔صا۔صاحب۔۔ یہ ک۔ک۔کیسے۔۔ ہوا"

منیر خوف کی شدّت سے کانپ رہا تھا

"ایک لڑکا یہاں سے پیپرز لے کر بھاگ گیا اور تم کہتے ہو تمہیں علم نہیں مُجھے بیوقوف سمجھا ہے"

سردار نے منیر کو بالوں سے پکڑ کر زمین پر پٹخا

"صاحب میں واقعی نہیں جانتا میرا یقین کریں" منیر ایک دم اُس کے پاؤں سے لگا

سردار کی آنکھوں میں ایک وحشت تھی ایک نفرت تھی جو اب مزید بڑھ چکی تھی

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا شاہ تمہیں اس ہار کو بھگتنا پڑے گا"

Posted On Kitab Nagri

پاؤں کی ٹھوکر سے سردار نے منیر کو دور کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا

منیر جانتا تھا کے اب کچھ بُرا ہونے والا ہے بہت بُرا

oooooooooo

"آنے دو اس عیشان کے بچے کو آئیڈیا میرا تھا ساتھ ہم نے دیا اور کریڈٹ سارا وہ لے گیا۔۔"

جنید عیشان کی تعریف میں مکمل چر چکا تھا مگر پارس چپ تھا وہ اس بات سے واقف تھا کہ جنید کا یہ غصّہ صرف وقتی ہے بلکہ وہ تو خود چاہتا تھا کے عیشان کامیاب ہو یہی تو خاصیت تھی شاہ ولا کے لوگوں کی کے وہ ایک دوسرے کا ساتھ ہمیشہ دیتے تھے

"آپ دونوں کس کریڈٹ کی بات کر رہے ہو" زرنش اور عشنا اُن دونوں کی بات سنتے ہوئے اُن کی پاس آئی

"کچھ نہیں زرنش یہ تو پاگل ہے پتہ نہیں کیا کیا بولتا ہے تم چھوڑو اُسے۔۔" پارس نے ہڑبڑا کر بات بدلی

"ایسے کیسے پارس ان کو بھی تو پتا چلے سب عشنا زرنش بیٹھو تم دونوں یہاں میں بتاتا ہوں تم لوگوں کو"

"جنید میرے پیارے بھائی چپ بلکل چپ ہو جا" پارس نے دانت پیستے ہوئے ہلکی آواز میں کہا

بتاؤ جنید کیا بات ہے عشنا اور زرنش وہی کرسیوں پر بیٹھ گئیں

Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں کو پتا ہے وہ پیپرز کیسے آئے" جنید نے آنکھیں چھوٹی کی اور یہ کرتے ہوئے وہ آگ لگانے والی عورت لگ تھے تھا جو گھروں میں پھوٹ ڈلوانے سے باز نہیں آتیں

"جنید انہیں کیا پتا اور تمہیں بھی نہیں معلوم کے عیشان وہ پیپرز کہاں سے لایا مینا جنید یہ تو معجزہ ہے پتا نہیں وہ پیپرز لایا یا تو لایا کہاں سے"۔۔۔۔۔۔۔پارس نے دانت پر دانت جمائے

" آپ چپ کرے پارس، بتاؤ جنید تُم۔۔۔ کہاں سے آئے وہ پیپرز" زرنش نے پارس کو آنکھیں دیکھائیں

"وہ پیپرز ہم تینوں نے مل کر سردار کے گھر سے چوری کیے تھے"۔۔ جنید نے آخر بتا ہی دیا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن دونوں کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی

جی۔۔۔۔۔۔

جنید نے بھی انہیں کے انداز میں کہا

"آپ لوگوں نے چوری کی ہے" اُن دونوں کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا

"ہاں تو اس میں کون سی بڑی بات ہو گئی" (جنید نے خود کو محفوظ کیا)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"پارس آپ بھی شامل تھے ان سب میں" (زرنش کو ہر گز یقین نہیں ہو رہا تھا)

"ارے نہیں تم ایسا کیسے سوچ سکتی ہو کے میں چوری کروں گا ہر گز نہیں یار اور ویسے بھی ہم اپنا حق لینے گئے تھے اسے چوری تو نہیں کہتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بولتے ہوئے رکا ہاں وہ بول گیا سب۔۔۔

اُس نے آنکھیں نیچے کر کے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر آنکھیں اٹھائیں اور زرنش کی نظریں خود پر پائیں

میں نے واقعی چوری نہیں کی یار تُم دونوں یقین کرو میرا

"ہاں ہاں اس نے زیادہ کچھ نہیں کیا بس دیوار پھلانگ کر ہمارے لیے دروازہ کھولا وہ بھی گارڈ کو گمراہ کر کے باقی کام تو ہم نے کیا،" جنید اپنی ہنسی کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا

ہاں ہاں اگر میں دروازہ نہ کھولتا تو تُم لوگوں سے کچھ نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات کرتے کرتے پھر رکا۔۔ زرنش کی حیران کن نظر دیکھ کر اُس نے اپنی توجہ کسی اور طرف کی وہ جانتا تھا کچھ دیر پہلے کی اُس کی صفائی سب دھری کی دھری رہ گئی ہے

"اچھا نہ یہ بھی تو دیکھو آغا جان کتنے خوش ہیں اب تم دونوں ہمیں ایسے نہ گھورو" جنید نے اُن کی نظروں سے بچتے ہوئے کہا

"چلو پارس ہمیں باہر جانا ہو گا وہ تمہیں کام تھا نہ اٹھو"

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اب اپنی جان بچا کر وہاں سے نکلنے لگے

وہ دونوں اب بھی چھوٹی آنکھیں کیے اُن کی پست کو دیکھ رہی تھیں

ویسے کتنا مزا آیا ہو گا نہ زرنش ایک دم سے چلائی

جنید واپس مڑا "ایسا ویسا کیا بتاؤں کیا کیا نہیں ہوا وہاں"

بتاؤ بتاؤ زرنش سیدھی ہو کر بیٹھی پھر جنید نے رات کا تمام قصہ اُن دونوں کی سماعت تک پہنچایا

چلو عشنا آغا جان کو بتانے

کیا۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ چیخے

یہ چوری کا قصہ اُن کی سماعت تک بھی تو پہنچانا چاہیے نہ کیا کارنامہ کر آئیں ہیں اُن کے پوتے

"مگر یہ غلط ہے یہ چیٹنگ ہے زرنش "جنید نے معصومیت سے کہا

اچھا پھر ایسا کرو ہمیں رات کا کھانا کھلاو تا کہ یہ بات ہمیں ہضم ہو وہ زرنش ہی کیا جو موقع سے فائدہ نہ اٹھائے

جنید اور پارس نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اُن دونوں کو جو دانت نکالے کھڑی تھی

منظور "۔۔۔پارس نے فوراً حامی بھری

Posted On Kitab Nagri

oooooooooo

جی آغا جان آپ نے بلایا عیشان آغا جان کے کمرے میں موجود تھا

ہاں۔۔۔۔بیٹے میں یہ نہیں پچھو گا کے وہ پیپرز کہاں سے آئے مُجھے یقین ہے تم نے جو کیا ہو گا سوچ سمجھ کے کیا ہو گا مگر مجھے فخر ہے تم پر جس طرح تُم سردار سے لڑے" آغا جان نے اُس کے کندھوں کو تھپتھپایا

"مگر آغا جان وہ آپ سے کس بات کا بدلہ لینا چاہتا ہے"

"اُسے اس گاؤں پر قبضہ کرنا تھا جو میں نے ہونے نہیں دیا اب اُس بات کا بدلہ لینا چاہتا ہے وہ کم ظرف "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر آپ نے اُس کے بیٹے کو قاتل کہا اُنھوں نے کس کا قتل کیا تھا" پارس نے ایک اور سوال کیا

وقت آتے یہ بھی پتا چل جائیگا تمہیں، بچے ابھی تُم اُس اسکول کی تعمیر پر توجہ دو" اُنھوں نے مسکراتے ہوئے عیشان کو دیکھ

Posted On Kitab Nagri

جی ضرور آغا جان

ہم کل بہاول پور کے لیے نکلے گئے تُم چلو گے ساتھ

نہیں آغا جان میں اسکول کا کام مکمل کرونگا اب میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا مُجھے سردار پر ہر گز بھروسہ نہیں وہ میرے پیچھے رحیم اور مزدوروں کو بہت تنگ کرے گا عیشان نے پریشانی سے کہا مُجھے فخر ہے تُم پر میرے بچے چلو تمہیں جو مناسب لگے۔۔۔

oooooooooo

سب لوگ آج بہاولپور جانے کی تیاری کر رہے تھے زرنش نے اُس شال کو آج پھر اٹھایا تھا وہ اس قدر خوبصورت تھی کے زرنش اُسے سنبھال کے رکھتی مگر اُسے یہ کس نے دی وہ نہیں جانتی تھی اُس نے پھر وہ کارڈ اٹھایا جس پر مارخور بنا تھا وہ اُسے کسی ٹیٹو کی طرح لگتا تھا ویسے ہی ٹیٹو جو ریسٹورینٹ میں اُس آدمی کے بازو پر تھا

تم یہاں بیٹھی ہو زرنش چلو اٹھو سب لوگ نیچے گاڑیوں میں انتظار کر رہے ہیں"۔۔عشنا کی آواز پر اُس نے کارڈ فوراً چھپا دیا

ہاں چلو میں تیار ہوں"۔۔عشنا کے پیچھے وہ بھی چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

بہاولپور آتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے زرنش کے کمرے میں قدم رکھتے ہی اُسے بیڈ پر وہی کارڈ نظر آیا اُس نے فوراً اُس کارڈ کو اٹھایا

یہ آخر ہے کون کیوں میرا پیچھا کر رہا ہے"۔۔زرنش کا خوف ڈر اب مزید بڑھ گیا

کس کو بتاؤں آخر۔۔۔بھائی کو نہیں نہیں عیشان بھائی کو نہیں بتا سکتی وہ تو اس انسان کی جان لے لینگے مگر کیا کروں میں "زرنش گھبرا رہی تھی

وہ کارڈ کو بار بار دیکھ رہی تھی جیسے اُس کے دیکھنے سے اُسے اُس کارڈ پر اُس آدمی کا عکس نظر آجائے گا گھبراہٹ کی وجہ سے اس سردی میں بھی اُسے پسینہ آرہا تھا اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے

" آپی آپ کو نیچے چاچو بولا رہے ہیں طلحہ نے اُسے اس سوچ سے باہر نکالا وہ خود کو ٹھیک کرتی نیچے کی طرف بڑھ گی وہ اس طرح کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

KitabNagri
www.kitabnagri.com

"جی بابا آپ نے بلایا"

ہاں گڑیا مُجھے تمہیں بتانا تھا تمہارا یونیورسٹی میں ایڈمشن ہو گیا ہے تو میں چاہتا ہوں تم یونیورسٹی کے ساتھ ہسپتال بھی جوائن کر لو وہاں ڈاکٹر مریم ہیں جو بہترین(gynecologist)ہیں وہ تمہاری بہت

Posted On Kitab Nagri

مدد کریں گیں میں نے اُن سے اس بارے میں بات کی ہے وہ بہت خوش ہیں تمہاری مدد کرنے کے لیے

"بابا اتنی جلدی بھی کیا ہے میں ابھی یونیورسٹی تو جاؤں نہ پھر سوچو گی اس بارے میں آپ فکر مت کرے میں بہت اچھی ڈاکٹر ثابت ہو نگی"

"مُجھے تُم پر پورا یقین ہے میرے بچے اگر تُم کچھ وقت لینا چاہتی ہو تو مجھے کوئی عتراض نہیں" اسد شاہ نے اُس کے سر پر محبّت بھرا ہاتھ رکھا زرنش خود کو خوش نصیب سمجھتی تھی اس کے پاس محبّت کرنے والے رشتے تھے اور جہاں محبت ہو وہاں کسی چیز کی گنجائش کہاں رہتی ہے

لیکن اُس کے دل کا خوف وہ چاہ کر بھی کسی کو بتا نہیں سکتی تھی

یہی تو برائی ہے ہم مشرقی لڑکیوں کی ہم ہر چیز سے گھبرا جاتی ہیں رونے لگتی ہیں اپنی نیندوں کو خود پر حرام کر دیتی ہیں یہ سب ہم کسی کو بتاتی نہیں اور خود تک محدود رکھتی ہیں اس لیے کے کوئی ہمیں غلط نہ سمجھے اور جب پانی سر سے اوپر چلا جائے تو ہم روتی ہیں اپنی قسمت کو کوستی ہیں آخر ہم مشرقی لڑکیاں ٹھیک فیصلہ کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔؟

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ کار کو فل سپیڈ کے ساتھ روڈ پر ڈورا رہا تھا موسیٰ اُس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا اُس کی اس حرکت کو سکون سے دیکھ رہا تھا اُس پر اب تیز ڈرائیونگ اثر نہیں کرتی تھی

"کیا ہوا ہے پارس اس طرح سے کیوں غصے میں ہو سب ٹھیک ہے نہ"

صرف موسیٰ تھا جو اُس سے اس طرح کا سوال کر سکتا تھا ورنہ کسی کو اس نے اجازت نہ دی تھی کے وہ اُس سے سوال کریں

زاور نے ایک جھٹکے سے گاڑی کو روکا اُس کی آنکھوں میں بے چینی تھی

وہ عجیب کیفیت خود پر طاری کر چکا تھا

"میرے باپ کو میری زندگی سے کوئی غرض نہیں موسیٰ اُنھیں اس اُس وعدے کی پڑی ہے جو برسوں پہلے اُنھوں نے اپنے بھائی سے کیا تھا چاہتے کیا ہیں وہ آخر میری زندگی کو ایک بار برباد کر کے اُنھیں سکون نہیں ملا"

"زاور میں نہیں جانتا کے توں یہ سب کیوں کر رہا ہے یہ بھی تو سوچ کیا پتہ انکل کا فیصلہ تیرے لیے بہتر ہو اور رہی بات زندگی برباد کرنے کی تو اُنھوں نے کچھ نہیں کیا تھا وہ سب تیرا قصور تھا اور اس بات کو توں بھی بخوبی جانتا ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ ابھی اپنی بات کر ہے رہا تھا جب پارس نے اُسے قہر آلود نظروں سے دیکھا

"موسیٰ توں میر ادوست ہے عمران صاحب کا نہیں"

"تیر ادوست ہوں تبھی سمجھار ہا ہوں ایک بار تو نے اپنی بات مانی تھی اور توں ہار گیا اب اپنے والد کی مان کیا پتا جہاں سے تو ہار کے آیا ہے وہی سے جیت مل جائے جب تک جیت نہ ملے نہ زاور تب تک ہارتے رہنا چاہیے"

زاور نے کوئی جواب نہیں دیا اُس کی خاموش موسیٰ کو اندر تک خوف زدہ کر گئی

زاور نے بنا کوئی جواب دیا گاڑی چلانا شروع کر دی

موسیٰ کے دل میں تھوڑا یقین آیا کے وہ اُس کی بات کے بارے میں ضرور سوچے گا

جب بھی وہ کسی چیز پر سوچنے لگتا وہ خاموش ہو جاتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooo

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ کینوس کو سامنے رکھے اُس پر کیلیگرافی کر رہی تھی اُس کینوس کو اُس نے نارنگی رنگ میں ڈھال دیا تھا کالے رنگ سے اُس نے اُس پر باریکی سے

فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ

کو سجایا نارنگی رنگ پر کالے رنگ سے لکھی یہ آیت اس قدر چمک رہی تھی کہ بے ساختہ زرنش مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

"اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"

وہ اب اُس آیت کے نیچے گولڈن رنگ سے باریکی سے اُس ترجمے کو لکھ رہی تھی جس پر وہ کامل یقین رکھتی تھی

بیشک ہم اُس ذات کی نعمتوں کو ہرگز نہیں جھٹلا سکتے اُس نے اس جہان کو ہر اُس چیز ہر اُس رنگ سے سجایا ہے جو انسان کی ضرورت ہے اس دنیا میں کوئی ایسی شے نہیں جو بے وجہ ہو بے اثر ہو ہر چیز میں اثر ہے ہر شے کے وجود کی اپنی اہمیت ہے بے شک وہ بہترین دینے پر قادر ہے

ابھی وہ اُس ترجمے کو لکھ کر بیٹھی ہی تھی کے پیچھے سے پارس کی آواز آئی

ماشاءاللہ--------

زرنش تم نے کس قدر خوبصورتی سے سجایا ہے اس آیت کو مُجھے بلکل علم نہیں تھا کے تم اس طرح سے میرا مطلب اتنی عمدہ کیلیگرافی کرتی ہو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکریہ پارس آپ کو یہ اچھا لگا"

"ارے اچھا نہیں بہت اچھا اگر تمہیں اعتراض نہیں تو کیا یہ میں رکھ سکتا ہوں"

آپ اسے رکھنا چاہتے ہیں؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں کیا تُم مجھ اجازت دو گی؟

ہاں ضرور یہ میں آپ کو دے دنگی مُجھے خوشی ہو گی" وہ مسکرائی

یہ سب بہت حسین ہیں زرنش تم نے اس الاسماء الحسنیٰ کو اتنی خوبصورتی سے لکھا ہے اُس نے سامنے رکھے کینوس پر اشارہ کیا جس پر درمیان میں اللہ لکھا تھا اور آس پاس چھوٹے سے ڈبو میں اللہ کے تمام نام جنہیں زرنش نے محبّت سے لکھا تھا زرنش کو اللہ کے ہر نام سے الگ سے محبّت تھی ہر سچے مسلمان کو ہو گی جو ہر نام کا مطلب بخوبی جانتا ہو گا اور یقین رکھتا ہو گا وہ بعض دفاع اکیلے بیٹھ کر آنکھیں بند کئے ہر ایک نام اور اُس کا مطلب پڑھتی مگر رحمٰن پر اُس کی آنکھیں بھیگ جاتی

آغا جان اپنی پوتی کی اس محبّت پر قربان جایا کرتے تھے

"شکریہ پارس یہ سب میں دل سے کرتی ہوں مُجھے سکون ملتا ہے اور جب جب میں یہ کرتی ہوں تب میں اللہ کے بے حد قریب محسوس کرتی ہوں خود کو"

پارس اُس کی بات پر مسکرایا

"اچھا سنو ہم اگلے ہفتے یہاں سے جا رہے ہیں اور میں آغا جان سے آج بات کروں گا تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لیے"

Posted On Kitab Nagri

کیا واقعی۔۔۔۔اُس نے بے یقینی سے کہا

ہاں بابا سچ اور مُجھے یقین ہیں وہ مان جائینگے

"اور ہاں شکریہ اس تحفے کے لیے اُس نے کیلیگرافی کی طرف اشارہ کیا"

"اگر آپ چاہے تو آپ اور بھی لے جاسکتے ہیں"

"اگر تم دینا چاہو تو میں یہ سب لے جاسکتا ہوں"

وہ ہنسی۔۔۔۔

"میں سچ میں لے جاسکتا ہوں سب "وہ اُسے ہنستے ہوئے بہت معصوم لگی

"میں آپکو یہ سب نہیں دونگی"

کیوں۔۔۔۔۔

"وہ اس لیے پارس کے پھر میرا یہ کمرہ خالی خالی ہو جائیگا"

اس بار وُہ ہنسا۔۔۔

تُم اور بنالینا

آپ کو اور بنادوں گی مگر یہ نہیں دینا میں نے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہا،ہا،ہا کوئی بات نہیں جیسے تمہیں ٹھیک لگے

"اچھا میں جاتا ہوں آغا جان سے بات کرنے"

پارس۔۔۔۔

بولو زرنش

بیسٹ آف لک(best of luck)..اُس نے اپنے انگوٹھا دکھایا

وہ ہنستا باہر کی طرف بڑھ گیا

oooooooooooo

آغا جان مُجھے آپ سے بات کرنی ہے اور چاچو آپ سے بھی یوں سمجھے اجازت لینی ہے

پارس نے رات کے کھانے کے وقت بات کا آغاز کیا

ہاں بولو پارس بیٹے کیا بات ہے اسد شاہ نے کھانا چھوڑ کر پارس کی طرف دیکھا

کیا ہم زرنش کو اپنے ساتھ قطر لے جا سکتے ہیں؟

قطر؟اسد شاہ نے اسی انداز سے دہرایا

جی چاچو قطر ویسے بھی اس کی یونیورسٹی شروع ہونے میں ایک مہینہ رہتا ہے پلیز انکار مت کرے گا

Posted On Kitab Nagri

"وہ بات تو ٹھیک ہے پارس مگر میں نے زرنش کو اکیلے کبھی خود سے دور نہیں بھیجا"

اکیلے تو نہیں ہے اسد ہم ہیں نہ اس بار زوہیب نے پارس کا ساتھ دیا

مگر میں نہیں رہ سکتا نہ

اسد تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے وہ ہمیشہ کے لیے جا رہی ہو آغا جان نے مسکراتے ہوئے کہا

"جانے دو اسد بچی پڑھائی سے پہلے تھوڑا گھوم آئیگی پھر تو تُم نے اُسے ہسپتال اور یونیورسٹی تک محدود رکھنا ہے" آغا جان نے پھر کہا

"بچی ہی تو ہے آغا جان اپنی کسی چیز کا خیال نہیں رکھتی" فاطمہ اپنی بیٹی کی فکر میں بولی

"ارے فاطمہ بیٹا اکیلے رہنا سیکھے گی تو سمجھدار ہو گی نہ" آغا جان نے سمجھانے والے انداز میں کہا

"اکیلی کہاں ہو گی چاچی جان میں اور بابا ہیں نے"

"امی میں کوئی بچی نہیں ہوں میں خیال رکھوں گی اپنا اور تایا جان ہیں نہ میرا خیال رکھنے کے لیے"

"ایک شرط پر جانے کی اجازت ملے گی" اسد شاہ نے سب کی طرف دیکھا

"تم وعدہ کرو واپس آکر تم ہسپتال آنا شروع کرو گی ڈاکٹر مریم کے پاس" اسد شاہ نے موقع کا فائدہ لیا

"پکّا وعدہ بابا میں ضرور جوائن کرو گی" اُس نے خوشی خوشی کہا

Posted On Kitab Nagri

"عشنا تم بھی چلو"..پارس نے عشنا کی طرف دیکھتے کہا

"ہاں بیٹا چلو دونوں بچیاں انجوائے کرنا"۔۔زوہیب شاہ نے پیار سے کہا

"نہیں تایا جان میں بلکل نہیں آسکتی اگلے ہفتے سے میرے امتحان شروع ہونے والے ہیں انشاءاللہ اگلی بار ضرور چلو گی"۔۔عشنا نے معزرت کی

"ہاں کوئی بات نہیں پڑھائی زیادہ ضروری ہے دل لگا کر پڑھو"زوہیب شاہ نے کہا

مگر امتحان کے بعد آجانا ٹکٹس وغیرہ میں کروادوں گا

ضرور میں آپ کو بتادوں گی

اجازت مل گئی تھی تو سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے

oooooooooo

"تو تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے زاور"موسیٰ اور وہ بہاولپور کے (muff inns) کیفے میں بیٹھے تھے

مُجھے شادی نہیں کرنی اُس نے بغیر دیکھے سادہ جواب دیا

مگر کیوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اُس نے جواب میں ایک سرد نگھا موسیٰ پر ڈالی"

"تیرے جذبات کہا گئے زاور"

"میرے اندر کوئی جذبات نہیں۔۔۔۔"

"مُجھے حیرت ہوتی ہے کبھی زاور کے ایک انسان اس قدر کیسے بدل سکتا ہے"

"زندگی سب بدل دیتی ہے"

"نہیں زاور۔۔۔زندگی انسان کو نہیں بدلتی انسان اپنی زندگی کو بدل دیتا ہے"

اُس نے پھر اُسے سرد نظر سے دیکھا اس بار موسیٰ خاموش ہو گیا۔۔۔

زندگی ہمیں خالی ملتی ہے جذبات سے آری اُسے کیسے کس طرح سے گزارنا ہیں وہ انسان طے کرتا ہے زندگی نہیں کہتی مُجھے اچھے سے گزارو یہ میرے اندر برائی بھر دو یہ سب ایک انسان ہی کرتا ہے پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کے زندگی نے بدل دیا ہر گز نہیں اور زاور یہی کر رہا تھا وہ اپنی زندگی کو خود جذباتوں سے خالی کر رہا تھا اور قصور اپنے ماضی کے سپرد کرتا زندگی کو نقصان دینے میں لگا تھا

oooooooooo

"عشنا یار تُم بھی چلتی تو کتنا مزا آتا نہ ہم کتنا گھومتے مزا کرتے" وہ دونوں سامان بیگ میں رکھ رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

"ہاں مگر میری مجبوری ہے زرنش ورنہ میں ضرور چلتی اور تم فکر نہ کرو پارس تمہیں بور نہیں ہونے دیگا اور تایا جان تو کچھ زیادہ ہی خوش ہیں تمہارے ساتھ جانے سے اور میں اجاؤں گی تُم فکر نہ کرو"

زرنش مسکرائی۔۔

"اچھا روز اپنی تصویر بھیجنا سمجھیں اور روز بات کرنا تم تو وہاں مزے کرو گی مگر میں یہاں بور ہو جاؤ گی"

وہ مایوسی سے بولی

"ایک مہینے کی تو بات ہے میں آ جاؤ گی واپس تم دل لگا کر پڑھنا اور اچھے سے امتحان دینا"

"لو پیکنگ تو ہو گئی چلو اب نیچے چلتے ہیں سب کے پاس"

سب لوگ نیچے صوفوں پر بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے

"ہو گئی پیکنگ بچے" سیڑھیوں سے اترتی زرنش کو دیکھ کر آغا جان نے سوال کیا

جی آغا جان ہو گئی۔۔وہ آغا جان کے پاس بیٹھ گئی

"ہماری رونق لے جا رہے ہو تم زوہیب" آغا جان نے کہا

"ایک مہینے کی بات ہے پھر میں خود چھوڑنے آؤنگا اسے وعدہ رہا"

Posted On Kitab Nagri

اُن کی فلائٹ آج رات ۱۲ بجے کی تھی اور اس وقت شام کے ۵ تھے سارا وقت وہ سب ساتھ رہے سب نے ہنسی مذاق کی اور پرانے دنوں کو یاد کیا

oooooooooo

بھائی جان آپ نے کوئی بات کرنی تھی، عیشان کے نکاح میں اور پھر زمین کے مسئلے میں ذرا بھول گیا تھا میں بتائے بھائی وہ کیا ضروری بات تھی

اسد شاہ اس وقت زوہیب شاہ کے کمرے میں کھڑے تھے

ہاں بات تو تھی مگر میں اب وہ بات تب کرو گا جب میں زرنش بیٹے کو پاکستان واپس چھوڑنے آؤنگا مُجھے لگتا ہے کہ مُجھے کچھ وقت اور دیکھنا چاہیے

بھائی جان آپ کیا بات کر رہے ہیں مُجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا اسد شاہ اپنے بھائی کی کوئی بات نہ سمجھتے ہوئے بولے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارے چھوٹے وقت آتے میں وہ بات کر لونگا تم فکر مت کرو ایسا ویسا کچھ نہیں ہو گا سب بہتر ہو گا

آپ کہہ رہے ہیں تو اور انتظار کر لیتے ہیں اسد شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا چلو اب ہمیں نکلنا ہو گا ورنہ فلائٹ مس ہو جائیگی

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

ہے سنو۔۔۔۔۔۔

سنو لڑکے۔۔۔۔۔

ایک آدمی مسلسل اُسے آواز دے رہا تھا جسے وہ نظر انداز کیے آگے بڑھ رہا تھا جب پیچھے سے وہی آدمی اُس کی کندھے پر ہاتھ رکھ کر پھر بولا

تمہیں سنائی نہیں دے رہا میں کب سے تمہیں آواز دے رہا ہوں"۔۔۔وہ تیکھے انداز میں بولا

ہاں نہیں آئی آواز۔۔۔۔زاور نے دھیٹائی سے جواب دیا

"سنو لڑکے اپنی گاڑی میری دکان کے سامنے سے ہٹاؤ تُم نے وہ بورڈ نہیں دیکھا یہاں گاڑی کھڑی کرنا منا ہے"

نہیں ہٹاؤں تو۔۔وہ طنزیہ مسکرایا

اگر تم نے یہ گاڑی یہاں سے نہ ہٹائی میں پولیس کو بلاؤں گا"۔

اس کی بات سن کر زاور نے ایک قہقہ لگایا اوہ "تو تُم پولیس کو بلاؤ گے "وہ پھر ہنسا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو لڑکے تمہاری گاڑی کی وجہ سے میری دکان پر کسٹمرز کو آنے میں مسئلہ ہو رہا ہے میں بہت آرام سے کہہ رہا ہوں اپنی گاڑی ہٹاؤ نہیں تو"۔۔۔وہ اس بار غصے سے بولا

اُس کی اس طرح غصے سے بات کرنے پر اگلے ہی پل زاور نے اپنے پاس سے گن نکال کر اُس کے سر پر رکھی

نہیں تو کیا ہاں۔۔۔۔ تُم مُجھے دھمکی دو گے تمہاری اتنی ہمت" وہ غصے سے چیخا۔

"زاور۔۔۔ زاور۔۔۔ یہ توں کیا کر رہا ہے تیرا دماغ تو ٹھیک ہے"۔۔۔ اسی وقت موسیٰ وہاں پہنچا یہ سب دیکھ کر وہ فوراً ہی زاور سے گن چھیننے لگا

چھوڑ مُجھے میں اس کی جان لے لونگا اس کی ہمت کیسے ہوئی مُجھے دھمکانے کی"۔۔۔ وہ موسیٰ کو پیچھے دھکیل رہا تھا

"زاور ہوش میں آیا ورنہ وہ مر جائیگا"

وُہ آدمی زاور کی گرفت میں ڈر چکا تھا موسیٰ نے اُسے زاور کی گرفت سے آزاد کروایا اور زاور کو زبردستی گاڑی میں بیٹھا دیا

Posted On Kitab Nagri

"انکل میں آپ سے اپنے دوست کی طرف سے معافی مانگتا ہوں وہ نشے میں ہے آپ کوئی پولیس میں رپورٹ مت کروائے گا بیچارہ پاگل ہے" موسیٰ اُس آدمی کو راضی کر رہا تھا جو اب بھی ڈر کے مارے زاور کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

موسیٰ کی پاگل والی بات پر زاور نے اُسے گھور کر دیکھا

"تیرا دماغ ٹھیک ہے ہر چھوٹی بات پر تو کسی پر بھی گن تان دیتا ہے اُس کی جان جا سکتی تھی اور ہم اس وقت جیل میں ہوتے تیرے پاس عقل ہے اور توں نے اتنی پی ہوئی ہے کے توں غلط اور صحیح میں فرق بھول بیٹھا"۔۔

موسیٰ اس وقت گاڑی چلا رہا تھا اُسے زاور کی بات بات پر گن سے ڈرانا سخت نہ پسند تھا

کوئی جواب نہ ملنے پر موسیٰ نے سر نہ میں ہلایا وہ اپنے دوست کے رویے سے مایوس تھا مگر یہ قصور زاور کا تو نہ تھا وہ یہ بھی جانتا تھا

oooooooooo

جہاز ٹیک آف کرنے ہی لگا تھا جب زرنش نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی وہ دل میں آیت لکرسی کا ورد کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا تمہیں ڈر لگ رہا ہے"؟ پارس نے اُس کی حالت دیکھ کر سوال کیا

"ہاں اُس نے آنکھیں بند کئے ہوئے جواب دیا میں پہلی بار جہاز میں بیٹھ رہی ہوں"

" ارے اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کے تم آسماں کی بلندی پر ہو دیکھو یہاں سے یہ بادل یہ آسماں کس قدر خوبصورت لگتا ہے" پارس نے اسکا دھیان بٹانا چاہا

نہیں پارس میں یہ نہیں کر سکتی مُجھے ڈر لگتا ہے" اُس نے آنکھیں کھول کر فوراً بند کی

"تم کر سکتی ہو زرنش مُجھے لگتا ہے انسان کو جس چیز سے ڈر لگتا ہے اُسے وہ چیز ایک بار کرنی چاہیے ڈر تو دور ہو جاتا ہے ساتھ اُس انسان کو وہ چیز پسند بھی آجاتی ہے"

پارس کی اس بات پر اُس نے آرام سے آنکھیں کھولیں کہ باہر دیکھتے ہوئے اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

یہ کتنا خوبصورت ہے وہ چمکتی آنکھوں سے بادلوں کو دیکھ رہی تھی اُسے لگا وہ دنیا کو چھوڑ کر بادلوں میں آگئی ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارس اُس کے ڈر دور ہونے پر مسکرایا

سفر خوبصورتی سے گزر رہا تھا وہ پارس کو وہاں جا کر کیا کیا کریگی سب بتا رہی تھی جسے وہ خاموشی سے سن رہا تھا

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

زرنش کے جانے سے یہ گھر کتنا خاموش ہو گیا ہے نہ

اسد شاہ اپنی بیٹی کے جانے سے مایوس ہو گئے تھے

ہاں بھائی صاحب وُہ تو اس گھر کی رونق تھی عشنا اور وہ دونوں اس گھر کا سکون ہے سکینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

ایک دن اُسے ویسے بھی تو جانا ہے نہ اسد اس گھر سے رخصت ہو کر"۔۔۔ آغا جان نے کہا

"ہاں بس یہی سوچ کر مایوس ہو جاتا ہوں وہ چلی جائیگی تو ہمارا دل کیسے لگے گا" وہ پھر مایوس ہوئے

"اللہ سے اچھے کی اُمید کرو اپنی بیٹی کے لیے دعا کرو مایوس ہونا ٹھیک نہیں بیٹے اللہ اُس کی منزل آسان کرے" اغا جان کو بھی بیٹے کا مایوس ہونا اُداس کر گیا

ہاں اللہ سب بہتر کریگا اسد شاہ نے ہلکی آواز میں کہا دل کے کسی کونے میں ایک مایوسی سی چھا گئی اُن کی بیٹی ۱۹ سال کی تھی اور اب کچھ ہی سال رہ گئے تھے وہ دن قریب آ گئے تھے جب اُسے اس گھر سے رخصت ہونا تھا اسد شاہ اپنے خیالات کو جھٹک کر باتوں میں مصروف ہو گئے مگر جبران شاہ نے اپنے بھائی کی مایوسی دیکھ لی تھی اور شاید آغا جان نے بھی مگر وہ اس دستور سے انکاری نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی تو اُسے گئے ہوئے ا دن ہوا اور آپ سب ابھی سے اُداس ہیں مطلب میری کوئی اہمیت ہی نہیں سب زرنش کی یاد میں بیٹھے ہیں" عشنا نے سب کو اُداس بیٹھے دیکھا تو بات بدلی

"ہاں نہ آپ لوگ بھی اُس چوڑیل کی بات کر رہے ہیں جسے گئے ہوئے ایک دن ہوا ہے عیشان کی بات کی جسے ۲ ہفتے ہو گئے ہیں گھر نہیں آیا۔۔ ہے نہ عشنا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"۔۔ نہ جنید نے شرارت بھری ہنسی دبا کر کہا

"تُم تو چپ رہو جنید" عشنا نے اُسے آنکھیں چھوٹی کر کو گھورا

"لگتا ہے واقعی یاد کیا جا رہا ہے میاں جی کو"۔۔ اُس نے اور تپانے والی بات کی

"مت چھیڑو میری بیٹی کو بد تمیز لڑکے" سکینہ بیگم بولیں

"امی جان مذاق کر رہا تھا"

"عشنا بیٹی تُم تو اس گھر کی بڑی اور لاڈلی بیٹی ہو تُم سے ہی تو رونق ہے اور تمہاری اہمیت زرنش سے زیادہ ہے" اسد شاہ نے کہا

جنید نے ایک قہقہ لگایا

"تُم کیوں ہنسے" عشنا نے پھر آنکھیں چھوٹی کی

Posted On Kitab Nagri

"عیشان کا میسج آیا ہے وہ آ رہا ہے آج لگتا ہے عشنا کی اُداسی کی خبر پہنچ گئی جیجو کے پاس" جنید نے مزید تنگ کیا

عشنا شرماتے ہوئے اوپر کی طرف بھاگی

جنید کے ساتھ سب کا قہقہ شاہی ولا میں گونجا

ooooooooo

وہ قطر کے دوحہ ایئرپورٹ پر موجود تھے اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی وہ آنکھوں میں چمک لیے چہرے پر خوشی کے تصورات سجائے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی

"آپ کا گھر کہاں ہے تایا ابو" اُس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

"وہ جہاں بھی ہی تُم دیکھو گی تو پاگل ہو جاؤ گی" پارس نے آگے بڑھ کر جواب دیا

"وہ کیوں" اُس نے حیرت سے دیکھا

"ارے وہ جگہ کافی خوبصورت ہے زرنش مُجھے یقین ہے تمہیں وہ جگہ بہت پسند آئے گی" وُہ ابھی زرنش سے بات کر رہا تھا جب سامنے سے ڈرائیور آ گیا

"تم وضع أمتعتك في السيارة"

Posted On Kitab Nagri

"یمین" پارس نے ہلکا سا سر ہلا کر جواب دیا

"یہ کیا کہہ رہے تھے پارس" زرنش کو اُس لڑکے کی بات سمجھ نہیں آئی

"وہ کہہ رہا تھا اس نے ہمارا سامان گاڑی میں رکھ دیا ہے"

"عربی کتنی اچھی ہوتی ہے نہ" زرنش نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں چلو اب ہمیں دیر ہو رہی ہے" پارس کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا زرنش تو یہاں کی خوبصورتی میں کھوئ ہوئی تھی اُسے تو بس وہ جگہ دیکھنے کا انتظار تھا جس کی پارس نے ابھی تعریف کی تھی وہ جاننا چاہتی تھی کے آخر اُس جگہ میں ایسا ہے کیا

"ہم کب پہنچے گیں تایا ابو" زرنش کی بے صبری دیکھ کر زوہیب شاہ مسکرائے

"بس پانچ منٹ ہم پہنچے والے ہیں بیٹا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گاڑی سے اترتے ہی زرنش کی آنکھیں پھیل گئ اُسے یقین نہیں آیا کے کوئی جگہ اس قدر خوبصورت ہو سکتی ہے

"پارس یہ کتنا خوبصورت ہے"

Posted On Kitab Nagri

"کہا تھا نہ یہ جگہ تمہیں پسند آئے گی اسے "the pearl" کہتے ہیں یہ قطر کی خوبصورت جگہوں میں سے ایک ہے یہاں تمہیں ہر رنگ دیکھنے کو ملے گا"

"یہ سچ میں بے حد خوبصورت ہے" وہ اس خوبصورتی میں مکمل کھو چکی تھی جب پارس نے اُسے پکڑا زرنش۔۔۔۔زرنش

"ہاں" وہ اچانک ہوش میں آئی

"یہ سب تُم بعد میں دیکھ لینا ابھی چلو تھوڑا آرام کر لو" وہ اُسے ساتھ لیے ایک خوبصورت عمارت میں داخل ہوا جو باہر سے بے حد خوبصورت تھی اُسے ہر رنگ میں ڈھالا گیا تھا یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کے یہاں ہر عمارت کو اسی خوبصورتی میں ڈھالا گیا تھا

گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے کی طرف ٹی وی لاؤنج تھا جہاں ایک صوفہ موجود تھا نیچے ایک خوبصورت سی کلین تھی اُس لاونج میں سامنے کی طرف ایک بالکنی تھی جہاں سے باہر کا سارا منظر نظر آتا تھا یہ اپارٹمنٹ اس عمارت کی آخری فلور پر تھا لاؤنج کی سیدھی طرف کچن تھا جس کے سامنے ڈائننگ ٹیبل تھی یہ گھر واقع بہت سکون دہ تھا ہر چیز بہت نفاست سے سجائی گئی تھی اس گھر کو دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کے تایا ابو کے بعد بھی اس گھر کی صفائی کی گئی ہے

Posted On Kitab Nagri

"آؤزرنش تمہیں تمہارا کمرہ دیکھاؤں"

پارس اُسے لیے کچن کے ساتھ ہی بنی جگہ پر لے گیا جو بظاہر پتلی گلی کی طرح لگ رہی تھی جہاں سے سامنے کی طرف ۲ کمرے تھی

"مُجھے یقین نہیں آرہا یہ اپارٹمنٹ اتنا بڑا ہے" زرنش نے حیرت سے کہا

"ہاں اس اپارٹمنٹ میں چار کمرے ہیں باقی دو تمہیں بعد میں دیکھاؤں گا ابھی تُم آرام کرو' پارس اُسے کہتا باہر کی طرف آگیا

اُس کی آنکھ شام سات بجے کے قریب کھلی وہ اٹھتے ہی کمرے کو دیکھنے لگی وہ سفر سے اس قدر تھک گئی تھی کے وہ آتے ہی سو گئی

"یہ کمرہ کتنا خوبصورت ہے اور سادہ ہے کہیں پر بھی کوئی چیز بری نہیں ہے" وہ خود سے بڑبڑائی اُس کی نظر سامنے بالکنی پر پڑی

شام کا اندھیرا چھا چکا تھا وہ بالکنی میں کھڑی اُس خوبصورتی کو دیکھ رہی تھی جس پر وہ صبح سے ہی دل ہار بیٹھی تھی یہ شہر رات کی تاریخی میں موتیوں کی صورت چمک رہا تھا نیچے لوگوں کی چہل پہل تھے وہ ابھی منظر کو دیکھ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"میں آجاؤں"

"ارے پارس آپ۔۔۔ہاں ضرور آجائیں"

"کیسا لگا تمہیں یہ کمرہ" وہ کہتے ہی الماری کی طرف آگیا

زرنش اُسے دیکھنے لگی

"تمہیں لگ رہا ہو گا میں بے وجہ تمہاری الماری میں کیوں دیکھ رہا ہوں میں ایسا ہر گز نہ کرتا اگر میں تمہارا سامان ویسے کا ویسا صوفے کے قریب نہ دیکھتا" اُس نے سامان کی طرف اشارہ کیا

اُس کی بات پر وہ مسکرائی

"وہ تھکن کی وجہ سے آنکھ لگ گئی میری"

"ہاں کوئی بات نہیں دراصل یہ کمرہ میرا ہے یا تھا جو کہو مُجھے لگا اس بالکنی کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے اس گھر میں دو ہی بالکنی ہیں ایک یہاں اور ایک باہر جو تُم دیکھ چکی ہو"

"آپ نے ایسا کیوں کیا مُجھے کوئی بھی روم چل جاتا" وُہ ذرا شرمندہ ہوئی

"ارے نہیں تُم ایسا مت کہو مُجھے اچھا لگے گا اگر تم یہ کمرہ لو"

وہ اُس کی بات پر بس مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کیا ڈھونڈھ رہیں ہیں میں آپ کی مدد کرو" وہ کب سے پارس کو کچھ ڈھونڈتے ہوئے بولی

"نہیں میں کر لونگا میں نے کلثوم امّا سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کے میرا سارا سامان دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیں ویسے تو سارا سامان وہاں موجود ہے لیکن میری کچھ بُکس اور ضروری سامان یہاں ہیں لو مل گیا"

"کلثوم امّا؟؟" اُس نے سوال کیا

"ہاں وہ بات یہ ہے بابا تو سارا دن باہر ہوتے ہیں اور میں اکیلا ہوتا ہوں یونیورسٹی سے آکر مُجھے شدید بھوک لگتی ہے امّا کلثوم ہمارے ساتھ کافی عرصے سے ہیں وہ صبح آتی ہیں اور شام کو چلی جاتی ہے ہمارے لیے کھانا وہی بناتی ہیں اُن کی عمر ہمارے آغا جان جتنی ہیں تبھی میں اُنھیں کلثوم امّا کہتا ہوں وہ کل آئیگی تو تُم اُن سے مل لینا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔"

"اچھا تو ابھی کا کھانا میں نے خود بنایا ہے تُم فریش ہو کر باہر آجاؤ"

"آپ کو کھانا بنانا بھی آتا ہے" اُس نے حیرت سے پوچھا

"اگر یقین کرو تو میں ایک بہترین کک ہوں"

Posted On Kitab Nagri

وہ ہنسی...

"آجاؤ"

پارس کے جانے کے بعد وہ اپنا بیگ کھول کے بیٹھ گئی

oooooooooo

"زاور کہاں جارہے ہو" عمران صاحب نے پارس کو باہر جاتے دیکھا تو بلایا

"موسیٰ کے پاس" آج بھی اُس نے بنا دیکھے جواب دیا اُس نے اپنے باپ کے ساتھ بیٹھے شخص کو بھی مکمل نظر انداز کیا۔۔۔

"یہ صدیق صاحب ہے بہت اچھے وکیل ہیں میرے ساتھ ہی ہوتے ہیں انہیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے ایک کیس میں"

"کیوں۔۔۔میری ضرورت کیوں پڑ گئی آپ کی وکالت ان کے کسی کام نہیں آئی کیا" وہ طنزیہ ہنسا

"زاور" عمران صاحب اپنے بیٹے کی بدتمیزی پر دانت پیستے رہ گئے

"ارے آپ تو وکیل کم جج زیادہ ہے فیصلہ سناتے ہیں آپ" اُس نے پھر طنز کیا

عمران صاحب نے اُسے آنکھیں دیکھائی پاس بیٹھے وکیل نے یہ باپ بیٹے کی نفرت بخوبی محسوس کی

Posted On Kitab Nagri

"میں کل آپ کو آپ کے آفس میں آکر ملتا ہوں صدیق انکل" وُہ کہتا وہاں سے چلا گیا

"معزرت صدیق یہ کافی بد تمیز ہو گیا ہے میرے لاڈ پیار نے بگاڑ دیا ہے اسے۔۔ تُم بُرا مت ماننا" اُنھوں نے شرمندہ ہوتے کہا

"ارے نہیں یار عمران آج کل کی نسل ایسے ہی جذباتی ہے میں سمجھ سکتا ہوں"

"اچھا یہ کل تُم سے ملنے آئیگا یہ چاہے جتنا بھی بد تمیز کیوں نہ ہو کام بلکل ٹھیک طرح سے کرتا ہے" اُنھوں نے اپنے بیٹے کی تعریف کی جس پر وہ خود بھی ہنسے

اس میں کوئی شک نہیں تھا کے عمران صاحب ایک بہترین وکیل تھے اور زاور بھی وکالت کی ڈگری لیے ہوئے تھا مگر وہ مزید آگے لو پڑھنا چاہتا تھا اور وہ یہ کام اپنی مرضی سے کرتا وہ ہر کیس کو سمجھتے ہوئے لیتا اور بخوبی کرتا ہاں یہ سچ تھا کے وہ اپنے باپ کے ساتھ اُن کا آفس نہیں سنبھالتا تھا مگر کسی وکیل کو اگر اس کی ضرورت ہوتی تو وہ گھر آکر اسے اپنے آفس آنے کی دعوت دیتے جیسے اس وقت صدیق صاحب اس کے منتظر تھے

oooooooooooo

وہ تیار ہو کر باہر آئی تو پارس اپنے بابا کے ساتھ ہی ٹیبل پر اُس کا انتظار کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اُس نے ہلکے نیلے رنگ کی فروک پہنی تھی جو گھٹنوں سے نیچے تھی جس پر گلابی کام تھا بالوں کی ہائی پونی کیے گلے میں بریک دوپٹہ ڈالے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اُس کے گھٹنوں تک آتے بال اُس کی خوبصورتی میں ہمیشہ اضافہ کرتے تھے آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ کانچ کی گڑیاں لگ رہی تھی جیسے کوئی اُسے ہاتھ لگائے تو وہ بکھر جائے

پارس اُسے کب سے بناپلکے جھپکائیں دیکھ رہا تھا جب زرش کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا

"سوری تایا ابو مُجھے آنے میں دیر ہو گئی"

"ارے کوئی بات نہیں میرے بچے اتنا بھی وقت نہیں ہوا"

"یہ دیکھو آج میں نے تمہارے لیے بریانی بنائی ہے" پارس نے مسکراتے ہوئے زرنش کی پلیٹ میں بریانی ڈالی

"دیکھنے میں تو بہت مزے کی لگ رہی ہے کھانے میں تو یقیناً کمال کی ہو گی" زرنش ایکسائٹڈ ہو کر بولی

"یہ تو بہت لذیذ ہے پارس مُجھے بلکل علم نہیں تھا آپ اس قدر بہترین کھانا بناتے ہونگے تایا ابو تو بہت لکی ہیں"

"دیکھا میں نے کہا تھا نہ میں ایک بہترین کک ہوں" وہ ہنسا

Posted On Kitab Nagri

کھانا ختم ہونے کے بعد زرنش ٹیبل سے برتن اٹھانے لگی جب پارس نے اُسے روکا

"ارے لڑکی یہ کیا کر رہی ہو رکھو میں خود اٹھاونگا" پارس نے اُس کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑی

"میں دھو دیتی ہوں نہ اب میں آگئی ہوں۔۔جتنے دِن میں یہاں ہوں یہ سب مُجھے کرنے دیں پلیز"

"ہر گز نہیں زرنش تُم یہاں گھومنے آئی ہو کام کرنے نہیں یہ سب میرے کام ہیں میں کر لونگا بابا آپ ہی اسے سمجھائے" پارس کو پتا تھا وہ اس کی بات نہیں مانے گی تبھی اُس نے اپنے بابا سے کہا

"پارس ٹھیک کہہ رہا ہے بیٹا وہ کر لے گا تُم رہنے دو"

"نہیں تو نہیں تایا ابو میں کرو گی"

"چلو بھئی یہ تُم دونوں کا مسئلہ ہے خود سلجھاؤ مُجھے کام ہے میں چلا" وہ کہتے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرح چل دیے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز نہ پارس" اب کی بار التجا کی

"اچھا بابا ٹھیک ہے تُم کرو لیکن جلدی پھر میں تمہیں باہر لے جاؤنگا" وہ اٹھتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے" وہ کہتی کچن کی طرف چل دی

پارس کو مانو آج یہ گھر مکمل لگا وہ آج پہلی بار دل سے مسکرایا تھا

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

زاور اس وقت صدیق صاحب کے آفس میں موجود تھا صدیق صاحب اُس کے آنے سے ہی اپنی آدھی پریشانی بھول گئے تھے وہ جانتے تھے زاور یہ کام بخوبی کر لیگا

"کیا آپ مجھے بتایئے گے انکل مُجھے کیا کرنا ہے" اُس نے بیٹھتے ہی سوال کیا

"یہ فائل پڑھو" اُنھوں نے اُس کے سامنے ایک فائل رکھی جو وہ فوراً ہی اٹھا چکا تھا

"فردین خان ایک خطرناک انسان ہے جو دبئ میں بیٹھ کے پاکستان میں برائی پھیلا رہا ہے شاید میں یہ کیس کبھی نہ لیتا یہاں تک پہنچنا بہت مشکل ہے یوں کہوں کہ نہ ممکن ہے مگر میرے دوست کی بیٹی اُس کے قبضے میں ہے اور مُجھے وہ ہر حال میں با حفاظت چاہیے تُم سمجھ رہے ہو نہ زاور۔۔ پولیس اس میں تمہارا ساتھ دے گی میں نے اپنے دوست ڈی ایس پی رانا سے بات کر لی ہے جب بھی تمہیں اُن کی ضرورت ہوئی وہ اپنی ٹیم بھیج دینگے یہاں سے اور دبئ میں تمہیں وہاں کی پولیس بھی جوائن کرے گی"

اُنھوں نے زاور کو بغور اُس فائل کو پڑھتے دیکھا

"کوئی کام نہ ممکن نہیں ہوتا اگر اُسے دل سے کیا جائے اور آخری سانس تک کیا جائے"

"میں جانتا ہوں تمہارے لیے یہ نہ ممکن نہیں ہے تبھی میرے ذہن میں تمہارا نام پہلے آیا"

Posted On Kitab Nagri

"ایک ہفتے میں وہ لڑکی آپ کے پاس ہو گی اور فردین خان جیل میں "اُس نے فائل کو بند کیا

"یہ کام اتنا آسان نہیں ہے زاور کے ایک ہفتے میں ہو جائے ہمیں ایک ایسے ثبوت کی ضرورت ہے جسے ہم کورٹ میں جمع کروا سکے اور فردین خان اپنے تمام کام بہت صفائی سے کرتا ہے "انہوں سے زاور کی یاد دھانی کی

"تو کیوں نہ ہم بھی اُس کی صفائی میں شامل ہو جائیں "وہ مسکرا کر کہتا اٹھ چکا تھا

"تُم کیا کرنے لگے ہو"

"آپ بس دیکھتے جائیں لیکن اس سے پہلے مُجھے آپ کورٹ سے اجازت نامہ دلوا دیں"

"اُس کا کوئی مسئلہ نہیں وہ تو میں تمہیں فوراً دے دوں گا"

"پھر ایک ہفتے تک آپ کا کام ہو جائیگا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ فائل ہاتھ میں پکڑے باہر کی طرف چل دیا

یہ لڑکا ضرور کچھ کر کے آئیگا صدیق صاحب پیچھے سے ہلکی آواز میں بولے

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

جتنا دلکش نظارہ زرنش بالکنی سے دیکھ کے آئی تھی اُس سے کئی زیادہ دلکش نظارہ وہ سامنے دیکھ رہی تھی وہ اس بات کو مان چُکی تھی کے یہ موتیوں جیسی چمکنے والی جگہ ہے جہاں ہر طرف روشنی ہے لوگوں کا ہجوم ہے اُس نے ایک بات تو دیکھی تھی وہ یہ تھی کہ (the pearl) میں ہر عمارت ایک دوسرے کے رنگ میں رنگی ہے یہاں سب کچھ ایک جیسا ہے

سٹریٹ کے دونوں اطراف ہر چیز ایک دوسرے کا عکس پیش کر رہی تھی اور درمیان میں بہتا پانی اس جگہ کا حسن تھا یہاں سے دوسری طرف جانے کے لیے ایک چھوٹا سا بریج تھا زرنش اسی بریج پر کھڑی اُس پانی کو دیکھ رہی تھی جو بہت ہی صاف تھا اسی پانی میں چاند کا نظر آنا بے حد خوبصورت منظر تھا

"پارس یہ جگہ بہت پیاری ہے تُم کتنے لکی ہو کے تُم یہاں رہتے ہو" وہ اب بھی اُس چاند کو دیکھ رہی تھی

"تم بھی ہمیشہ کے لیے یہاں رہنے آجاؤ" پارس نے بھی اُس چاند کی طرف دیکھا"

"ہاں؟ میں یہاں کیسے رہنے آسکتی ہوں میرا گھر تو پاکستان ہے" اُس نے حیرت سے پارس کو دیکھا اور اُس بریج سے اتر گئی

"بیوقوف لڑکی" وُہ مسکراتا اُس کے پیچھے چل دیا

"چلتے چلتے وہ اچانک رکی"

Posted On Kitab Nagri

سامنے اُسے پھولوں کی دکان نظر آئی ایک عورت اُس دکان کو سنبھال رہی تھی اور ساتھ ہی اپنی گود میں لیے چھوٹے سے بچے کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی اُس دکان میں ہر رنگ ہر قسم کا پھول تھا زرنش اُنہی پھولوں میں کھو گئی

"کہاں کھو گئی" پارس نے اُسے یونہی کھڑے دیکھ کر پوچھا

"نہیں کچھ نہیں" وہ بس اتنا بول پائی

"چلو میں تمہیں آئسکریم کھلاتا ہوں"

"آئسکریم۔۔۔۔۔۔وُہ خوشی سے مگر ہلکی آواز میں چلائی"

"ہاں چلو۔۔۔۔"

آئسکریم کا نام سنتے ہی وہ پھولوں کو بھول گئی

"پارس مُجھے بھی عربی زبان سیکھنی ہے"

"کیوں تُم نے کیوں سیکھنی ہے"

"ارے اب میں یہاں آئی ہوں تو لوگوں سے تو بات کرو گی نہ یہاں تو سب عربی زبان بولتے ہیں" اُس نے سب کی طرف اشارہ کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یہاں لوگ اردو بھی بولتے ہیں کچھ "

"تو کیا میں سب کو پکڑ کے پوچھو کہ۔۔سنے آپ کو اُردو آتی ہے کیوں کے مُجھے آپ سے بات کرنی ہے ۔۔۔۔"زرنش نے آنکھیں گھمائی

"تم یہاں کون سا ہمیشہ رہنے آئی ہو ایک مہینے کے لیے آئی ہو اور اس مہینے میں گھومو گی یا عربی سیکھو گی ۔۔۔۔۔؟

"ہاں یہ تو ہے لیکن کیا پتہ میں ہمیشہ کے لیے آجاؤں "اُس نے نہ سمجھے انداز میں کہا

جب کے یہ سُن کے پارس کی آنکھیں چمک اٹھی

"کیا مطلب؟ تُم واقعی یہاں ہمیشہ رہنا چاہتی ہو۔۔"اُس نے جیسے تصدیق کرنی چاہی

"ایسی خوبصورت جگہ پر رہنے کے لیے کون انکار کرے گا"

پارس ابھی کچھ کہنے ہی لگا تھا جب وہ دوبارہ بولی

"مگر میں ابا بابا کے بغیر کیسے رہ سکتی ہوں ہمیشہ کے لیے تو یہ پلان کینسل"۔۔۔۔

اب کی بار پارس کو زیادہ حیرت ہوئی کوئی اتنا سادہ کیسے ہو سکتا ہے

"بیوقوف لڑکی "وہ پھر بڑبڑایا

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا"

"نہیں....

"آئس کریم بہت اچھی ہے پارس"

اُس کے جذباتوں کا گلا گھونٹ کے یہ لڑکی آئس کریم کی تعریف کر رہی ہے حیرت ہے۔۔۔

oooooooooo

سر آپ کے لیے ایک کال آئی ہے پاکستان سے وہ اپنی کرسی پر بیٹھا نشے میں جھول رہا تھا جب اُس کا خاص آدمی اُس کی طرف فون لے کر بڑھا

فون کان سے لگاتے ہی آگلے والے کی بات سن کر اُس کا بلند قہقہ پورے آفس میں گونجا

"شاباش میرے بچے شاباش مُجھے جلد وہ لڑکی یہاں دبئی میں چاہیے بڑی رقم لیے بیٹھا ہوں میں لڑکی کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا" کہ اچانک وہ اپنی کرسی پکڑ کر سیدھا ہو بیٹھا

"مگر وہ بھروسے والا تو ہے نہ" اُس نے سنجیدگی سے کہا

"بہترین۔۔ بہترین بس جلد تُم دونوں اُس لڑکی کو یہاں لے کر پہنچو" اُس نے کہتے فون رکھ دیا

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھوں کو مسلتے ہوئے باہر آئی جیسے وہ اب بھی نیند میں ہو

"اسلام وعلیکم بیٹی" سامنے سے امّا کی آواز آئی

"وعلیکم اسلام" زرنش اُنھیں دیکھتے ہی پاس والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اُس نے امّا کے چہرے کا بغور جائزہ لیا جہاں رونق تھی سفید رنگ آنکھوں میں چمک اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ اپنی جوانی میں خوبصورتی کا مجسمہ ہو نگی

"کیا ہوا بیٹی کیا سوچ رہی ہو" اُنھوں نے اُسے اپنی طرف متوجہ پایا تو سوال کیا

"آپ کو اردو آتی ہے؟" اُس نے حیرت سے سوال کیا

"ہاں مُجھے اردو آتی ہے پارس بیٹے نے سیکھائی ہے" وہ مسکرائی

"اور میں کل سے سوچ رہی تھی کے یہاں ایسا کوئی تو ہو گا جس سے میں دوستی کر پاؤں ورنہ میں تایا ابو اور پارس کے علاوہ کس سے بات کروں گی" وہ ہنسی

اُس کے ہنسنے پر امّا نے اُس کے سے پر ہاتھ رکھا جس پر زرنش چونکی

"اللہ بر قرار رکھے تمہاری ہنسی بہت خوبصورت ہنسی ہے" وہ محبّت سے بولی کے زرنش مسکرائے بغیر نہ رہ سکی

Posted On Kitab Nagri

"تایا جان اور پارس کہاہیں امّا" اُس نے ادھر اُدھر دیکھتے سوال کیا

"پارس تو یونیورسٹی گیا ہے کہہ رہا تھا جلدی آجائیگا ایک ہی کلاس ہے اور زوہیب بیٹا آفس چلے گئے"

یہ کہتے ہی وہ کچن میں چلی گئیں

"کیا کھاؤ گی بچے میں ناشتہ بنادوں" اُنھوں نے اندر سے۔اونچی آواز میں کہا

"ارے آپ مت کرے میں خود کرلو نگی امّا رہنے دے" وہ بھاگ کر اندر آئی

"تم کیوں کرو گی میں ہوں نہ جاؤ جا کر بیٹھو میں لے کر آتی ہوں ناشتہ"

"مُجھے اچھا نہیں لگے گا اما" وہ مایوسی سے بولی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"کیا تمہاری امی تمہارے لیے ناشتہ نہیں بناتی؟"

"امی ہی تو بناتی ہیں" وہ مسکرائی

"تو کیا میں تمہاری امی جیسی نہیں ہوں امی نہ سہی نانی ماں تو ہوں؟" اُنھوں نے پیار سے سوال کیا

"آپ ہیں۔۔۔" اُس نے سر جھکائے جواب دیا

"تو مجھے کرنے دو جاؤ تُم" وہ کہتے فریج کی طرف چلی گئی

زرنش بھی کچن سے باہر نکل آئی اور سیدھا بالکنی میں گئی۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا یہ شہر واقعی خوبصورت تھا اُس کی نظر بہتے پانی کی طرف گئی جس پر سورج کی کرنیں پڑ رہی تھیں اُس نے اس جگہ کو رنگوں کا شہر کہا تھا جو رات تو موتیوں کی طرح چمکتا اور دن میں رنگوں میں ڈھل جاتا

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک نظر سب پر ڈالتی اندر کی طرف بڑھ گئی

"زرش بیٹا ناشتہ تیار ہے آجاؤ"

"امّا آپ کے گھر میں کون کون ہے "اُس نے کرسی گھسیٹتے ہوئے پوچھا

امّا بھی اُسی کے پاس بیٹھ گئیں

"ایک بیٹا ہے اور بہو ہے میرے میاں کا انتقال ۹ سال پہلے ہو گیا تھا" وہ اُداس ہوتے بولیں

"آپ کا بیٹا آپ کو ایسے کسی کے گھر میں کام کیسے کرنے دیتے ہیں "اُس نے تعجب سے پوچھا اُسے لگتا تھا امّا شاید اکیلی ہیں تبھی یہاں کام کرتی ہیں

"اُس کے لیے اتنا کافی ہے کے میں اُس کی بیوی سے دور ہوں"

"امّا آپ ایسے اُداس کیوں ہیں "زرنش نے اُن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

"کچھ نہیں بیٹا بس یہ ساس بہو کی نفرت لڑائی برسوں سے چلی آرہی ہے نہ جانے یہ رشتہ کب محبت میں ڈھلے گا"

"ویسے اما آپ کی اُردو تو کمال ہے "زرنش نے جب اُن کی آنکھوں میں نمی محسوس کی تو بات بدلی

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو پارس کا کمال ہے بہت اچھا بچہ ہے وہ اُس نے کبھی مُجھے یہ محسوس نہیں ہونے دیا کے میں یہاں صرف کام کرتی ہوں امّا کہتا بھی ہے اور مانتا بھی ہے"

اور اس کے بعد زرنش اُن کے ساتھ کافی دیر تک باتیں کرتی رہی جب وہ وقت دیکھ کر اندر تیار ہونے چلی گی کیوں کے اُسے پارس کی طرف سے میسج مل گیا تھا جو کے امانے دیا تھا کے وہ یونیورسٹی سے آکر اُسے باہر لے جائیگا

ooooooo

تُم نے تو ایک بندے کا کہا تھا یہ تو دو ہیں امتیاز۔۔

جی سر مگر مین آدمی یہ ہے اسکا نام کبیر ہے بہت بڑا سمگلر ہے خفیاں طریقوں سے اپنے کام کو سر انجام دیتا ہے اور یہ عالم ہے اسکا خاص آدمی یوں سمجھ لیں نوکر

"میں نوکر نہیں ہوں" عالم غصے سے بولا

"فردین صاحب یہ میرا نوکر نہیں ہے بلکہ یوں سمجھے یہ میرا دوسرا بازو ہے اور یہ میرے ساتھ ہی رہے گا اگر آپ کو یہ منظور نہیں تو ہمیں اجازت دیں" کبیر نے اپنی بھاری اواز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"برخودار تُم تو خفا ہی ہو گئے ہم تو بس پوچھ رہے تھے امتیاز نے ہمیں سب بتا دیا ہے کے کیسے تُم نے اُس بھاگی ہوئی لڑکی کو امتیاز تک پہنچایا ہم خوش ہوئے تُم سے مگر ہمیں یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کے تُم نے یہ سب کیوں کیا" وُہ اپنی سگریٹ منہ میں دباتے ہوئے پوچھنے لگا

"ہمارے کام میں جان پہنچان لازمی نہیں ہوتی جتنا پردے میں رہا جائے وہ بہتر ہوتا ہے اور جس لڑکی کو آپ یہاں لائے ہیں اُس کا باپ میرا ابھی دشمن ہے اور دشمن کا دشمن ہمارا تو بھائی ہوا نہ امتیاز صاحب" کبیر نے شیطانی مسکراہٹ سجائی

"ہمیں خوشی کے ساتھ حیرت ہو رہی ہے لگتا ہے تُم ہمارے خاص آدمی بننے جا رہے ہو"

"ضرور امتیاز صاحب نیکی اور پوچھ پوچھ" وہ ہنسا

کافی دیر دونوں میں باتیں ہونے کے بعد کبیر اور عالم اپنے کمرے میں آ گئے جو اس ولہ کا دوسرے نمبر پر بہترین کمرہ تھا

oooooooooo

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ تیار ہو کر باہر آئی تو پارس اُس کا پہلے سے ہی انتظار کر رہا تھا اُس نے ہرے رنگ کا فروک پہنا تھا جو گھٹنوں تک آ رہا تھا ساتھ ہی چوڑی دار پجاما اور سردی سے بچنے کے لیے لمبا کوٹ ڈالا تھا بالو کی پونی ٹیل کیے وہ بے حد سادہ سی تیار ہوئی تھی مگر وُہ سادگی میں بھی ایک الگ حسن کی مالک تھی

"چلیں پارس میں تیار ہوں" وہ اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

"لگتا ہے آج قطر کی لڑکیاں تمہاری خوبصورتی سے بہت جلنے والی ہیں" پارس نے ہنستے ہوئے کہا

"ایسا ہرگز نہیں ہے" وہ مسکرائی

"میں کہہ رہا ہوں نہ"

"میں بھی کہہ رہی ہوں نہ" وہ بھی پیچھے نہ ہٹی

"کون کیا کہہ رہا ہے"

دونوں کی آواز سن کر ابّا اپنے کمرے سے باہر آئیں

یہاں ابّا کو ایک الگ سے کمرہ دیا گیا تھا کہ کبھی اگر اُنھیں کام کی وجہ سے تھکن ہو تو وہ آرام کر پائے

"ابّا یہ کہہ رہے ہیں کے میری وجہ سے قطر کی لڑکیاں جلے گی"

Posted On Kitab Nagri

"جلن کا تو پتہ نہیں میرے بچے مگر تُم اتنی پیاری لگ رہی ہو کے سب ایک بار تو ضرور دیکھے گے" امانے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

"میں نہیں چاہتی مُجھے کوئی دیکھے"

"کیوں نہیں چاہتی" اس بار پارس نے سوال کیا

"وہ میں واپس آ کر بتاؤں گی ابھی دیر ہو رہی ہے"

"ہاں چلو پھر" پارس کہتا باہر چلا گیا

"امّا آپ بھی چلتی تو مزا آتا" زرنش اُن سے گلے ملتے ہوئے بولی

"نہ بچے ان بوڑھی ہڈیوں میں اب اتنی طاقت کہا تُم جاؤ خوب مزے کرنا خیال رکھنا اپنا اچھا" وہ پیار سے اُسے سمجھا رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرنش ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گئی جہاں پارس کار میں اُس کا انتظار کر رہا تھا

"ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں" وُہ کار میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی

"یہ تو تمہیں وہیں جا کر دیکھنا پڑیگا"

Posted On Kitab Nagri

زرنش نے پھر ہاں میں سر ہلایا جو بھی تھا قطر بے حد خوبصورت تھا اب چاہے وہ جہاں بھی جاتی اُسے وہ جگہ خوبصورت ہی لگنی تھی

کُچھ دیر خاموش رہنے کے بعد زرنش نے پھر سوال کیا

"بتائے نہ ہم کہاں جا رہے ہیں"

"اچھا بابا بتاتا ہوں آج میں تمہیں پورا سلینڈ گھماؤں گا اور مُجھے یقین ہے تمہیں وہ اتنا پسند آئیگا"

"کیا وہ جگہ واقعی اتنی خوبصورت ہے؟"۔

"ہاں سچ تو یہ قطر خوبصورت ملکوں میں سے ایک ہے قطر کی خوبصورتی یہاں کے سمندروں میں بسی ہے اور جہاں میں تمہیں لے کر جا رہا ہوں اُسے (دی پیرل اسلینڈ) the pearl island کہتے ہیں یوں سمجھو میں تمہیں قطر کی خوبصورتی دیکھانے لے جا رہا ہوں"

"آپ کی باتوں سے تو مجھے اور زیادہ ایکسائٹمنٹ ہو رہی ہے" وہ خوشی سے بولی

"ہم بس پہنچ گئے"۔۔

وہ لوگ وہاں پہنچ چکے تھے

"اتنی جلدی پہنچ گئے" زرنش نے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

"ہم جہاں رہتے ہیں وہ بھی اسی اسلینڈ کا حصہ ہے"

"تبھی وہ جگہ بہت خوبصورت ہے"

"یہ پورا اسلینڈ ہی خوبصورت ہے یہاں ہر ایک جگہ تمہیں بے حد پسند آئیگی آؤ"

زرنش بھی اس کے پیچھے چلنے لگی

"اس لینڈ کی ہر جگہ کا اپنا نام ہے جیسے جہاں ہم رہتے ہیں اُسے (قنات کوارٹر)qanat quartier کہا جاتا ہے "وہ زرنش کے ساتھ ساتھ چلتے اُسے یہاں کے بارے میں بتا رہا تھا جسے زرنش بھی کافی غور سے سُن رہی تھی

"یہ سب کتنا خوبصرت ہے پارس یہ شپس یہ پانی اور یہاں کی بلڈنگ یہ کافی خوبصورت ہے اور یہاں کتنی رونق ہے"

"اس جگہ کو پورٹو عربیہ (Porto arabia) کہتے ہیں یہ جگہ رات کو زیادہ حسین لگتی ہے ابھی تھوڑی دیر میں رات ہونے والی ہے تُم خود دیکھ لینا"

"مجھے یہ بہت پسند آیا"

Posted On Kitab Nagri

"پورٹو عربیہ اپنی رونق کی وجہ سے کافی مشہور ہے یہاں تمہیں سب دوستانہ لوگ ملے گئیں اور یہاں کی خوبصورتی یہاں کے کیفے اور ریسٹورانٹ سے ہیں آؤ کافی پیتے ہیں"

"یہاں سب عربی میں بات کر رہے ہیں"

پارس کافی کا آرڈر دے چکا تھا اب وُہ دونوں وہی بیٹھے باتیں کر رہے تھے رات کا اندھیرا چھا رہا تھا جیسے جیسے آسماں پر

اندھیرا بکھر رہا تھا ویسے ہی یہ جگہ روشنیوں میں ڈوب رہی تھی

"آپ نے سچ کہا تھا یہ واقعی رات کی ایک دلکش جگہ ہے"

"اس جگہ میں رات کے وقت کافی چہل پہل رہتی تھی کوئی تیز گانوں پر رسک کرتا دکھائی دیتا تو کوئی روڈ پر سائیکلنگ کوئی اُن جہازوں پر کھڑا اپنے حُسن کو فون میں قید کر رہا تھا تو کوئی برتیج پر بیٹھے اس حسین منظر سے لطف لیتا پایا جاتا کوئی پھولوں کو ہاتھ میں لیے اپنا ہم سفر چن رہا ہے اور کوئی اپنے روٹھے ہم سفر کو منا رہا ہے یہ بات میں نے سامنے بیٹھے شادی شدہ جوڑے کو دیکھ کر کہی ہے لڑکی ہاتھ میں چھوٹا سا بچہ پکڑے بیٹھی ہے اور لڑکا گھٹنوں پر نیچے بیٹھا کان پکڑے۔۔۔کتنا اچھا منظر ہے نہ

زرنش ہر منظر کو چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد دونوں نے دیر تک اس جگہ پر وقت گزارارات کافی ہو چکی تھی اور زرنش کافی حد تک تھک چکی تھی اور سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے پارس اسے گھر لے آیا

.....

"یہ پاگل لوگ سمجھتے ہیں ہم ان سے وفاداری نبھانے آے ہیں سب کے سب بیوقوف ہیں ایک نمبر کے " موسیٰ اپنے بیگ سے کپڑے نکالتا فردین خان کی عقل پر ہنس رہا تھا

"زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ جتنے بیوقوف لگتے ہیں اتنے ہیں نہیں امتیاز ہم پر نظر رکھے گا تو تم اپنا منہ جتنا ہو سکے بند ہی رکھنا" زاور اسے غصّے سے سمجھا رہا تھا وہ بھی سنجیدہ ہو کر ہاں میں سر ہلانے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن ہمیں کرنا کیا ہے" موسیٰ نے سوال کیا

"میں نے تمہاری ہر شرٹ پر ایک بٹن فٹ کیا ہے جو کے اصل میں ایک کیمرہ ہے بس تمہیں فردین کی ہر حرکت پر نظر رکھنی ہو گی"

"ٹھیک ہے میں سنبھل کے کام کرونگا" موسیٰ اس سے کہتا واشروم میں چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

جب کے زاور لیپ ٹاپ پر فردین کے بارے میں ساری معلومات نکالنے لگا فردین خان دبئ کا بہت بڑا سمگلر تھا جو لڑکیوں کو پاکستان سے خرید کر رشیا میں بیچ دیتا تھا اس نے یہ کام دس سال پہلے شروع کیا تھا اور اب وہ دبئ میں اپنا ایک الگ نام بنا چکا تھا زاور کا مقصد صرف ایک لڑکی کی رہائی نہ تھی بلکے وہ ان تمام لڑکیوں کو فردین کی قید سے آزاد کروانا چاہتا تھا جو اپنے پیاروں سے دور تھیں

.....

"زرنش کے جانے بعد یہ گھر بہت خاموش ہو گیا ہے" سب لوگ شام کی چائے کے وقت جمع تھے جب جنید نے اپنے دکھ کا اظہار کیا

"ہاں ہمیں بھی اپنی بچی کی بہت یاد آ رہی ہے" آغا جان نے بھی جنید کا ساتھ دیا

"کچھ ہی دنوں کی بات ہے آغا جان پھر تو اس نے اسی گھر میں آنا ہے" فاطمہ بیگم آغا جان کو چائے دیتے ہوئے بولیں

"بس میرے بچے جہاں بھی رہے خیر سے رہیں"

.....

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آؤ برخوردار ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا" فردین خان اس وقت لونج میں بیٹھا اپنی اگلی ڈیل کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا

"میرے لئے کوئی حکم خان" کبیر نے سر جھکا کر کہا

"اب جو کے تم ہمارے گینگ کا حصّہ ہو تو تمہارا فرض ہے یہاں کے کام کرنے کا آج شام تم دونوں کو دوحہ کے لئے نکلنا ہو گا آگے تمہیں سب امتیاز سمجھا دیگا اب تم دونوں جا سکتے ہو"

ابھی وہ دونو جانے ہی لگے تھے جب فردین کی آواز آئی

"عالم تم یہیں رکو گے"

"ضرور خان اپکا حکم سر آنکھوں پر" عالم نے غصّے اور احترام کے ملے جلے تصورات کے ساتھ کہا

وہ دونوں کمرے میں آئے تو موسیٰ کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو گیا

"یہ انسان خود کو سمجھتا کیا ہے حکم پر حکم سنائے جا رہا ہے ہم اس کے باپ کے ملازم تو نہیں"

"تمہیں کیا لگتا ہے دوحہ میں کوئی کام ہے جسکی وجہ سے یہ مجھے وہاں بھیج رہا ہے" زاور اپنا بیگ نکالتے ہوے بولا

"کیا مطلب؟" موسیٰ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"دوحہ میں نہ تو ایسا کوئی گینگ ہے نہ ہی فردین کا کوئی آدمی"زاور سکون سے صوفے پر بیٹھتے ہوے بولا

"تو وہ تمہیں اور امتیاز کو وہاں کیوں بھیج رہا ہے؟"موسیٰ بھی زاور کے قریب آکر بیٹھا

"تمہیں وکالت کی ڈگری کیسے مل گئی؟"زاور نے طنز کیا موسیٰ نے آنکھیں چھوٹی کر کے زاور کو دیکھا

"وہ ہم دونوں کو الگ کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ ہمارے آنے کا مقصد جان پائے یہ دیکھ سکے ہم کتنے مخلص ہیں اس کے ساتھ"

زاور کی بات پر موسیٰ نے ایک زور دار قہقہ لگایا"

"اس پاگل کو لگتا ہے یہ ہم سے سب اگلوا لے گا"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا میں ایک بیوقوف کے ساتھ دوسرے کو چھوڑ کر جاؤنگا"زاور کہتا باتھروم چلا گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

موسیٰ کو جب تک بات سمجھ آئی زاور باتھروم جا چکا تھا

"مطلب کیا ہے تمہارا"موسیٰ نے بلند آواز میں کہا

"وہی جو تمہیں اتنی دیر بعد سمجھ آیا بیوقوف"زاور نے بھی اسی انداز میں کہا

لعنت ہو تُم پر"وہ پھر اونچی آواز میں بولا

Posted On Kitab Nagri

قبول...."زاور نے پھر جواب دیا

موسیٰ آنکھیں گھوماتا چپس کا پیکٹ اٹھا چکا تھا

.....

"پارس باہر چلیں میں کافی بور ہو رہی ہوں"

"اتنی رات کو تمہیں باہر جانا ہے"پارس حیران ہوا

"کوئی دیر نہیں ہوئی میں نے بالکنی سے دیکھا ہے سامنے والا کیفے کھلا ہے اور لوگوں کی کافی چہل پہل ہے"

"ہاں کیوں کے وہ چوبیس گھنٹے کی سروس ہے"

"تو پھر چلو"زرنش مسکرا کر بولی

"چلیں میڈم یہ نوکر حاضر ہے"

زرنش ہنسی...\

وہ دونو کیفے میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب پارس کے فون کی گھنٹی بجی

"زرنش تم بیٹھو میں ذرا یہ کال سن کر آتا ہوں کہیں جانا مت"پارس اسے کہتا باہر کی طرف چلا گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پارس کے جاتے ہی زرنش ارد گرد ماحول کو دیکھنے لگی جب اچانک اس کی نظر ایک لڑکے پر گئی جس کے بازو پر وہی مارخور کا ٹیٹو تھا زرنش کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں وہ لڑکا کسی آدمی سے بات کر رہا تھا جو عمر میں اس لڑکے سے بڑا لگ رہا تھا زرنش اسی وقت اپنی جگہ سے اٹھی اور بنا کچھ سوچے سمجھے کیفے سے باہر آئی اس کی نظر مُستقل اسی لڑکے پر تھی وہ بنا آس پاس دیکھے اپنے قدم آگے کو بڑھا رہی تھی جب پارس نے اسے آواز دی

"کہاں جا رہی ہو" پارس نے یہاں وہاں نظریں گھما کر سوال کیا

"وہ" اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں اب کوئی نہ تھا

"کیا وہ زرنش تم ٹھیک ہو" پارس اب کی بار زرنش کو دیکھ کر پریشان ہوا

"کچھ نہیں پارس میں ٹھیک ہوں بس گھر چلتیں ہیں" زرنش نے بتانا مناسب نہ سمجھا

"بتاؤ مُجھے کیا ہوا ہے"

"کچھ نہیں بس وہ کتا آ گیا تھا" اُس نے جھوٹ بولنا مناسب سمجھا

"پاگل تُم ایک کتے سے ڈر گئی"

"وہ بہت بڑا تھا اچھا نا چلتے ہیں گھر" گھبراہٹ میں اُس نے پارس کا بازو مضبوطی سے پکڑا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہاں چلو"

"دور کھڑے شخص کو اُس کی یہ حرکت ہر گز پسند نہیں آئی آگ برساتی نظروں سے زرنش کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جو پارس کے بازو کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا

زرنش گھر پہنچتے ہی اندر کی طرف چلی گئی وہ کمرے میں بیٹھی اب بھی اسی شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی

"وہ کیوں میرے پیچھے پر گیا ہے آخر کیا بگاڑا ہے میں نے اسکا کون ہے میں تو یہ بھی نہیں جانتی" وہ خوف کی وجہ سے بڑبڑا رہی تھی

خوف سے اُس کے ہونٹ لرز رہے تھے آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے وہ روتے روتے وہی بیڈ پر لٹتی چلی گئی اور کچھ ہی دیر میں اُسے نیند نے اپنے آغوش میں لے لیا

صبح اسکی آنکھ کھلی تو پورا کمرہ روشنی سے گھرا تھا اسے اندازہ ہوا کے رات وہ روتے روتے ہی سو گئی جس کی وجہ سے اب اس کے سر میں درد کی ٹیسے اٹھ رہی تھی وہ اپنا بھاری سر پکڑے باہر آئی جہاں امّا کچن میں مصروف تھیں

Posted On Kitab Nagri

"اٹھ گئی میری بیٹی"زوہیب شاہ نے پیچھے سے آواز دی

"تایا ابو اپ گھر پر ہیں آفس نہیں گئے

"ہاں پارس نے رات تمہاری طبیعت کا بتایا پہلے وہی رک رہا تھا گھر مگر اسے یونیورسٹی سے کال آگئی تو اسے جانا پڑا مگر میں اپنی بیٹی کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتا تھا"زوہیب شاہ نے زرنش کے سر پر ہاتھ رکھ کے کہا

"لیکن میں ٹھیک ہوں تایا ابو"وہ مسکرائی

"کہاں ٹھیک ہو بلکل بھی ٹھیک نہیں ہو آنکھیں کتنی سوجی ہوئی لگ رہیں ہیں آپکی آؤ یہاں بیٹھو اما آپ کے لئے اچھا سا ناشتہ بنا رہی ہیں"زوہیب شاہ نے اسے پیار سے کرسی پر بٹھایا

"تایا ابو آپکو کبھی تائی اما کی کمی محسوس نہیں ہوئی"نہ جانے اس نے وہ سوال اچانک کیوں کیا.....

"بہت محسوس ہوتی ہے اگر وہ آج ہوتیں تو تم یوں بیمار نہ ہوتی"انہوں نے ہسنے والے انداز میں کہا

"یہ رہا میری بچی کا ناشتہ "اما نے ٹرے سامنے رکھی

"شکریہ اما جان"

وہ مسکراتے ہوے دوبارہ کچن میں چلی گئیں

"تایا ابو آپ نے کبھی شکایت نہیں کی اللہ سے کے انہوں نے تائی امی کو اتنی جلدی کیوں لے لیا"....

Posted On Kitab Nagri

وہ سوال کرتے ہوے کوئی پانچ سال کی بچی لگ رہی تھی جس پر زوہیب شاہ کو انتہا کا پیار آرہا تھا

"جب اللہ آپ سے کوئی چیز لیتا ہے تو اس کے بدلے آپ کو چٹانوں کی مانند صبر دیتا ہے ہاں مجھے دکھ ہوتا ہے مگر میں اللہ سے نہ تو شکایت کر سکتا ہوں نہ ہی اس کی ذات سے مایوس ہو سکتا ہوں وہ اسی کی شے تھی اسی نے مجھے دی تھی سو لے لی"

زوہیب شاہ کی باتیں زرنش کافی غور سے سن رہی تھی

"کیا صبر کرنا اتنا آسان ہے تایا ابو" اس نے انڈے کا سلائس لیتے ہوے پوچھا

"اللہ کی راہ میں کی گئی ہر چیز انسان کے نفس کے لئے مشکل ہوتی ہے اور صبر کرنا انسان کے لئے اور زیادہ انسان صبر سے جنّت حاصل کرتا ہے اور جنّت کوئی عام تو نہیں" انہوں نے سلائس رکھتے ہوے اپنی پوری توجہ زرنش کی طرف کی

"پتا ہے آغا جان کیا کہتے ہیں" اس نے بھی ناشتے سے ہاتھ ہٹا لیا

"کیا" وہ مسکرائے

"وہ کہتے ہیں اگر تم نے صبر کرنا شروع کر دیا ہے تو سمجھو تم نے اللہ سے رابطہ شروع کر لیا ہے"

"آغا جان بلکل ٹھیک کہتے ہیں" انہوں نے سیب کے سلائس کو اٹھاتے ہوے کہا"

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ اپنی بات جاری کرنے ہی والی تھی جب پیچھے سے پارس کی آواز آئی

"کیا باتیں ہو رہی ہیں آپ دونوں میں کہیں میری برائی تو نہیں کی جا رہی"

"ہاے...ہم بھلا آپ کی برائی کیوں کرنے لگے"زرنش نے آنکھیں بڑی کی

"اچھا ٹھیک ہے یہ بتاؤ تمہاری طبیعت اب کیسی ہے بخار کم ہوا"پارس نے زرنش کے ماتھے پر ہاتھ رکھا

"اب تو کافی بہتر ہوں آج تو میں نے پورا لینڈ گھومنا ہے"

"نہیں بیٹا آج نہیں آج آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج آپ صرف ریسٹ کریگی"تایا جان نے ہدایت دی

"ہاں زرنش آج میں بھی معذرت کرتا ہوں مجھے ایک اسیگمنٹ کے لئے دوست کی طرف جانا ہو گا میں ہر گز نہ جاتا یہاں تک کے میں نے یونیورسٹی سے کچھ دنوں کے لئے اوف کر لیا مگر اچانک ہی یہ کام نکل آیا سوری"

"ارے کوئی بات نہیں آپ جائے ہم کل چلے گیں"اس نے مسکراتے ہوے کہا

پارس معذرت کرتے وہاں سے چلا گیا تایا کو بھی ایک ضروری میٹنگ کے لئے جانا پڑا

Posted On Kitab Nagri

اب گھر میں وہ اور امّا رہ گئی اور زرنش کا ارادہ آج امّا سے ڈیھروں باتیں کرنے کا تھا

امامیں سوچ رہی ہوں آج کیک بناؤں

ہاں ضرور اگر تُم بنانا چاہتی ہو تو ضرور بناؤ

"اس کے لیے مُجھے سامان بھی تو چاہیے ہو گا میں ایسا کرتی ہوں خود ہی لے آتی ہوں

مگر بیٹا تُم اکیلے کیسے جاؤ گی میں چلتی ہوں نہ ساتھ"

"نہیں امّا آپ بے وجہ نیچے جائیگی واپس آئیگی تھک جائیگی نہ اور ویسے بھی پارس نے مُجھے گروسری سٹور دیکھایا تھا میں لے آؤنگی آپ فکر نہ کرے"

جیسے تمہاری مرضی خیال سے جانا

زرنش ہاں میں سر ہلاتی اندر چلی گئی اور کچھ ہی وقت بعد تیار ہو کر باہر آئی

امّا سے اجازت لیتے ہی وہ باہر آگئی گروسری سٹور سے سارا سامان لینے کے بعد اب وہ ریال ہاتھوں میں پکڑے دیکھ رہی تھی اُسے یہاں کے پیسوں کی بلکل سمجھ نہیں تھی مگر پارس نے اُسے کچھ رقم احتیاط کے طور پر دی جو آج اُس کے کام آرہی ہے جیسے تیسے اُس نے وہاں رقم ادا کی اور باہر کی طرف آگئی

Posted On Kitab Nagri

چلتے چلتے اُس کی نظر سامنے بچے کے ہاتھ میں پھولوں سے بنے تاج پر پڑی اُس کا دل کیا وہ یہ ایک بار ضرور پہنے ہر رنگ کا پھول اُس تاج پر مقید تھا وہ چلتی اُس بچے کے پاس جانے لگی جب اچانک لڑکھڑاتے ہوئے وہ زمین پر گری ایک لڑکا اُس کے ہاتھ سے پرس چھینتا بھاگنے لگا

چور چور چور۔۔۔۔

زرنش اُس کے پیچھے بھاگنے لگی خریدا ہوا سامان زمین پر گرا پڑا تھا وہ گھبراتی اٹھی اور اسی کے پیچھے بھاگ گئی

وہ لڑکا اپنی پوری قوت سے بھاگتے تنگ گلی کی طرف بڑھ گیا زرنش بنا کچھ سوچے سمجھے اُسی کے پیچھے اُسی گلی میں آگئی جو دیکھنے میں کسی گھر کی پچھلی گلی تھی جہاں کوڑے دان تھے زرنش اُس اندھیری گلی میں آ کر ہوش میں آئی جہاں آگے کا راستہ بند تھا اُس کی سانس پھولنے لگی خوف سے اُس کے آنکھوں کے آگے اندھیرا چاہ گیا وہ خود کو سنبھالتے آگے بڑھی سامنے وہی لڑکا ہاتھ میں اُس کا پرس پکڑے اُسے غلیظ نظروں سے گھور رہا تھا

أین ستھرب الآن؟

(اب کہاں بھاگو گی؟)

Posted On Kitab Nagri

زرنش خوف اور نہ سمجھی کے ملے جلے تصورات لیے اُسے دیکھنے لگی

أنت فائقة الجمال

(تُم بہت حسین ہو)

وہ سینے پر بازو باندھے چہرے پر شیطانی بھری مسکراہٹ سجائے کھڑا اُسے گھورنے لگا زرنش کی سانسیں اکھڑنے لگی وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی لمبی لمبی سانس کھینچنے لگی اُسے لگا اُس کی روح اس وقت ہی پرواز کر جائیگی

"دیکھو مجھے جانے دو خدا کا واسطہ ہے میں ہاتھ جوڑتی ہوں" زرنش گڑگڑانے لگی اُسے کُچھ سمجھ نہیں آئی وہ یہاں سے کیسے نکلے اُسے تو یہاں کی زبان بھی نہیں آتی کے سامنے والا اُس کی بات سن کر اسمجھ کر اس پر ترس کھالیتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرنش کی بے بسی اور رونا دیکھا کر اُس نے ایک زوردار قہقہ لگایا وہ ہنستے ہوئے اُس کے قریب بڑھتا رہا

نہیں، نہیں آگے نہ آؤ خدا کے لیے"۔۔۔۔ زرنش پیچھے دیوار کی طرف لگتی گئی اُس نے دعا کی کے زمین پھٹ جائے اور وہ اسی میں دفن ہو جائے مگر نہ ہی زمین پھٹتی نہ ہی وہ دفن ہوتی وہ مسلسل اپنے قدم زرنش کی طرف بڑھانے لگا زرنش خوف سے زمین پر بیٹھتی گئی وہ چلتا اُس کے قریب آیا اب تو

Posted On Kitab Nagri

زرنش کی آواز بھی اندر دم توڑ گئی تھی وہ ہچکیوں سمیت رونے لگی اور سر گھٹنوں میں دے دیا اُسے اپنی گردن پر سخت ہاتھ محسوس ہوا اور اچانک ہاتھ ہٹ گیا اور مردانا چیخ اُس کے سماعت سے ٹکرائی اُس نے آہستہ اپنی آنکھیں کھولی سامنے وہی لڑکا زمین پر خون آلود پڑا تھا وہ خوف سے لرزتی اٹھنے لگی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا وہ لڑکھڑاتی زمین پر گرنے ہی والی تھی جب اُس نے خود کو کسی کے حصار میں پایا اُس نے خوف سے اپنی آنکھیں کھولی

ہاں یہ وہی آنکھیں تھی جو اُس نے پاکستان میں دیکھی تھی وہ تاب جو اُسے محسوس ہوئی کالی سیاں گہری آنکھیں ماتھے پر کالے بال بکھرے ہیزل آنکھیں اُن سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی چہرے پر ماسک پہننے کی وجہ سے زرنش اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی زرنش نے اپنا ہاتھ اُس کے چہرے پر رکھا اور کالی آنکھیں بند ہوئی وہ اُس کے نقوش کو چھوتی اُس کے ماسک پر رکی کالی آنکھیں ایک دوم کھلی اور پھر ہیزل آنکھوں سے ٹکرائی وہ ماسک پر مضبوطی سے ہاتھ رکھتی اُسے نیچے کی طرف کرنے ہی لگی جب اُسے اپنے گردن پر چوبن محسوس ہوئی اور دیکھتے دیکھتے سامنے کالی آنکھیں دھندلانے لگیں اور سب اندھیر ہو گیا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

امتیاز ہمیں یہاں آئے ہوئے تین دن ہو گئے ہیں اور نہ ہی تو تُم مُجھے کسی خاص دوست ملوانے گئے اور نہ ہی یہاں مُجھے کوئی گینگ ملا ارادہ کیا ہے تمہارا" کبیر شک کی نگھاؤں سے اُسے دیکھنے لگا

ہاں وہ بوس کی کال آئی تھی اُن کا کہنا ہے کے یہاں کے گینگ سے اُن کی ان بن ہو گئی ہے تو اب ہمیں واپس جانا ہو گا تم اپنا سامان سمیٹ لو صبح ہی نکلے گے " امتیاز کہتا ہوٹل سے باہر نکل گیا

گدھا۔۔۔ کبیر نے پیچھے سے دانت پیسے اور اپنے فون نکالا

ہاں جگر بول کیسا ہے " آگے سے عالم کی آواز آئی

میں نے تُجھ سے کہا تھا نہ یہاں کوئی گینگ نہیں ہے ان بیوقوفوں کا۔۔۔ میں کل آرہا ہوں

ہاں مُجھے بھی یہ علم ہو گیا تھا اچھا سن میرے ہاتھ ایک اور چیز لگی ہے تُم فوراً آجاو اب اس کا بینڈ بجانا ہی پڑے گا

ہاں یار میں خود تھک گیا ہوں بس اب یہ چیپٹر ختم کرتے ہیں" سامنے سے آتے امتیاز کو دیکھ کبیر نے کال کاٹ دی

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ ہسپتال کے وارڈ میں تھی اُس نے ہلکے سے اپنی آنکھیں کھولیں پارس کا چہرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے تھا زرنش نے ہلکی سے اپنی گردن گھمائی تایا جان نے اُس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا تھا وہ اب بھی نیند کے زیرِ اثر تھی

"تایا جان" وہ ہلکی آواز میں بڑبڑائی

"جی تایا کی جان ٹھیک ہو آپ" تایا فوراً سیدھے ہو کر بیٹھے

اُس نے سر کو خم کیا

اور پھر نیند میں چلی گئی

وقت گزرنے لگا وہ ہوش میں آنے لگی

میں یہاں کیسے آئی پارس

"تُم روڈ پر بے ہوش پڑی تھی کسی عورت نے تمہیں یہاں ہسپتال پہنچایا اور ہمیں کال کی ہمارا نمبر تمہارے بیگ میں تھا اور نیچے میرا نام اور ایڈریس بھی"

"آپکا نمبر اور ایڈریس" اُس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا اور بات دہرائی

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں ضرورت ہی کیا تھی اکیلے نیچے جانے کی زرنش امّا کے ساتھ چلی جاتی تُم" وہ دکھ اور غصے کے ملے جلے تصورات لیے کہہ رہا تھا

"پارس مت ڈانٹو میری بچی کو"

"امّا نے کہا تھا مجھ سے تایا جان مگر میں نے منع کر دیا یہ سوچ کر کہ وہ تھک جائیگی میں باہر آئی سامان بھی خریدا اور پھر ایک لڑکا میرا پرس چھین کے بھاگنے لگا میں اُس کے پیچھے بھاگی اور پھر۔۔۔" وہ کہتے ہوئے رکی سارا منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے آیا وہ کالی سیاہ آنکھیں وہ چوبن

"پھر کیا زرنش" پارس کی آواز پر وہ ہوش میں آئی

"پھر شاید میں وہی گر کر بے ہوش ہو گئی اور یہاں تک آئی" اُس نے منظر بتانا مناسب نہیں سمجھا

"بابا آپ اس کا خیال رکھے ڈاکٹر نے کہا ہے یہ ڈرپ اترتے ہی اسے ڈسچارج کر دینگے میں ڈسچارج پیپر سائن کر کے آتا ہوں"

زرنش اوپر چھت کو گھورنے لگی وہ کالی آنکھیں اب بھی اُس کے سامنے تھیں

وہ گھر آئی تو اس کا جسم درد کی شِدّت سے ٹوٹ رہا تھا صبح کا سارا منظر بار بار اُس کی آنکھوں کے سامنے آتا اور وہ پھر خوف سے کانپنے لگتی تایا جان اُسے کمرے میں آرام کرنے کا کہتے خود اپنے کمرے میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

چلے گئے پارس تب سے اُسے کہیں نظر نہیں آیا تھا شاید وہ ناراض تھا اُس نے آرام کرنے کے لئے آنکھیں بند کی ہی تھی کہ اُس کے موبائل پر کسی غیر نمبر سے میسیج آیا

(Get well soon zarnish)

موبائل کی سکرین پر اُبھرتا یہ میسیج زرنش کو اور خوف زدہ کر گیا اُس نے اپنا فون بند کیا اور بیڈ کی دوسری جانب پھینک دیا

"کون ہے یہ کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے پہلے پاکستان اور اب قطر" وہ خوف سے اپنے بال نوچنے لگی

جب خود سے لڑتے تھک گئی تو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی

رات کے وقت پارس کُچھ دوائیاں لیے زرنش کے کمرے میں آیا

"اب کیسی ہو" اُس نے بنا دیکھے سوال کیا

"ٹھیک ہوں" اُس نے غور سے دیکھا

"یہ میڈیسن وقت پر لیتی رہنا" وہ کہتا اٹھنے لگا

"ناراض ہیں مجھ سے" وہ رکا

"نہیں" اُس نے پھر بنا دیکھے جواب دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

" آئندہ خیال رکھوں گی پارس یوں ناراض نہ ہوں " اُس نے اُداس ہوتے کہا اور پارس واپس اُس کے قریب آیا

" میں ڈر گیا تھا زرنش جب مُجھے پتا چلا تُم ہسپتال میں ہو میں ڈر گیا تھا مُجھے لگا میں تمہیں کھو دوں گا" یہ کہتے اُس کی آنکھیں بھیگنے لگی

" آپ رو رہے ہیں"

" نہیں یہ خوشی کے آنسوں ہیں آپکا کارنامہ جو بہترین تھا جو آپ نے سر انجام دیا ہے آج "۔۔۔اُس نے طنز کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ہاہاہا۔۔۔وہ ہنسی

"یعنی آپ نے معاف کیا"

"دوستوں سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہا جاتا نہ"

"ہاں اور میں تو تمہاری بہترین دوست ہوں"اُس نے معصومیت سے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا بس زیادہ باتیں ہو گئی ڈاکٹر نے تمہیں آرام کا کہا ہے دوائی لے کر سو جاؤ"

پارس وہاں سے اٹھ گیا مگر اصل ناراضگی تو نیند کی زرنش سے تھی جواب آئیگی ہی نہیں

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

کبیر دبئ پہنچ چکا تھا اور بوس سے اُس کی ملاقات ہو گئی عالم اور کبیر جانتے تھے کے فردین خان اور اُس کے آدمی نظر رکھے ہوئے ہیں تبھی وہ دونوں ہر قدم احتیاط سے برتتے

"تو کیا پتا چلا تمہیں موسیٰ" رات کے وقت کمرے میں وہ دونوں اب آرام سے بات کر سکتے تھے

"ان کے گینگ کی ایک اور لڑکی ہے رمشاء جو فردین خان کے لیے خاص کام کرتی ہے اور اُسے باہر کی دنیا میں کوئی نہیں جانتا وہ سب کام خود کو چھپا کر کرتی ہے میں نے اُسے تب دیکھا جب وہ یہاں فردین خان کو ملنے آئی چہرے سے وہ کافی اُداس تھی فردین اُسے دھمکا رہا تھا خیر۔۔ اُس کا کام ہے معصوم لڑکیوں سے دوستی کرنا اور اُنھیں فردین تک پہنچا دینا یہاں تک کے پاکستان میں امتیاز اور رمشاء ساتھ تھے میں نے رمشا کا نمبر امتیاز کے موبائل سے نکال لیا ہے اگر وہ ہمارے ہاتھ لگ گئی تو سمجھو فردین جیل میں اور کل ہی رمشا امتیاز سے ملنے والی ہے وہ آپس میں یہ طے کرنے والے ہیں کے کس طرح یشمان کو ملائیشیا بھیجنا ہے

"یہ تو تُم نے بہترین کام کیا ہے موسیٰ میں بھی تھک گیا ہوں کبیر بن کر اب اس کہانی کا دی اینڈ کرتے ہیں" وُہ بیزاریت سے بولا

کل ہمیں فردین سے پہلے اُس جگہ پہنچنا ہو گا زاور

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم اُس جگہ کے بارے میں جانتے ہوں"

"ہاں میں نے ساری انفارمیشن نکال لی ہے اگر رمشاء کورٹ میں گواہی دے تو فردین کبھی نہیں بچ سکتا کیوں کے رمشاء کے پاس فردین کے ہر غلط کام کی رپورٹ ہے اور میں نے بھی کیمرے میں یہ ریکارڈ کر لیا ہے کے وہ واقعی ایک خطرناک اسمگلر ہے"

وہ دونوں ابھی کل کی بات کر رہے تھے جب زاور کا موبائل بجا سامنے والا شخص اُس کا باپ تھا یعنی عمران صاحب

"جی بولیں" اُس نے بغیر سلام کیے اجنبیت سے کہا

سلام نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔ "اُنہوں نے سامنے سے کہا

بات کیا ہے "۔ اُس نے سفاک لہجے میں کہا

"تُم کیوں بھول جاتے ہو زاور کے میں تمہارا باپ ہوں یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو مجھ سے تُم" آواز میں غصّہ اور افسوس دونوں تھا

"آپ کو کوئی کام تھا" اُس نے ایسے پوچھا جیسے پہلے والی بات اُس کے کان تک نہ پہنچی ہو

عمران صاحب نے لمبی سانس ہوا کی سپرد کی اور پھر بولے

Posted On Kitab Nagri

"صدیق کے کیس کا کیا بنا"

"دو دن میں ہم پاکستان پہنچے گے یشمان کے ساتھ "اُس نے بولتے ہی کال کاٹ دی

عمران صاحب حیرت سے موبائل کو دیکھ رہے تھے بھلا کوئی بیٹا اپنے باپ سے اتنی نفرت کیسے کر سکتا ہے----

نفرتیں انسان کو کھوکھلا کر جاتی ہیں سر جھکا دیتی ہیں اور یہی حال اس وقت عمران صاحب کا تھا

oooooooooo

صبح کے سورج سے پورا دبئ روشن ہو چکا تھا اور آج کا دن عالم اور کبیر کے لیے خاص بھی دونوں ہی ولا سے یہ کہہ کر جلدی نکل گئے کے آج اُنھیں پاکستان کے لیے روانہ ہونا ہے جس کے لیے وہ کچھ خریداری کرنا چاہتے ہیں اور یہاں فردین خان اپنے آدمیوں کے ساتھ یشمان کو لے کر پارٹی کی طرف روانہ ہو گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دونوں ایک سٹریٹ پر کھڑے رمشاء کا انتظار کر رہے تھے جب سامنے سے رمشا آتی نظر آئی

"یہی ہے زاور۔۔۔رمشا"موسیٰ نے سامنے کی طرف اشارہ کیا

Posted On Kitab Nagri

سامنے سے آتی بلیک جینز پر بلیک شرٹ پہنے آنکھوں پر کالے رنگ کے گلاسز اور سر پر کیپ ڈالے اُس نے خود کو پوری طرح سے چھپایا ہوا تھا زاور نے اُسے غور سے دیکھا

"تُجھے کیسے پتا یہ رمشا ہے اس کا تو چہرہ بھی واضع نہیں" زاور نے اسی لڑکی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا جو اب کافی شاپ پر کھڑے کسی آدمی سے بحث کر رہی تھی

"اُس کا ہاتھ" موسیٰ نے مختصر جواب دیا

ہاں؟؟ اُس نے نہ سمجھی سے موسیٰ کو دیکھا

"میں نے رمشا کی تصویر دیکھی تھی امتیاز کے موبائل پر وہاں بھی اس نے اپنا چہرہ چھپایا تھا وہ کسی پارٹی میں اچانک کھینچی گئی تصویر تھی اُس لڑکی کے ہاتھ کی ایک انگلی پوری طرح سیاہ رنگ کی تھی جیسے کوئی پیدائش کا نشان ہو اور اسی سیاہ انگلی پر سفید دل والا ٹیٹو اور اس لڑکی کی انگلی بھی وہی ہے اور ھلیاں بھی یعنی یہی رمشا ہے اور یہ اس وقت اسی پارٹی میں جا رہی ہے جہاں فردین یشمان کو بیچنے والا ہے"

زاور کی نظر ابھی تک اسی آدمی پر تھی جو رمشا پر مسلسل چیخ رہا تھا یہاں تک کے اُس نے رمشا کا ہاتھ بھی پکڑ لیا رمشا اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑواتی آگے بڑھ گئی

Posted On Kitab Nagri

زاور اور موسیٰ بھی اُس کے پیچھے چل دیئے کچھ فاصلے پر رمشا ایک تنگ گلی کی طرف بڑھ گئی جب اُس کا موبائل بجا

"میں پہنچ گئی ہوں جگہ پر تُم گاڑی بھیج دو" اُس نے کان سے موبائل ہٹایا ہی تھا کہ اچانک ہی اُس کی گردن پر کسی کا دباؤ محسوس ہوا وہ خود کو اُس سے آزاد کروانے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی گردن پر چوبن ہوئی آنکھوں کے آگے اندھیرا چاہ گیا

یہ ایک اندھیر زدہ کمرہ تھا جہاں چھت سے نیچے کی طرف لٹکتا پیلے رنگ کا بلب تھا جو یہاں موجود ایک دوسرے کو دیکھنے میں مدد دے رہا تھا

میں کہا ہوں یہ کون سی جگہ ہے"۔۔ وہ آنکھوں کو ٹپٹپاتی اٹھنے لگی"

تُم اس وقت جہنم میں ہو اور ہم تُم سے حساب لینے والے شیطان "۔۔۔موسیٰ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

موسیٰ۔۔۔۔۔ زاور کی ایک آواز پر اُس کی چلتی زبان بند ہوئی

عالم کبیر تُم دونوں مُجھے یہاں کیوں لائے ہو وہ اب مکمل آنکھیں کھول چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

اس بیوقوف کو ابھی تک پتا نہیں چلا اوہ بہن ہم عالم کبیر نہیں ہیں موسیٰ اور زاور ہیں

موسیٰ کی بات پر رمشا کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھی

اتنا بڑا دھوکا آخر کیوں میں جانتی تھی تُم دونوں وہ نہیں ہو جو دِکھتے ہو مگر امتیاز اُس نے میری۔ ایک نہ سنی

اچھا بس مُجھے زیادہ بات کرنے والی لڑکیاں ہرگز نہیں پسند " ۔۔۔ زاور کی بات نے رمشا کو اور تعیش دلایا

تُم سمجھتے کیا ہو اور تُم مُجھے چپ کروا لوگے فردین خان کو پتا چلا نہ کے تُم دونوں نے اُسے دھوکا دیا ہے تُم لوگ زندہ پاکستان نہیں جا پاؤگے

یشمان کہاں ہے رمشا " زاور نے رمشا کی بات کو سرے سے نظر انداز کیا

تُم دونوں یشمان کو کیسے جانتے ہو " اُسے پھر حیرت ہوئی

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے رمشا میں نے پوچھا یشمان کہاں ہے " اُس نے اس بار بیزار ہوتے کہا

تمہیں لگتا ہے مُجھے یوں بےہوش کر کے یہاں رکھ کر حقیقت جان لوگے " وہ طنزیہ ہنسی

Posted On Kitab Nagri

ایک تو تُم پر ترس کیا ہم نے آرام سے بے ہوش کیا اگر سر میں ڈنڈا مارتے تو یہاں نہیں سیدھا ہسپتال یا قبر میں آنکھیں کھلتی " وُہ موسیٰ تھا وہ کہاں پیچھے رہتا اپنی زبان چلانے سے سنا ہے پاکستان میں تمہاری ماں ہے جو کافی ضعیف ہو چکی ہیں اُن کی خاطر بھی نہیں بتاؤ گی "زاور نے دو ٹوک الفاظ استعمال کیے

ماں ۔۔۔۔ ایک اور جھٹکا موسیٰ اور رمشاء دونوں کو

کہاں ہیں میری ماں تُم دونوں نے اُن کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں کیا " خوف سے اُس کے چہرے پر پسینے کی چھوٹی بوندے اُبھرنے لگی

اپنی ماں کے لیے کیسے تُم تڑپنے لگی اُن کا سوچو جن سے تُم نے اُن کی اولاد چھینی ہے

تُم کچھ مت کرنا میری ماں کو میں تمہاری مدد کروگی میں تیار ہوں بس میری ماں سے دور رہو" وہ اب مکمل کپکپا رہی تھی

فردین خان کے خلاف سارے ثبوت چاہیے مُجھے اور یشما ن بھی مُجھے فردین خان جیل میں چاہیے رمشا

Posted On Kitab Nagri

رمشا نے ڈرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا جو لڑکی کچھ لمحے پہلے آنکھوں میں خون آلود غصّہ لیے بیٹھی تھی اب انہیں آنکھوں میں خوف ڈر تھا

وہ تینوں اس وقت گرینڈ پارٹی میں موجود تھے تینوں کی آنکھوں نے ایک ساتھ فردین خان کو تلاشنہ شروع کیا جس میں زیادہ دیر بھی نہیں لگی وہ سامنے ہی ملائیشیا کی پارٹی کے ساتھ ڈیل کرنے میں مصروف تھا

جاؤ اور یشمان کو میرے پاس لے آؤ اور یاد رکھنا کوئی بھی چالاکی کی تو اپنی ماں کو کھو دو گی ۔۔ ”زاور اُسے آگاہ کرتا موسیٰ کی طرف آگیا کہ کہیں کوئی اُس پر شک نہ کرے مُجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی زاور یہ یشمان کو تو لے آئیگی مگر فردین خان کو ہم پولیس کے حولے کیسے کرے گے یہ کوئی عام جگہ نہیں اور نہ ہی فردین خان عام انسان ہے

“یہاں تمہیں جتنے بھی کالے رنگ سوٹ میں لوگ نظر آرہے ہیں نہ جن کی شرٹ پر مارخور ہے یہ سب پولیس ہیں“ ۔۔۔ زاور نے سامنے دیکھتے ہوئے ہی جواب دیا

موسیٰ نے چاروں طرف نظر گھمائی اُس ہر ایک فاصلے پر کالے رنگ میں ملبوس شخص نظر آیا

Posted On Kitab Nagri

یہ تُم نے کیسے کیا زاور" ۔ -- اس بار موسیٰ کی باری تھی حیران ہونے کی

جیسے تُم نے رمشا کا پتا لگایا ویسے ہی میں نے یہاں کی پولیس سے ہاتھ ملایا" -- زاور مسکرایا

ماننا پڑے گا تُم واقعی موسیٰ کے ہی دوست ہو کافی ذہین ہو تُم" -- موسیٰ کی بات پر زاور

فقط آنکھیں ہی گھماتا رہ گیا

رمشا خوف سے چلتی فردین خان کے ساتھ جا پہنچی فردین خان رمشا کو دیکھتے ہی چہرے پر

مسکراہٹ لے آیا۔ رمشا اُس کے لیے خاص تھی یوں سمجھو فردین خان کا کام ہی رمشا کی

بدولت چلتا تھا

باس یشمان کہاں ہے" -- اُس نے خود کو نارمل محسوس کروایا

تمہیں یشما ن سے کیا کام ہے"---

خیر وہ اوپر کمرہ نمبر 203 میں ہے میں نے امتیاز کو باہر کھڑا کیا ہے جاؤ تُم

رمشا اپنے قدم اوپر کی جانب لے جانے لگی اُس کا موبائل زاور کے میسج سے جگمگایا

Posted On Kitab Nagri

یشمان کو لے کر میری بتائی ہوئی جگہ پر لے آنا تُم پاکستان ہمارے ساتھ جاؤگی اور فردین خان پولیس کے ساتھ اور کوئی چالاکی مت کرنا رمشا"۔۔۔ زاور اپنی بات ختم کر کے موبائل رکھ چکا تھا

رمشا کمرہ نمبر 203 کے سامنے کھڑی تھی جہاں امتیاز کمرے کے باہر کھڑا سکون سے سگریٹ کے دھوئیں اُڑا رہا تھا

رمشا تُم یہاں کیا کر رہی ہو"۔۔۔

باس نے لڑکی کو دیکھنے کے لیے بھیجا ہے "۔۔۔۔ اُس نے صفائی سے جھوٹ بولا ویسے بھی رمشا تو جھوٹ بولنے میں ماہر تھی

امتیاز نے دروازہ کھول دیا اور وہ اندر چلی گئی

ارے امتیاز تمہیں تو باس بلا رہے تھے"۔۔۔۔۔ ایک اور جھوٹ

وہ سر کو ہاں میں ہلاتا نیچے کی طرف بڑھ گیا

یہاں زاور اور موسیٰ طے کی جگہ پر مجود تھے

زاور وہ لے تو آئے گی نہ یشمان کو

Posted On Kitab Nagri

ظاہر ہے " -- اُس نے سگریٹ نکالی

مگر ہم دونوں یہاں ہیں وہ وہاں کوئی گڑبڑ بھی کر سکتی ہے" ---

وہ ایسا نہیں کریگی موسیٰ" ----

تُم یہ کیسے کہہ سکتے ہو وہ رمشاء ہے یعنی برائی بھرا راستہ اور دھوکے باز " ----- اُس نے یقین سے کہ

وہ جیسی بھی ہے اپنی ماں کے معاملے میں وہ عام بیٹیوں کی طرح ہے ہمارا مقصد رمشاء نہیں فردین ہے اور ہاں وہ جیسے یہاں آئے گی تُم رمشاء اور یشمان کو لے کر پاکستان کے لیے نکلنا میں فردین کے ساتھ آؤنگا

وہ ابھی بات کر ہی رہے تھے جب رمشاء یشمان کو پکڑے سامنے روڈ کروس کر رہی تھی

دیکھو میں نے تمہارا کام کر دیا بس تُم میری ماں کو کوئی نقصان مت پہنچانا " ------ وہ التجاء کر رہی تھی یا شاید نہیں

ابھی ہمارا کام نہیں ہوا تمہیں فردین کے خلاف کورٹ میں گواہی دینی ہوگی " ----- وہ سگریٹ کو آدھے میں ہی پھینک چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

میں ایسا نہیں کروگی" ۔۔۔۔ اُس نے غصے سے کہا

ہاں تو پھر ٹھیک ہے اپنی ماں کو بھول جاؤ" ۔۔۔۔ اُس نے قدم آگے کی طرف بڑھائے

تُم مُجھے ایسے نہیں دھمکا سکتے" ۔۔۔۔۔۔ وُہ چلائی

میں دھمکا نہیں رہا حقیقت بیان کر رہا ہو" ۔۔۔۔۔۔۔ اُس نے مزید قدم آگے بڑھائے

موسیٰ اور یشمان خاموشی سے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے زاور بے فکری سے اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کبیر ------ وہ مزید آواز سے چلائی

کبیر نہیں زاور" ----- اُس نے غلط کو صحیح کیا

فردین مجھے مار دیگا " ------ اب کی بار وہ چیختے ہوئے رونے لگی اور وہی زمین پر بیٹھ گئی

موسیٰ کو اس وقت وہ بے بس لگی رمشاء اور بے بس بہت عجیب بات ہے

اگر مجھ پر یقین رکھو گی تو فردین تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" ------ وہ پیچھے مڑا

وہ میری ماں کو مار دیگا زاور جس طرح اُس نے میرے باپ کو مارا تھا ------ و ہ اب سسکیوں میں رونے لگی

زاور کو موبائل پر ایک میسج ملا وہ فوراً چلتے ہوئے موسیٰ کی طرف آیا

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ تُم رمشاء اور یشمان کو لے کر ایئرپورٹ جاؤ مُجھے وہاں بلا رہے ہیں وقت بہت کم ہے ----"

اور سنو رمشاء "---- وہ رمشاء کے پاس آیا

میں جانتا ہوں تمہاری حقیقت اور مجھ پر یقین رکھو فردین تمہاری ماں کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا جاؤ موسیٰ کے ساتھ "----

کوئی مُجھے بھی بتائیگا کے کہانی آخر ہے کیا "----- موسیٰ آخر کب تک خاموش رہتا

فلائٹ میں رمشاء تمہیں سب بتا دیگی اب جاؤ "----- زاور اب روڈ کے اُس پار تھا

موسیٰ رمشا اور یشمان کو لے کر جانے لگا

زاور حال میں داخل ہوا جہاں لوگ اپنی پوزیشن سنبھال چکے تھے زاور کے اشارے پر سب نے اپنی گنز ہاتھ میں پکڑی اور فردین پر نشانہ باندھا

فردین سب کو دیکھ کر چونکہ

یہ سب کیا ہے کون ہو تُم لوگ" ----- اُس کی آنکھوں میں آگ اتر آئی

Posted On Kitab Nagri

فردین چاہتا تھا کے وہ اُن سب کو ابھی جان سے مار دے مگر اُس کے پاس کوئی ہتیار نہیں تھا یہاں داخل ہونے سے پہلے ہر آدمی سے اُس کی گن لے لی گئی تھی جو کے اس پارٹی کا رول تھا اور یہی چیز اب فردین کے گلے پر گئی تھی

امتیاز ------ وہ چلایا

اور کچھ ہی دیر میں امتیاز اوپر سے آتا دکھائی دیا۔ ہاتھوں میں ہتکڑی اور سر پر گن کا نشانہ باندھا ہوا

تُم لوگوں کو لگتا ہے فردین کو پکڑنا آسان ہے ------

پولیس کا ایک آدمی ہتکڑی لیے فردین کی طرف بڑھا

تُم یہ نہیں کر سکتے انسپکٹر "------

فردین نے نظر پورے حال میں گھمائی جہاں اُس کا ہر آدمی پولیس کی پکڑ میں تھا یہ اتنی آسانی سے کیسے ہوا فردین اتنی آسانی سے قید میں کیسے اُس کا دماغ گھومنے لگا اُس کا انجام اتنی آسانی سے نہیں ہرگز نہیں نظروں کی تاثر میں کھڑا کبیر نظر آیا جو سینے پر ہاتھ باندھے مطمئن نظر آ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

کبیر ۔۔۔۔ اُس نے پکارا

دیکھو یہ ہمیں پکڑنے آئے ہیں مُجھے یہاں سے نکالو

زاور خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا

تُم نے سنا نہیں میں تمہیں حکم دے رہا ہوں مجھ یہاں سے نکالو" ۔۔۔۔۔۔ وہ شِدّت سے چیخا۔

زاور اب بھی خاموش تھا

کبیر ۔۔۔۔۔۔ چیخنے میں مزید شِدّت آئی

زاور چلتا ہوا آگے آیا پولیس انسپکٹر سے ہتکڑی لیتے ہوئے فردین کے سامنے کھڑا ہوا

کبیر نہیں زاور ایڈوکیٹ زاور"۔۔۔۔۔ زاور نے ہتکڑی فردین کے ہاتھ میں ڈالی

فردین ہوش ساختہ نظروں سے زاور کو دیکھ رہا تھا ایک عمر لگی تھی اُسے یہ مقام حاصل کرتے ہوئے اور ایک ۲۵ سالہ لڑکے نے اُسے ملیہ میٹ کرتے ذرا دیر نہ لگائی وہ اب بھی بے تاثر چہرہ لیے پورے حال کو دیکھ رہا تھا جیسے ایک پل میں کوئی آ کر کہے گا کے فردین

Posted On Kitab Nagri

صاحب ایسے بت بنے کیوں کھڑے ہیں اور فردین خواب سے بیدار ہو جائیگا۔ مگر یہ خواب نہیں حقیقت ہے آخر برے کا انجام برا ہی ہوتا ہے

میرا انجام اتنا آسانی سے کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ وہ آنکھوں میں حیرت لیے زاور سے سوال کر رہا تھا

مشکل کاموں کا انجام آسانی سے ہوتا ہے انسان آدھا تو تب برباد ہو ہی جاتا ہے فردین جب وہ اُس شے کو ملیا میٹ ہوتے دیکھے جسے بنانے کے لیے اُس نے ایک عمر لگائی ہو مگر تمہارے بنائی گئ اپنی دنیا غلیظ تھی فردین جسے مٹنا ہی تھا" ۔۔۔۔ زاور نے فردین کا۔ ہتکڑی میں جکڑا ہوا ہاتھ حنان کو دیا) حنان جو کے اِس کیس کو زاور کے ساتھ ہی ہینڈل کر رہا تھا(۔۔اور خود چلتے ہوئے حال کے بہرونی دروازے سے گزر گیا یہاں فردین کا قصّہ ختم ایک دنیا جو فردین نے بنائی تھی برباد ہوگئ اور اسی دنیا کا ایک حصّہ جو رمشاء کا تھا وہ آباد ہونے جا رہا تھا ۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ کو خبر مل چکی تھی زاور اور فردین دبئ سے روانہ ہو چُکے تھے جب کے یشمان اور رمشاء موسیٰ کے ساتھ ہی تھیں موسیٰ کی نظر کب سے رمشاء پر ٹکی تھی جو مطمئن بیٹھے باہر دیکھ رہی تھی

یہ اتنی مطمئن کیسے کیا یہ نہیں جانتی یہ پاکستان جیل جانے کے لیے جا رہی ہے "۔۔ موسیٰ نے خود کلامی کی

موسیٰ نے یشمان کو اشارے سے اپنی جگہ آنے کا کہا اور خود رمشاء کے برابر جا بیٹھا

تُم اتنی مطمئن کیسے ہو ؟ اُس نے اچانک یہ سوال کیا

جو انسان جہنم سے نکل رہا ہو وہ مطمئن ہی ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ اُس نے باہر آسماں کو دیکھتے جواب دیا اور ایک لمبا سانس خود میں کھینچا

موسیٰ کو یہ سب عجیب لگا

مگر تُم وہاں جیل میں جا رہی ہو ۔۔۔"۔اُس نے ڈرانے کی کوشش کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جیل کی قید فردین کی قید سے لاکھ درجے بہتر ہے ۔۔۔"۔ اُس نے بات۔مکمل کرتے موسیٰ کو دیکھا اور نظریں ہٹا گئی جب کے موسیٰ کی نظریں وہیں مرکوز تھی اُس چہرے پر جس پر معصومیت تھی

رمشا اور معصوم ؟؟؟ موسیٰ نے خود سے سوال کیا

رمشا" ۔۔۔ اُس کی طرف دیکھتے ہی پکارا

ہمم ۔۔ "۔اُس نے مڑ کر دیکھا

زاور کو تمہارے بارے میں کیا سب پتا ہے ؟؟ اُس نے اچانک سوال کرنا مناسب نہ سمجھا میرے بابا دبئ کے ایک ریسٹورانٹ میں ویٹر کی جوب کرتے تھے اور امی اور میں پاکستان کے لاہور شہر میں چھوٹے سے کرائے کے گھر میں روکھا سوکھا کھا کر خوش رہا کرتے میں اسکول میں بچوں کو پڑھا کر بھی ابو کا ہاتھ بٹا دیتی تھی ہماری زندگی مطمئن تھی نہ زیادہ کا ڈر نہ کم کا افسوس مگر ایک دن ہماری زندگی کا رُخ بدل گیا امی اچانک بیمار ہوگئ اور پتا چلا میری ماں کینسر جیسے بدترین مرض میں مبتلا ہے مگر علاج سے وہ مکمل ٹھیک ہو سکتی تھیں بابا کو امی سے بےپناہ محبت تھی اور وہ اُنھیں کسی قیمت کھو نہیں سکتے تھے اسی لیے انھوں

Posted On Kitab Nagri

نے فردین جیسے بیچ شخص سے پیسے اُدھار لیے کے وقت پر ہم یہ اُدھار چکا دے گے میں محنت کروگی مگر وہ ہماری زندگی میں آنے والا طوفان تھا بھیانک طوفان وقت گزرتے امی کا علاج شروع ہوگیا اور وہ ٹھیک بھی ہونے لگی ہمارے سروں پر اب فردین کا بوجھ آن ٹھہرا اور دیکھتے دیکھتے فردین پیسے وصول کرنے ہمارے گھر آن پہنچا اُس نے مُجھے اپنی قید میں لیا جب بابا نے مُجھے آزاد کرنا چاہا تو اُس نے میری آنکھوں کے سامنے میرے باپ کو بیدردی سے قتل کر دیا میرے سامنے میرا باپ اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا اتنے میں میرے موبائل پر ہسپتال سے کال آئی جسے فردین نے اٹھایا پتا چلا کہ آج میری ماں ڈسچارج ہونے والی ہیں مگر مُجھے میری ماں نہیں میرا باپ نظر آ رہا تھا جو سامنے خون میں لت پت تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رمشاء کہتے کہتے رکی اور ایک آنسو اُس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا "۔۔۔۔

فردین نے میرے سامنے شرط رکھی کے اگر میں اُس کے لیے کام کروں ورنہ وہ میری ماں کو مار ڈالے گا اور تبھی میری زندگی فردین کی قید میں شروع ہوگی

اب وہ بنا آواز کیے رونے لگی"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تمہاری ماں کہاں ہے ----

وہ اولڈ ایج ہوم میں ہیں " --- اُس نے آنکھیں رگڑ کر صاف کی

یہی وہ وقت تھا جب موسیٰ کو اُس پر ترس آیا وہ جسے نفرت کی نظر سے دیکھ رہا تھا وہ تو محبّت سے دیکھنے کے لیے بنی تھی ان سیاہ آنکھوں میں اس قدر تکلیف موسیٰ کو اپنی آنکھوں میں محسوس ہوتی دکھائی دی

باتوں میں ہی سفر اختتام ہونے لگا وہاں زاور بھی فردین اور پولیس اہلکاروں کے ساتھ پاکستان کی سر زمین پر قدم رکھ چکا تھا

ایئرپورٹ پر ہی صدیق اور عمران صاحب زاور کے انتظار میں کھڑے رہے عمران صاحب کی آنکھوں میں ہی فخر تھا

آؤ برخوردار آخر تُم نے وہ کام کر ہی لیا جس کے پیچھے میں ا سال سے تھا "،--- صدیق صاحب نے زاور کی پیٹ تھتھپائی جس پر اُس نے ایک مسکرہٹ پر سر کو ہلکا سا خم کیا کہاں تھا نہ صدیق یہ میرا بیٹا ہے جو کہتا ہے کر دیکھاتا ہے".. -- مسکراتے ہوئے ہونٹ باپ کی بات پر سکڑ گئے اور سر جھکا رہا

Posted On Kitab Nagri

آخر فردین خان اپنے انجام کو پہنچ ہی گیا

برے کا انجام بُرا ہی ہوتا ہے زاور نے صدیق صاحب سے بات کر کے رمشاء کی سزا ختم کروائی تھی کیوں کے رمشاء کے خلاف کوئی ثبوت بنا ہی نہیں تھا وہ تو ہر کام چُھپ کر کرتی تھی ---

باب دوم----

ڈھیلی ڈھالی فروک میں ملبوس کھڑکی کے پاس کھڑی نہ جانے کس پر نظریں ٹکائے کھڑی تھی آج اُسے یہاں آئے ا مہینہ ہونے والا تھا مگر اُس نے اُس دن کے بعد گھر سے باہر قدم نہیں رکھا پارس اور تایا جان کے کہنے پر وہ سر درد کا بہانہ کر دیتی وہاں بہاولپور میں

Posted On Kitab Nagri

سب اِس کی اس حالت سے بے خبر تھے اب تو۔ پارس کو بھی اس بات سے پریشانی تھی کے اتنا بولنے اور ہنسنے والی لڑکی آخر گم سم کیوں ہے

وہ ابھی باہر کے منظر میں کھوئی تھی جب پارس کی پیچھے سے آواز آئی

ذرنش ۔۔"۔۔۔

ہمم ۔ "۔۔۔ اُس نے اپنے تمام خیالوں کو پسِ پشت ڈال کر اپنی تمام توجہ پارس کی جانب کی

تمہیں کیا ہوا ہے زرنش ۔۔۔ "۔ اُس نے پریشانی سے سوال کیا

کُچھ نہیں" ۔۔ وہ پھر کھڑکی کے پار دیکھنے لگی

تُم باہر کیوں نہیں جاتی پھر تُم تو یہاں گھومنے آئی تھی "۔۔۔ اُس نے اپنے قدم آگے بڑھائے

میں واپس جانا چاہتی ہوں پارس" ۔۔۔

یہ بات تھی یا آگ جو پارس کے تن بدن میں بھڑکی تھی

لیکن کیوں زرنش" ۔۔۔ بمشکل پارس کے گلے سے آواز نکلی

Posted On Kitab Nagri

میں ڈر ۔۔۔ مُجھے ماما بابا کی یاد آ رہی ہے "۔۔ ہوش میں آتے اُس نے بات بدلی

مگر اتنی سی بات پر تُم اس کمرے میں بند ہو گئی "۔۔۔

میرا دل نہیں باہر جانے کو "۔۔۔ اُس نے آسان راستہ اختیار کیا

آج میرے دوست کی شادی ہے میں تمہیں وہاں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں "۔۔۔ اُ

سوری پارس میں نہیں جانا چاہتی "۔۔۔ وہ چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آئی اور اپنی کتابیں

سمیٹنے لگی یہاں اُس نے اپنی میڈیکل کی پڑھائی شروع کر ہی دی

مگر میں تمہیں قطر کی شادیاں دیکھانا چاہتا ہوں"۔۔۔ اُسے لگا یہاں وہ مان جائیگی

میں نے موبائل پر دیکھی ہیں "۔۔۔ وُہ بھلا کیسے مان جاتی

اب روبرو دیکھنا "۔۔۔ اُس نے کُرسی بیڈ کے پاس کھینچی اور بیٹھ گیا آج اُس کا پکا ارادہ تھا

زرنش کو باہر لے جانے کا

تُم ضد کیوں کر رہے ہو "۔۔۔ اُس نے پارس کی طرف دیکھا

تُم ضد پوری کیوں نہیں کر رہی "۔۔۔ اُس نے بھی اسی کے انداز میں دیکھا

کب چلنا ہے "۔۔۔ ہار مان ہی گئی وہ آخر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رات نو بجے "--- اُس نے بنا کوئی بات کیے وقت ہی بتایا

میں تیار ہو جاؤنگی "----

شکریہ زرنش "--- وہ مسکراتا کُرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر اُسے دیکھتا چلا گیا

یہ وہ لڑکی تو نہیں جو یہاں آئی تھی وہ کون تھی اور یہ کون ہے پارس خود سے سوچتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

زرنش واپس خاموشی سے کتابوں میں سر دیے بیٹھ گئی مگر آنکھوں کے سامنے وہی کالی سیاہ آنکھیں تھیں

کون تھا وہ کیوں تھا آخر اُن آنکھوں کے بعد مُجھے کچھ یاد کیوں نہیں کُچھ تو تھا اُن آنکھوں میں کچھ تو کہا تھا اُس آدمی نے

آہ ----- میں پاگل ہو جاؤنگی "---اُس نے اپنے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا

وہ رو دینا چاہتی تھی پاکستان جانا چاہتی تھی مگر پاکستان میں بھی تو وُہ اُس کے پیچھے تھا بھلا جائے تو کہاں

oooooooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

صبور صبور ۔۔۔ دیکھو ہمارا بیٹا جیت آیا آخر کار اس نے فردین خان کو مات دے ہی دی "

۔۔۔ عمران صاحب چیخ چیخ کر اپنے بیٹے کی جیت کا اعلان کر رہے تھے مگر زاور بغیر کوئی چہرے پر تاثر لیے کھڑا تھا

میرا بچہ آخر تُم نے وہ کر ہی دیا مُجھے فخر ہے تُم پر "۔۔۔ صبور قدم بڑھاتی زاور کے قریب آتے ہوئے بولنے لگی

مُجھے آپ لوگوں سے بات کرنی ہے "۔۔۔۔۔ زاور نے اچانک کہا

ہاں بولو بیٹا کیا بات کرنی ہے "۔۔۔۔ صبور تو بے چین تھیں کہ کب اُس کا بیٹا اُس سے بات کرے

میں شادی کے لیے راضی ہوں"۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ عمران صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکلا

میں اپنی بات دہرانا نہیں چاہتا ۔ آپ کو جہاں شادی کرنی ہے میں تیار ہوں " ۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کرتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

پیچھے صبور عمران اور نتاشا منہ کھولے اس بات پر یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو کچھ وقت پہلے زاور نے کہی

کیا آپ نے بھی وہی سنا ماما بابا جو میں نے سنا "۔۔۔۔ نتاشا صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے بولی

ہاں ۔۔۔۔ صبور بھی اُسی کے پاس بیٹھ گئی

شُکر ہے اِس لڑکے میں عقل آئی بس اب وقت نہیں لینا میں کل ہی رشتہ پکا کرنا چاہتا ہوں "۔ ۔۔ عمران صاحب کی تو مانو جیسے عید ہوگئی ہو

اِس گھر میں بھی اب خوشیاں آنے والی تھی

oooooooo

زرنش نے ہلکا گلابی رنگ زیبِ تن کیا ہوا تھا جس پر سلور رنگ کا گوٹے کا کام بڑی ہی نفاست سے کیا گیا تھا اس نے یہ جوڑا خاص اپنی سالگرہ کے لیے بکھر میں رہنے والی ایک بزرگ خاتون سے بنوایا تھا اور جس محبّت سے یہ جوڑا بنا تھا اُتنا ہی اس پر جچ گیا بالوں کو کھلا چھوڑے جو گھٹنوں تک لہر رہے تھی آنکھوں میں بریک کاجل ڈالیں وہ قطر کی شہزادیوں کو بھی مات دے رہی تھی یہ خیال وہاں کھڑے پارس کا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہاں سب نے سفید رنگ کا جوڑا زیبِ تن کیا ہوا تھا دلہن اسٹیج پر سفید رنگ میں ملبوس سونے کے زیورات سے لدی ہوئی سونے کی دکان لگ رہی تھی وہاں ساتھ بیٹھا لڑکا عربی جوڑے میں خود کو دولہے کی پہنچان دے رہا تھا

یہاں کیا دلہن کو اتنا سونا پہنایا جاتا ہے " --- زرنش جو کے کب سے دلہن پر حیرت کی نظر ٹکائے ہوئے تھی آخر سوال کر ہی دیا

ہاں مگر یہاں کافی ایسے لوگ بھی ہیں جو اب سونے کو اتنی اہمیت نہیں دیتے میرا دوست کا خاندان قدیم زمانے سے قطر سے تعلق رکھتا ہے جہاں کے رسم و رواج اب بھی پرانے زمانے والے ہیں سونے کے بغیر ان کی دلہن اور شادی دونوں ادھوری ہیں " --پارس بات مکمل کرتے ہی ہنسنے لگا

یہ شادی زرنش کو ایک منفرد انداز والی شادی لگی تھی جہاں سب عربی ملبوسات میں رقص کر رہے تھے سب لوگ دلہن اور دولہے کا ہاتھ تھام کر اُس پر بوسا دیتے اور آنکھوں پر رکھتے یہ انداز کافی خوبصورت تھا ایک آدمی چلتے ہوئے اسٹیج کی طرف آیا ہاتھ میں مائک لیے وہ سب کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا

Posted On Kitab Nagri

مرحبًا۔۔۔ اُس کی آواز کافی بھاری تھی وہاں بیٹھے تمام لوگ اب اُس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے

أتمنى أن تكون جيد۔۔۔اُس نے مسکراتے ہوئے کہا

زرنش نے سوالیہ نظروں سے پارس کو دیکھا

مجھے امید ہے کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے۔ "۔۔۔۔ پارس نے ترجمہ کیا اور اُس کے بعد پارس اُس آدمی کے کہے ہر لفظ کا ترجمہ کرتا رہا جسے وہ بڑی توجہ سے سن رہی تھی

اليوم هوزفاف ابنتي، في هذا اليوم السعيد، أريد منكم جميعًا أن تذكروا ابنتي بالصلاة

(آج میری بیٹی کی شادی ہے، اس خوشی کے دن، میں چاہتا ہوں کہ آپ سب میری بیٹی کو دعاؤں میں یاد رکھیں)

کہتے ہوئے اُس آدمی کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ چلتا ہوا دولہے کے پاس کھڑا ہوا لڑکا بھی احتراماً سر جھکائے اٹھا

لقد قمت بتربية ابنتي كأميرة وآمل أن تربيها كملكة

(میں نے اپنی بیٹی کی پرورش بطور شہزادی کی ہے اور مجھے امید ہے کہ تم اسے ملکہ بنا کے رکھو گے۔)

Posted On Kitab Nagri

زرنش۔ مسکرائی ۔۔۔

اسی طرح تقریب چلتی رہی اور آخر کار رُخصتی کا وقت آن پہنچا پارس کو اچانک اپنے کانوں میں سسکیوں کی آواز سنائی دی نظر گھمانے پر معلوم ہوا زرنش میڈم مگرمچھ کی طرح موٹے موٹے آنسو بحا رہی تھیں

تُم کیوں رو رہی ہو پاگل ۔۔۔ "۔۔۔ پارس کو حیرت کا جھٹکا لگا

کیوں کہ وہ سب رو رہے ہیں "۔۔۔ زرنش نے دلہن کے گھر والوں کی طرف اشارہ کیا

ارے اُن کی تو بہن بیٹی رُخصت ہو رہی ہے وہ اس لیے رو رہی ہیں "۔۔۔ پارس کو اس معصوم پر ہنسی آ رہی تھی

ہاں تو مُجھے بھی رونا آ رہا ہے "۔۔۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتے بچوں کی طرح سسک رہی تھی۔ رونے کی وجہ سے اُس کی ناک لال ٹماٹر ہو چکی تھی

اچھا اچھا لڑکی اب بس چلی گئی دلہن "۔۔۔ پارس کا بس چلے تو وہ اپنا پیٹ پکڑ کر ہنستا ہوا اعلان کرتا پھرے کے اُسے ایک پاگل لڑکی پسند آئی ہے جو کسی غیر کی رُخصتی پر رو رہی تھی ویسے یہ لڑکی اپنی رُخصتی پر تو داریاں بحا دے گی

Posted On Kitab Nagri

گھر آتے ہوئے اُنھیں کافی دیر ہوگئی تایا جان بھی سو چُکے تھے اُس حادثے کے بعد زرنش اب تک زوہیب شاہ سے نہیں ملی تھی کبھی وہ جلدی آفس چلے جاتے تو کبھی زرنش سوئی ہوئی ہوتی مگر کل اُس نے ہر حال میں پاکستان جانے کا کہنا تھا اپنے تایا جان کو

oooooooooooooo

یار عشنا اب تو مُجھے بھی زرنش کی یاد آ رہی ہے تُم تو سارا دن انہیں کتابوں میں منہ دیے بیٹھی رہتی ہو "۔۔۔ جنید باغیچے میں بیٹھی عشنا کو اپنی اُداس کی وجہ بتا رہا تھا جب کے وہ کتاب میں سر دیے بیٹھی تھی

اوہ ۔۔۔ تو آخر کار جنید کو زرنش کی یاد آ ہی گئی" ۔ عشنا نے کتاب کو بند کرتے ہوئے کہا

"یاد واد کوئی نہیں آئی وہ تو میں بس بور ہو رہا تھا ۔۔۔"

کبھی پڑھ بھی لیا کرو جنید یا تُم نے گھر کے باہر چنے بیچنے ہے "۔۔۔ عشنا نے مصنوئی غصّہ کیا

Posted On Kitab Nagri

ویسے یہ کام بُرا تو نہیں اُف کتنا مزا آئیگا جب میں چیخ چیخ کر بولوں گا چنے والا آیا۔۔۔۔

"وہ سیدھا ہاتھ منہ کے قریب کیے زور زور سے بولنے لگا

جنید۔۔۔۔ بند کرو اپنی یہ بے سری آواز ..." ۔۔عشنا نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے

بے سری آواز ؟ لوگ دیوانے ہیں اس آواز کے پاگل ہو جاتے ہیں کے کب جنید بولے

گا اور ہمارے کانوں میں رس گھول دیگا " ۔۔۔ یہ جنید تھا یا عورت اتنی نزاکتیں

ہاں صحیح کہا تُم نے لوگ واقعی پاگل ہو جاتے ہیں " ۔۔۔ عشنا نے واپس کتاب کھولی

میں دیکھ رہا ہوں عشنا تُم لوگوں کو میری ذرا بھی قدر نہیں " ۔۔۔ اُس نے آنکھیں چھوٹی

کرتے ہوئے کہا

ہمیں تمہاری ان نزاکتوں کی بلکل قدر نہیں اور نہ ہی کرنی ہے جو تُم میں عورتوں کی طرح

کوٹ کوٹ کے بھری ہیں " ۔۔۔۔

ہائے اللہ " ۔۔۔ اُس نے سینے پر ہاتھ رکھے صدمے کی طرح کہاں

اُف جنید مُجھے تو کبھی کبھی لگتا ہے تُم میری چھوٹی بہن ہو " ۔۔۔ عشنا چہرے پر بیزاری

لائی جیسے جنید کو تو فرق پڑ جائیگا

Posted On Kitab Nagri

اب ایسی بھی بات نہیں " ۔۔۔ اُس نے پھر آنکھیں چھوٹی کی

اچھا باتیں چھوڑو یہ نوٹس لو اور انہیں کوپی کروا کے لاؤ شاباش "۔۔۔

اگر مجھ حسین کو کسی نے کیدنپ کر لیا تُو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "۔۔۔ اُس نے پھر عورتوں کی کہا جنید ۔۔۔۔۔۔۔ "۔ عشنا کا بس چلے تو وہ اس بہن جی کا سر توڑ دے

اچھا بس غصّہ نہیں کرتے جا رہا ہوں دیکھو میں آٹھ گیا کول ڈاؤن "۔۔ جنید نے یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا

ooooooooo

صبح بخیر تایا ابو ۔۔۔۔ زوہیب شاہ کو آتا دیکھ زرنش ناشتا چھوڑے فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی

صبح بخیر میرے بچے آج خیر تو ہے کمرے سے باہر آ گئی ۔۔۔"۔۔۔ تایا۔ جان نے زرنش کے سر پر بوسہ دیا

سوری ۔۔ تایا ابو میں بہت شرمندہ ہوں میں نے آپ کو بہت پریشان کیا ہے "۔۔۔ ووی سر جھکائے شرمندہ ہوئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں میرے بچے آپ کا کوئی قصور نہیں ہاں مگر مُجھے افسوس ہے آپ قطر نہیں دیکھ پائیں "---

کوئی بات نہیں تایا ابو یہ تو میرا گھر ہے میں جب چاہو آ جاؤں "---

ہاں یہ تو ہے "--- پیچھے سے پارس کی آواز آئی

تایا ابو --- پارس مُجھے آپ سے بات کرنی ہے "--- وہ گھبراہٹ میں انگلیاں مروڑ رہی تھی

جی بولیں بچے ---

مُجھے پاکستان واپس جانا ہے "---

پارس کے چلتے ہاتھ رک گئے آخر کیا تھا اس ایک بات میں کے پارس کی جان پر بن آتی تھی

مگر کیوں بیٹا آپ نے تو ابھی قطر بھی نہیں دیکھا "--- زوہیب شاہ بھی پریشان ہوئے

میں پھر آ جاؤنگی --- "-- اُس نے جھوٹ کہا

مگر اب کیوں نہیں "---

Posted On Kitab Nagri

تایا ابو مُجھے اب ہسپتال جوائن کرنا ہے پڑھائی شروع کرنی ہے "---- اُسے یہ بات مناسب لگی

ہمم --- زوہیب شاہ اب چپ ہو گئے

آپ ناراض ہیں "--- وہ گھبرائی

نہیں -- پڑھائی کی بات پر کوئی رسک نہیں میں کل کی ہی فلائٹ بک کرواتا ہوں میں خود آپ کو چھوڑ کر آؤنگا "--- انہوں نے پیار سے زرنش کے سر پر ہاتھ پھیرا

پارس تو وہاں موجود ہو کر بھی موجود نہیں تھا پلیٹ کو دور دھکیلتا وہ اُٹھ کر باہر چلا گیا

زوہیب شاہ اور زرنش نے پارس کی یہ حرکت باخوبی دیکھی

پارس بیٹے ناشتہ تو کرتے جاؤ ا "--- امّا کچن سے ہی چلاتی رہی

مگر وہ کہاں سنتا اُس کے کانوں میں تو بس ایک ہی بات ٹھہر گئ تھی

oooooooooo

قطر کا موسم آج سرد تھا ہوائیں داریاں کی لہروں کو دور دھکیل رہی تھیں جیسے ان کی دشمنی صدیوں سے چلتی آ رہی ہو وہ پاس پڑے بینچ پر ہاتھوں کو ساتھ جوڑے بیٹھا تھا جیسے ایک

Posted On Kitab Nagri

مسافر طویل سفر کے بعد تھک جاتا ہے اُسے یہ ہوائیں زہر لگ رہی تھیں اُس کا دم گھٹ رہا تھا یہی ہوا زرنش کو اُس سے دور لے جا رہی تھی مگر اُس کے پاس تو حق بھی نہیں تھا اُسے روکنے کا ہر گزرتا لمحہ اُسے ایک خوف میں مبتلا کر رہا تھا ہواؤں میں شدت آ رہی تھی اور اس کی گھٹن میں بھی آخر یہ محبّت سانسوں پر ہی کیوں قابض ہو جاتی ہے محبّت ؟ نہیں محبّت تو چند لمحوں کا تبادلہ ہے اُس نے تو زرنش کو عشق سمجھا ہے عشق ؟ مگر عشق تو حاصل سے ہوتا ہے۔ نہیں لا حاصل سے بھی ہوتا ہے کیسے ؟ پارس کو تو ہو گیا ہے نہ

صبح سے شام ہو گئی ہوائیں تھمنے لگی مگر وہ وہی تھا جب اُسے اپنے قریب آواز محسوس ہوئی

کیسے ہیں آپ ؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آواز پر پارس نے اپنے بائیں جانب دیکھا

یہ آنکھیں یہ وہی آنکھیں ہیں سیاہ کالی آنسوؤں سے بھری ہوئی

پہنچانا ؟ ۔۔۔ اُس نے پھر کہا

آپ ۔۔۔ پارس صرف اتنا ہی بول پایا

Posted On Kitab Nagri

جی میں اُس دن آپ آئے تھے اور میں رو رہی تھی "۔۔۔۔

پارس کو صاف آنکھوں میں بھی آنسو ہی نظر آ رہے تھے

جی ۔۔۔ پارس نے اُس کی آنکھوں سے نظریں ہٹائیں

میں بہت شرمندہ ہوں اُس دِن میں نے آپ کو جواب تک نہیں دیا اور چلی گئی "۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ کی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی "۔۔۔

میں کنزا ہوں "۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

پارس -- پارس زوہیب -- "-- پارس مسکراتے ہوئے بولا

آپ یہاں پڑھنے آئے ہیں ؟

نہیں میں یہی رہتا ہوں اپنے بابا کے ساتھ "---

اور امی ؟ ---

اُن کا انتقال میرے پیدا ہوتے ہی ہوگیا "--- پارس افسردہ ہوا

اوہ سوری." --

کوئی بات نہیں یہ تو اللہ کے فیصلے ہیں "----

میں بھی یہی رہتی ہوں اپنی امّا ابّا کے ساتھ "-- کنزا نے بات بدلی

ہمم --- "--

Posted On Kitab Nagri

دونوں میں کافی دیر خاموشی رہی جب کنزا واپس بولنے لگی

آپ اُداس ہیں ؟ ----

نہیں ----" --

کنزا کو لگا اب اُس کا یہاں بیٹھنا ٹھیک نہیں کیوں کے پارس نے اپنی نظریں پھر زمین پر کر دی

اچھا میں چلتی ہوں " --- اور بنا پارس کا جواب لیے وہ جا چکی تھی

پارس نے نظریں اٹھائی جو لڑکی اُس کے مقابل تھی اب وہ بہت دور تھی اُس کے گم ہونے تک پارس کی نظروں نے اُسے اپنے احصار میں رکھا

oooooooooo

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جارہی ہو؟

زرنش اپنا سامان پیک کر رہی تھی جب پارس اُس کے پیچھے آ کھڑا ہوا

جانا تو تھا نہ "---

مگر اتنی جلدی"۔

Posted On Kitab Nagri

میں واپس آؤنگی پارس اور پھر پورا قطر دیکھوں گی"۔

یقین دے کر جاؤ کے واپس آؤ گی"۔۔۔پارس دروازے سے چلتا زرنش کے قریب آیا

آپ کو میری بات پر یقین نہیں؟زرنش کو حیرت ہوئی

نہیں۔۔۔۔پارس نے فوراً کہا۔

مگر میں سچ کہہ رہی ہوں میں آؤں گی"۔۔زرنش معصومیت سے اُسے اپنی بات کا یقین دلا رہی تھی

ہمم۔۔۔پارس اب کچھ نہیں کہہ پایا

اور کمرے سے باہر آگیا اُسے لگا اگر وہ مزید وہاں رکا تو زرنش کو روک لے گا اُس کے سامنے اپنے جذبات بتادے گا

زوہیب شاہ اپنے کمرے میں بیٹھے کسی کتاب کا معائنہ کر رہے تھے جب پارس بگڑی حالت لئے اُن کے قریب آیا

پارس کہاں تھے تُم صبح سے کتنی کالز کی تمہیں اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے"۔۔۔وہ پارس کو دیکھ کر پریشان ہوئے

بابا وہ جا رہی ہے"۔وہ صوفے کے قریب زمین پر بیٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

اُسے جانا تھا یہ اُس کا گھر نہیں ہے پارس"۔۔وہ پارس کی بات کو سمجھ گئے تھے اب انجان بننا ٹھیک نہیں تھا

مگر بابا وہ یہاں رہ بھی تو سکتی ہے" وہ اپنی ہر بات زمین کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا آج وہ اپنے باپ سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہا

یہ کیا کہہ رہے ہو پارس؟

بابا میں جانتا ہوں زرنش کے متعلق آپ میرے جذبات سے واقف ہیں" اُس نے اپنے بابا کو دیکھا اور پھر نظریں جھکالی

میں سب جانتا ہوں"

مُجھے لگتا ہے بابا اگر وہ چلی گی تو واپس کبھی نہیں آئے گی"۔۔وہ رو دینے کو تھا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے پارس میں بات کروں گا اسد سے آغا جان سے"۔۔

کیا سچ؟ آپ واقعی بات کریں گے چاچو سے"۔۔اُس نے سر اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا اُس کی آنکھوں میں چمک تھی جیسے کوئی باپ اپنے ۲ سال بچے سے کہتا ہے کہ ہاں میں آپ کو آپ کی چیز لا دوں گا وہ میری ہو جائیگی نہ؟ پارس بچوں کی طرح سوال کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اللہ پر بھروسہ رکھو پارس وہ بہترین دیتا ہے"۔۔۔زوہیب شاہ کو اب ڈر لگ رہا تھا اُن کا بیٹا کس حد تک زرنش سے محبّت کرنے لگا تھا یہ علم تو آج اُنھیں ھوا تھا

مگر وہ تو ہر شے کو بہترین کرنے پر قادر ہیں پھر وہ چاہے تو زرنش کو بھی میرے حق میں بہترین کر سکتے ہیں"۔۔

اللہ بیشک ہر چیز پر قادر ہے مگر بعض دفعہ چیزوں میں انسان اُلجھ جاتا ہے اور وہ اللہ بہترین جانتا ہے تبھی تو وہ انسان کو دور کر دیتے ہیں اُن چیزوں سے جہاں انسان اُلجھ جائے"

مگر میں نہ اُلجھا ہوں نہ بھٹکا مُجھے تو محبّت ہے"۔۔وُہ تو بات سمجھا ہی نہیں

ہمم خیر چھوڑو چپ اٹھو یہاں سے زرنش نے دیکھا تو ہنسے گی تُم پر اتنا بڑا گھوڑا باپ کے قدموں میں بیٹھا رو رہا ہے"۔۔زوہیب شاہ ہنسے

رو بھی تو اسی کے لیے رہا ہوں"۔۔پارس نے آنکھیں صاف کی

واقعی مرد جب محبّت کرتا ہے تو رو دیتا ہے یہ واحد شے ہے جو مرد کو جھکا دیتی ہے

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

آغا جان حال میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے شاہی ولا میں روز کی نسبت آج کافی خاموشی تھی کیوں کے آج نہ ہی جنید تھا اور نہ ہی طلحہ

آغا جان آپ سے ملنے کچھ مہمان آئے ہیں"۔۔ آغا جان اخبار میں ہی مصروف تھے جب ملازم نے مہمانوں کی آمد کا بتایا

کون سے مہمان"۔۔

آغا جان صاحب کو تو میں نہیں جانتا مگر اُن کے ساتھ جو عورت ہیں وُہ عیشان بابا کے نکاح میں آئیں تھیں"۔۔۔

اچھا ایسا کرو اُنھیں مہمان خانے میں بٹھاؤ میں ابھی آتا ہوں"۔۔ آغا جان ملازم سے کہتے اُٹھ کھڑے ہوئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فاطمہ بیٹا۔۔۔۔

سکینہ بیٹا۔۔۔ آغا جان نے دونوں کو آواز لگائی

جی آغا جان۔۔۔۔ فاطمہ بیگم پہلے آئی

اور پیچھے ہی سکینہ بیگم بھی

Posted On Kitab Nagri

بختو کہہ رہا ہے کوئی مہمان ائے ہیں ساتھ ہی اُن کے کوئی عورت بھی ہے ذرا چلیے ہمارے ساتھ "۔۔۔

آغا جان مہمان خانے میں داخل ہوئے فاطمہ اور سکینہ بیگم بھی ساتھ تھیں

صبور آپا آپ "۔۔ سکینہ بیگم فوراًاُن کہ قریب گئ

معزرت یہ بختو بھی نہ آپ تو ہمارے گھر کے ہیں مہمان خانے میں آپ کی جگہ تھوڑی ہے آئیں آپ گھر کے اندر چلتے ہیں "۔۔ آغا جان عمران صاحب سے گلے ملتے ہوئے کہنے لگے

فاطمہ بیگم صبور کو لے کر حال میں آئیں

مہمان خانہ گھر کے پچھلے اطراف میں بنا تھا جس کا راستہ باہر اور اندر دونوں طرف تھا

آغا جان عمران صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے

آغا جان ہم آپ سے بات کرنے آئے ہیں اپ اسد اور جبران کو بھی گھر بلوالیں تو بہتر ہو گا "

عمران صاحب کی بات نے ہی فاطمہ بیگم کے دل میں ڈر ڈال دیا اُنہوں نے سکینہ بیگم کی طرف دیکھا

تسلّی رکھو "۔۔ آنکھوں کو خم کیا

صبور نے اپنا ہاتھ فاطمہ بیگم کے ہاتھ میں رکھا

سب ٹھیک ہے فاطمہ فکر کیوں کرتی ہو "۔۔۔ اُنہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

عمران صاحب کے کہنے پر آغا جان نے اسد اور جبران شاہ کو گھر بلوایا کچھ ہی وقت بعد وہ دونوں ساتھ گھر میں داخل ہوئے

موصوف کہاں تھے آپ اتنے سالوں بعد اپنا چہرہ مبارک دکھایا"۔۔ اسد شاہ عمران صاحب کو گلے ملتے ہوئے بولنے لگے

بس اسد کام کی مصروفیات ہی کچھ ایسی ہیں اپنے لیے وقت نکالنا مشکل ہو جاتا ہے یہ تو خیر سے زاور گھر آگیا ہے تو اسی کے ذمے کُچھ کام دے آیا ہوں"۔۔

ماشاءاللہ سنا ہے اُسے بھی تُم نے اپنے والی نوکری دی ہے"۔۔ اسد صاحب ہنسے

بچے کو تو بخش دیتے ایسے کام سے عمران"۔۔ اس بار آغا جان بولے

آغا جان میں نے کچھ نہیں کیا اُس نے اپنی مرضی سے یہ فیلڈ لی ہے"۔۔

چلیں کوئی نہیں اللہ اُسے ترقی دے بچپن میں دیکھا تھا اب نہ جانے کیسے ہو گیا ہو گا"... ا

مرد حضرات ابھی اپنی باتوں میں ہی مصروف تھے جب فاطمہ بیگم ملازمہ کے ساتھ چائے لے کر حال میں داخل ہوئی

بچے نظر نہیں آرہے فاطمہ بیگم"۔۔ اسد شاہ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولے

Posted On Kitab Nagri

جی عشنا تو یونیورسٹی گئی ہے، جنید طلحہ کے اسکول گیا ہے آج طلحہ کا فٹبال میچ تھا، اور عیشان بیٹاز مینوں کی طرف گئے ہیں کہہ رہے تھی اسکول کا کام بھی دیکھ آئے گا رات تک واپس آجائے گا"۔۔۔

اور زرنش۔۔"۔ صبور نے اچانک کہا

جی وہ پاکستان میں نہیں ہے قطر گئی ہے اپنے تایا جان کے پاس "۔۔فاطمہ بیگم گھبرائی

یہ تو بہت اچھی بات ہے"۔۔ عمران صاحب نے خوش ہوتے کہا

آغا جان میں آپ سے آج اسی سنسلے پر بات کرنے آیا ہوں"۔۔اُنہوں چائے کا کپ میز پر رکھا

زرنش اب ماشاءاللہ بڑی ہو گئی ہے آغا جان اور یہ آپ جانتے ہیں وہ آپ کے پاس امانت ہے ہماری آج میں آپ سے وہ امانت لے جانے کے لیے آیا ہوں"۔۔۔

فاطمہ بیگم کی سانسیں رکنے لگی

مگر عمران وہ ابھی ۱۸ سال کی ہے اور ہم نے آپ سے کہا تھا کے جیسے ہی وہ ۲۰ سال کی ہوں آپ اپنی امانت لے جانا"۔۔ آغا جان سنجیدہ ہوئے

جبران اور اسد شاہ دونوں خاموش تھے

فاطمہ بیگم کا ہاتھ سکینہ بیگم کے ہاتھ میں تھا شاہی ولا میں خاموشی چاہ گئی

Posted On Kitab Nagri

ہم انکار کب کر رہے ہیں آغا جان"۔۔۔صبور نے فاطمہ بیگم کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے بات بدلی

ہم چاہتے ہیں کے ابھی نکاح کر دیا جائے اور ۲ سال بعد رُخصتی"۔۔۔

مگر نکاح کی اتنی جلدی کیا ہے صبور"۔۔۔فاطمہ بیگم ماں تھی آخر کب تک چپ رہتی

جلدی نہیں ہے فاطمہ ہم بس اپنے بیٹے کی خوشی چاہتے ہیں"۔۔صبور نے فاطمہ کو اُمید بھری نظروں سے دیکھا

مگر عمران ہم نے تو نکاح کا سوچا ہی نہیں"۔۔اسد شاہ نے پریشان ہوتے کہا

اب سوچ لیں ڈرو نہیں اسد وہ ہماری بیٹی ہے اُس پر کسی برائی کا سایہ بھی نہیں آنے دیں گے ہم"۔۔

صبور اور عمران باخوبی اسد اور فاطمہ کی گھبراہٹ محسوس کر رہے تھے

آغا جان"۔۔۔اسد نے اُداسی سے پُکارا

ہمیں وقت دو عمران"۔۔آغا جان نے سنجیدگی سے کہا

آپ وقت لیں آغا جان ہمیں کوئی عتراض نہیں مگر ہمیں مایوس نہیں کریے گا"۔۔۔

شاہ کبھی اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹے عمران"۔۔۔

جی آغا جان"۔۔عمران صاحب نے سر جھکایا

Posted On Kitab Nagri

یہ کیسا وقت آ گیا تھا شاہی ولا پر کے ہر زبان خاموش ہو گئی

کافی دیر باتوں کا سنسلہ رہا اور پھر عمران اور صبور واپس گھر کو لوٹیں

oooooooooo

پارس زرنش اور زوہیب شاہ کو ایئرپورٹ چھوڑ کر گھر واپس آیا چہرے پر اُداسی تھی آنکھیں سرخ تھی جیسے کوئی کچھ کھو کے آیا ہو ہاں ایسا ہی تو تھا وہ ہار کر ہی تو آیا تھا وہ بجھے چہرے اور ہلکے قدموں سے اپنے کمرے کی جانب آیا کار کی چابیاں ٹیبل پر پھینکتے ہوئے بیڈ کی طرف مڑا نظریں بیڈ کراؤن کے اوپر فریم سے ٹکرائی

یہ وہی کیلیگرافی تھی اسماء حسنیٰ زرنش کے ہاتھوں سے بنی پارس کی آنکھیں چمک اُٹھی فریم کے کونے میں ایک خط ٹیپ کی مدد سے چپکا ہوا تھا پارس نے اُسے اُتارا

پیارے دوست کے لیے پیارا سا تحفہ۔۔"پارس پڑھ کر مسکرایا اور آگے پڑھنے لگا

مُجھے قطر میں بہت اچھا لگا پارس میں مانتی ہوں میں پورا قطر نہیں دیکھ پائی مگر مُجھے افسوس نہیں میں تو وہاں کبھی بھی آ سکتی ہوں لیکن ابھی تمہاری اس دوست کو ڈاکٹر بننا ہے پاکستان کی عوام میرا انتظار کر رہی ہے"پارس ہنسنا

Posted On Kitab Nagri

میں جلد آؤں گی پارس تم سے اپنا اُدھار لینے مطلب قطر گھومنے میرا انتظار کرنا اور ہاں پاکستان جلد آنا ۔۔۔تمہاری پیاری معصوم دوست زرنش"۔

مگر تُم ہمیشہ کے لیے کب آؤ گی" پارس خط بند کرتے ہوئے بڑبڑایا اور سائڈ ٹیبل پر رکھنے لگا جب اُس کی نظر ایک اور منی کینوس پر پڑی جس پر خوبصورتی سے پارس لکھا تھا

پارس نے اُسے اٹھایا وہ بہت چھوٹا سا تھا جو چھوٹے سے اسٹینڈ پر رکھا گیا تھا پارس نے اپنے نام پر ہاتھ پھیرا آج اُسے اپنا نام سب سے زیادہ پیارا لگا اس نے اُسے واپس اپنی جگہ پر رکھا اور اپنی حالت کو سدھارنے کے لیے چلا گیا

oooooooooo

آغا جان یہ غلط ہے میری بیٹی ابھی چھوٹی ہے اور زاور اُسے تو میں ملا ہی نہیں"..زوہیب اور جبران شاہ اس وقت آغا جان کے کمرے میں موجود تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسد ٹھیک کہہ رہا ہے آغا جان ہم لڑکے سے ملے تک نہیں ایسے کیسے ہم اپنی بیٹی اُسے دے دیں"۔۔ مگر اُس وعدے کا کیا جو تُم نے اور میں نے کیا تھا اسد"۔۔آغا جان صوفے سے کھڑے ہوئے اگر سوال میری بیٹی کا ہے تو میں یہ وعدہ بھی بھول جاؤں گا"۔۔اسد شاہ نے رخ موڑ کر بات کی

Posted On Kitab Nagri

اسد۔۔۔وہ غصے میں چلائے

تُم نے ہی اپنے بیٹے کو کہا تھا یاد ہے کے ہم شاہ ایک بار زبان کر دیں تو اُس پر مر بھی جاتے ہیں اور آج تُم ہی مکر رہے ہو"..

میں مکر نہیں رہا اگر وہ لڑکا میری بیٹی کے لیے ٹھیک نہ ہوا میں کسی وعدے کا پاس نہیں رکھوں گا"۔

وہ عمران کا بیٹا ہے یقیناً وہ ایک بہتر انسان ہو گا"۔۔۔آغا جان نے تسلّی دینی چاہی

آغا جان فقط عمران کے بیٹے ہونے پر ہم اُسے اپنی بیٹی نہیں دے سکتے "۔۔جبران شاہ نے بھی صاف گوئی سے کہا

کُچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی اسد شاہ اُٹھ کر باہر چلے گئے اور اُن کے پیچھے ہی جبران

پریشان تو آغا جان بھی تھے معاملہ تو بیٹی کا تھا مگر وعدہ وہ کیسے پیچھے ہٹتے آغا جان نے موبائل اٹھایا

توقیر میں آج اپنے ہی وعدے میں اُلجھ گیا ہوں"۔۔۔آغا جان کی آواز نکالنے سے انکاری تھی

ایسا کیا ہو گیا ہے شاہ۔۔۔توقیر صاحب نے پریشان سے پوچھا

تُم کل ہمارے گھر آؤ میں سب بتاتا ہوں"۔۔

ہاں میں ضرور آؤنگا تُم پریشان مت ہو"۔۔کال کاٹ دی گئی

Posted On Kitab Nagri

آغا جان وہیں صوفے پر ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھے گئے آخر اولاد کے لیے یہ ماں باپ اتنی بے بس کیوں ہو جاتی ہے زندگی آخر کیا شے ہے جو پل میں بدل جاتی ہے

oooooooooo

صبح کے ناشتے کے وقت سب لوگ موجود تھے مگر کوئی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا عیشان کے آنے پر بھی اُسے ہر بات سے اگاہ کر دیا گیا تھا سب کے دلوں میں ایک سوال تھا زاور کیسا ہو گا اگر وہ ویسا نہ ہوا تو وعدہ؟ آغا جان کی زبان؟

امی۔۔۔۔۔سب لوگ سر جھکائے بیٹھے تھے جب دروازے پر کھڑی زرنش زور سے چلائی

زرنش میری جان۔۔"۔فاطمہ بیگم نے بھاگ کر زرنش کو خود میں بھینچا۔

آغا جان سے پیار لینے کے بعد زرنش اور زوہیب شاہ سب سے ملے اور حال کی جانب آگئے جہاں صوفے پر سب بیٹھ چُکے تھے جو لوگ پہلے خاموش تھے اب زوہیب شاہ اور زرنش کے آنے سے خوش ہو گئے

زرنش میں نے تمہیں بہت یاد کیا تمہارے بغیر یہ گھر مُجھے کھا جانے کو دوڑتا تھا"۔۔عشنا اور زرنش اب کمرے میں بیٹھی تھی زرنش کے اندر ایک سکون سا اُترا تھا یہاں آکر وقتی سکون

Posted On Kitab Nagri

میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا عشنا وہاں خوبصورتی تو تھی مگر تُم نہیں تھی"...

تبھی تُم ایک مہینے سے پہلے آگئی"۔۔عشنا نے زرنش کے کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے کہا

ہاں بس کل سے یونیورسٹی بھی جانا ہے اور ہسپتال بھی"۔۔وہ سنجیدہ ہوئی

میں کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہی میری پیاری بہن پڑھنے کا کہہ رہی ہے "۔۔عشنا نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر کہا

ہاہاہا۔۔ہاں میں نے پڑھائی کا ہی کہا میں نے سوچا کب تک تمہارے طعنے سنتی رہوں گی"۔۔

میں نے کب طعنے دیئے"۔۔عشنا نے پلٹ کر دیکھا

اور نہیں تو کیا تُم ہی کہتی ہو کیلیگرافی سے زیادہ پڑھائی پر توجہ دو"۔۔

تو میں کچھ غلط نہیں کہتی"۔۔

اِس لیے تو بات مان لی تمہاری "۔۔

کیا ہو رہا ہے لڑکیوں"۔۔لو جی جنید صاحب آگئے

ارے زرنش ہماری بہن آگئی"۔۔عشنا نے ہنستے ہوئے کہا

ہاہاہا بہت ہنسی آئی"۔۔جنید نے عشنا کی نقل اتاری

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تُم بتاؤ کیا لائی ہو میرے لیے"۔۔ جنید نے بیگ کو دیکھتے ہوئے کہا

یہ پرفیوم"۔۔زرنش نے ہنسی دباتے ہوئے عشنا کی طرف دیکھا عشنا بھی سمجھ گئی اور بیڈ پر آ بیٹھی

یہ تو لیڈیز پرفیوم ہے باولی"۔۔۔ جنید کی آنکھیں کھل گئی

ہاں تو تُم لڑکیوں سے کم تھوڑی ہو"۔۔ عشنا اور زرنش کے قہقے پورے کمرے میں گونج رہے تھے

لو جنید تو پھر عورتوں کی طرح روٹھ بیٹھا اُس نے آنکھیں چھوٹی کر کے منہ دوسری جانب کیا

اچھا اچھا اب صحیح والا تحفہ میرے پیارے بھائی کے لیے"..زرنش نے بیگ سے ایک لکڑی کا باکس نکالا

جس کے چاروں طرف گولڈن سٹیل تھی وہ باکس باہر سے نظر آنے پر کسی گھڑی کا باکس لگ رہا تھا

یہ میرے لیے ہے"۔۔ جنید سیدھا ہو بیٹھا اور باکس کو کھولنے لگا

باکس کھلتے ہی ایک زوردار مکا جنید کی ناک پر لگا جنید کے ہاتھوں سے وہ باکس نیچے گر چکا تھا

زرنش کی بچی۔۔ جنید اپنی ناک کو رگڑ رہا تھا جو مکّے کی وجہ سے شدید لال ہو چکی تھی

اُن دونوں کا تو ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا تھا زرنش نے یہ باکس قطر کی ایک دکان سے لیا تھا جسے اس نے

باہر سے ہی دیکھ لیا تھا اور دیکھتے ہے اسے پہلا خیال جنید کا آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

اپنی ناک رگڑتا وہ ان دونوں چوڑیلوں کو دیکھ رہا تھا جو ہنستے ہوئے بیڈ پر لوٹ پوٹ ہو رہیں تھی تُم دونوں اب مُجھ سے بات نہ کرنا وہ ناراض ہوتا چلا گیا

ارے تُم نے میری بہن کو ناراض کر دیا"۔۔عشنا ہنستے ہوئے بولی

oooooooooooo

بھائی جان مُجھے آپ کو کچھ بتانا ہے"۔۔۔اسد زوہیب شاہ کے کمرے میں آئے

مُجھے بھی تُم سے بات کرنی ہے اسد"۔۔۔

پھر آپ پہلے بات کرے بھائی"۔۔وہ کُرسی گھسیٹ کر بیڈ کے قریب ہو بیٹھے

ہاں مُجھے ہی پہلے بات کرنی چاہیے ورنہ دیر ہو جائیگی"۔۔وہ سنجیدہ ہوئے

زوہیب شاہ کی سنجیدگی اسد کو پریشان کر گئی

پارس زرنش کو پسند کرتا ہے اسد"۔۔۔وہ پریشان ہوئے

کیا۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی جان"۔۔۔اسد کے چہرے پر گھبراہٹ صاف واضع ہوئی

سچ کہہ رہا ہوں۔اور یہ بات تب کی ہے جب اُس نے ہوش سنبھالا ہے"۔۔۔

مگر یہ ممکن نہیں بھائی جان"۔۔۔وہ کُرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

مگر کیوں ممکن نہیں اسد"۔۔۔

آپ بھول گئے ہیں آغا جان کا وعدہ"۔۔۔

اسد اُس وعدے کو کئی عرصہ گزر گیا ہے اب تو وہ لوگ بھول بھی گئے ہوں گے"۔۔۔

نہیں بھولے۔۔

مطلب۔۔اس بار زوہیب شاہ پریشان ہوئے

یہی بات تو میں کرنے آیا ہوں آپ سے وہ آئے تھے کچھ دن پہلے نکاح کا کہنے آغا جان اپنی بات پر پکّے ہیں کے وعدہ خلافی نہیں کر سکتے اور مُجھے ڈر ہے لڑکے کا میں تو اُس سے ملا بھی نہیں"۔۔

آغا جان کو ہو کیا گیا ہے آخر بیٹی کا معاملہ ہے میں خود بات کروں گا"۔۔

ہاں بھائی جان اب آپ ہی سمجھائے"۔۔اسد پریشانی سے بیڈ پر بیٹھے زوہیب نے اُن کے کندھے پر تسلّی بھرا ہاتھ رکھا کے سب ٹھیک ہو جائے گا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۰

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تو قیر اب بتاؤ میں کیا کروں آخر میں کیسے اپنے وعدے سے پیچھے ہٹ جاؤں "۔۔تو قیر صاحب کے آنے پر آغا جان کو کچھ بہتر محسوس ہوا اور اب وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہے تھے

مگر شاہ بچوں کا پریشان ہونا بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے "۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جانتا ہوں توقیر مگر مُجھے ڈر اس بات کا ہے کہ وہ لڑکا پسند نہ آیا اسد کو تو وعدہ ٹوٹ جائے گا اور میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا زرنش کو تو ہر ہال میں اسی گھر ہی جانا ہے "۔۔ آغا جان آج پہلی بار بے بس نظر آ رہے تھے

یہ کیا کر رہے ہیں آپ آغا جان "۔۔۔زوہیب شاہ کمرے میں آئے

زوہیب ہم وعدہ خلافی نہیں کرے گے کسی صورت نہیں "۔۔ آغا جان جو توقیر صاحب کے سامنے بے بس نظر آ رہے تھے زوہیب کے آنے پر لہجہ پھر سخت ہوا

آغا جان بیٹی کا معاملہ ہے کچھ تو خیال کرے "۔۔۔اسد شاہ بھی پیچھے سے آئے اور ساتھ جبران بھی

کیا وہ میری کچھ نہیں لگتی اسد "۔۔۔

آغا جان آپ اپنے وعدے پر اپنی بیٹی قربان کرے گے "۔۔۔اس بار جبران بھی چپ نہ رہے

اگر وہ لڑکا ٹھیک ہوا پھر "۔۔ آغا جان نے سوال کیا

اگر نہ ہوا "زوہیب شاہ نے دوٹوک انداز میں کہا

تب بھی وہ اُن ہی کی امانت ہے "۔۔۔ آغا جان یہ بات کہتے ہوئے اندر سے کانپ گئے مگر بظاہر سنجیدہ تھے

Posted On Kitab Nagri

وہ میری بیٹی ہے آغا جان"۔۔۔اسد شاہ اب رو دینے کو تھے

اسد حقیقت سے منہ نہ موڑو"۔۔ آغا جان نے اسد کے کندھے پر ہاتھ رکھا

اس بات پر ہر زبان پر تالا لگ گیا اسد شاہ رونا نہیں چاہتے تھے تبھی کمرے سے نکل گئے

کمرے میں خاموشی چاہ گئی تبھی توقیر صاحب اٹھیں اور زوہیب کے قریب آئے

بیٹا یہ وعدے اس لیے تو مشکل نہیں ہوتے یہی وجہ ہے زندگیاں لگ جاتی ہیں وہ امانت ہے کسی کی، جس خوشی سے وہ اس گھر میں آئی ہی اسی خوشی سے اُسے یہاں سے رُخصت کرو جاؤ سمجھاؤ اپنے بھائی کو تُم تو سمجھدار ہو"۔۔۔زوہیب شاہ نے سر خم کیا اور باہر چلے گئے

اسد شاہ باہر ہی صوفے پر سر جھکائے بیٹھے تھے زوہیب نے اُن کا ہاتھ پکڑا

توقیر صاحب نے صحیح کہا ہے وہ ہماری نہیں اُن کی امانت ہے اسد جس خوشی سے وہ یہاں آئی ہے اسی خوشی سے اُسے رُخصت کرو دعا کرو کے وہ لڑکا بہترین ہو ہماری زرنش کے لیے"۔۔زوہیب کی بات پر اسد نے سر اٹھا کر دیکھا آنکھوں میں آنسو تھے آج وہ واقعی ایک بیٹی کے باپ لگ رہے تھے زوہیب نے آنکھوں کو ہلکا سا بند کر کے تسلی دی

اسد شاہ چلتے ہوئے فوراً آغا جان کے کمرے میں پہنچے جہاں جبران توقیر صاحب بھی موجود تھے

Posted On Kitab Nagri

آغا جان آپ کل عمران اور زاور کو بلوالیں میں زاور سے ملنا چاہتا ہوں"۔۔اسد شاہ کہتے ہی کمرے سے نکل گئے آغا جان نے توقیر صاحب کی طرف دیکھا

شاہ پریشان نہ ہو دعا کر اب کے سب بہتر ہو"۔۔۔

اسد شاہ اپنے کمرے میں آئے جہاں فاطمہ بیگم بیڈ پر بیٹھی اُداس تھی اسد کے آتے ہی اُٹھ کر اُن کے قریب گئ ء۔۔۔

کل زاور آرہا ہے فاطمہ دعا کرو وہ میرے دل کو پسند آئے"....

اسد میری بیٹی ہے وہ"۔۔۔فاطمہ رونے لگیں

ہماری ہی بیٹی ہے وہ فاطمہ روئیں مت دعا کرے"۔۔اسد نے انہیں تسلی دی

oooooo

اگلے دن ہی عمران صاحب صبور زاور اور نتاشا کے ساتھ شاہی ولا میں موجود تھے زرنش تک یہ بات پہنچ گئ تھی کے اُس کو دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آئے ہیں پہلے تو وہ ڈر گئ تھی مگر پھر خود کو نارمل کیا

عشنا یہ اچانک سے رشتے والے کیوں آگئے ہیں"۔۔۔وہ اپنے کپڑے نکالتے ہوئے بولی

ہر لڑکی کے لیے آتے ہیں اس میں کوئی بڑی بات نہیں"۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں مگر مُجھے عجیب لگ رہا ہے"۔۔وہ ہلکا نیلے رنگ کا سوٹ نکال کر عشنا کے قریب آئی

ہوتا ہے ایسا تُم گھبراؤ نہیں کیا پتا تمہیں لڑکا پسند آئے"۔۔۔۔

آہی نہ جائے مُجھے کوئی لڑکا پسند"۔۔اُس نے آنکھیں گھما کر کہا اور کپڑے لے کر واشروم میں چلی گئی

زاور کافی سنجیدگی سے سب سے گفتگو کر رہا تھا اسد شاہ اب کافی حد تک مطمئن تھے زاور بلکل عمران کے

برعکس تھا مگر عمران اور صبور اس بات سے حیران تھے کہ اُن کے ایک بار کہنے سے زاور اُن کے ساتھ

کیسے آگیا

اسد شاہ کی مسکراہٹ نے آغا جان کو اندر تک مطمئن کر دیا

۔۔زرنش شیشے کے سامنے کھڑی تھی جب جنید بھاگتا ہوا آیا

عشنا عشنا۔۔یہ نیچے جو لڑکی آئی ہے بڑی پیاری ہے یار"۔۔وہ بیڈ پر چھلانگ لگا کر بیٹھا

شرم کرو کسی کی لڑکی پر بری نظر رکھتے ہوئے"۔۔۔عشنا نے دابٹہ

بری نہیں صرف نظر"۔۔جنید نے جملہ درست کیا

مُجھے تو لگتا ہے زرنش ہم دونوں ایک ہی گھر میں جائے گیں"۔۔۔جنید نے ایک آنکھ دبا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

ہاں واقعی تُم بھی کسی گھر ہی جاؤ گے تمہاری بھی برات آئے گی اور میری بہن رُخصت ہو گی"... عشنا نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا

زرنش کا قہقہہ گونجا۔۔۔ جنید نے ٹیری آنکھوں سے گھورا

لڑکیوں کیا کر رہی ہو اب آ بھی جاؤ نیچے سکینہ بیگم دونوں کو بلانے آئی اور عشنا نے زرنش کا ہاتھ پکڑا اور آنکھوں سے اشارہ کیا کے وہ پریشان نہ ہو

نیچے آتے ہی صبور نے زرنش کو گلے لگایا عمران صاحب نے سر پر ہاتھ رکھا زاور اب بھی سنجیدگی سے نیچے ہی دیکھ رہا تھا نتاشا تو زرنش کو دیکھتے ہی فدا ہو گئی تھی

زرنش کی نظر جیسے ہی زاور پر گئی اُس کی دھڑکن بڑھ گئی گھبراہٹ اُس کے چہرے سے صاف ظاہر ہونے لگی پاس بیٹھی عشنا نے زرنش کا ہاتھ ہلکے سے دبایا

باتیں یوں ہی چلنے لگی صبور کبھی زرنش سے پڑھائی کا پوچھتی تو کبھی اِدھر اُدھر کی باتیں جس کا جواب وہ باخوبی دے رہی تھی

آؤ نتاشا ہم باہر باغیچے میں چلے"۔۔ عشنا نے اٹھتے ہوئے کہا

ہاں کیوں نہیں جاؤ نتاشا" صبور نے مسکراتے ہوئے کہا اور نتاشا اُن دونوں کے ساتھ باہر آ گئی

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم نتاشا صاحبہ "۔۔۔ جنید ایسے باغیچے میں سامنے آیا جیسے چراغ سے جن باہر نکلتا ہو

وعلیکم السلام "۔۔۔ نتاشا نے بہت پیار سے جواب دیا جس پر جنید کے بتیس دانت باہر نکلے

تُم یہاں کیا لینے آئے ہو جنید "۔۔ عشنا نے مسکراتے ہوئے دانت پیس کر کہا

کُچھ نہیں مُجھے لگا مہمان رحمت ہوتی ہے اُن سے بات کرنا ثواب کا کام ہے بس اسی ثواب میں حصہ

ڈالنے آیا ہوں "۔۔۔ جنید کے دانت اندر ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے

جنید بھائی نماز پڑھنے تو آپ جاتے نہیں آغا جان جب تک غصے میں لے نہ جائے اور یہاں آپ نیکی کی

بات کر رہے ہیں "۔۔ پاس کھڑے طلحہ نے کہا جس پر نتاشا بھی ہنسی

چھوٹے بھائی کیوں عزت کا فالودہ کر رہے ہو باہر نہیں جانا تُم نے جاؤ جاؤ دوست انتظار کر رہے ہوں گے

تمہارا "۔۔ جنید نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا

بچہ ہے بس ایسے ہی مذاق کر رہا تھا "۔۔ اُس نے صفائی دی

جنید جاؤ یہاں سے "۔۔ زرنش نے آگے ہو کر کہا

تمہیں کیا مسئلہ ہے اپنی سیٹنگ کر لی میرے معاملے میں ٹانگ مت لاؤ اپنی "۔۔ جنید نے ہلکی آواز میں

سرگوشی کی

Posted On Kitab Nagri

اگر آغا جان کو پتہ چلا نہ تو ٹانگے توڑ دیں گے تمہاری"۔۔زرنش نے آنکھیں دکھائی

اُف خدایا ان عورتوں کا کسی چیز میں دماغ لگے یا نہ لگے دھمکی دینے میں سب سے آگے آتیں ہیں جا رہا ہوں میں اچھا مس نتاشا اب تو ملاقاتیں چلتی رہے گی خیال رکھیے گا"۔۔۔ جنید نے پھر اپنے دانت نکالے اور وہاں سے چلا گیا نتاشا نے سوالیہ نظروں سے عشنا اور زرنش کو دیکھا

تُم اسے چھوڑو یہ ذرا پاگل ہے"۔۔۔عشنا نے جنید کو پاگل قرار دیا

.....

فاطمہ تُم اتنی اُداس کیوں ہو کیا تمہیں زاور پسند نہیں آیا"۔۔۔ صبور اس وقت فاطمہ بیگم کے کمرے میں موجود تھیں

ایسا نہیں ہے صبور بات یہ ہے کہ میری بیٹی ابھی نادان ہے یہ شادی کی بعد کی زمیداری وہ نہیں نبھا پائے گی"۔۔۔

ہم شادی ابھی کر ہی نہیں رہے نکاح کرنا ہے ہمیں"۔۔۔ صبور نے فاطمہ بیگم کے ہاتھ پر تسلی بخش ہاتھ رکھا

مگر اتنی جلدی نکاح کیوں صبور"۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

فاطمہ میرا بیٹا بہت اچھا ہے مگر ہے تو مرد نہ اور مرد کب زمیداری سے غافل ہو جائے عورت کو کوئی علم نہیں میں زرنش سے ماں جتنی محبّت کرتی ہوں مُجھے اُس کا حق اُسے دینا ہے فاطمہ اگر زرنش زاور کی زندگی میں شامل ہو گئی زاور مُجھے مل جائے گا مُجھے زرنش سے بہت امیدیں ہیں وہ میرے گھر کو جوڑ کر رکھے گی"۔۔اُنہوں نے منت بھرے لہجے میں کہا

مگر صبور"۔۔۔وہ سوال کرتے ہوئے رک گئی

اللہ گواہ ہے فاطمہ میں کسی وعدے کے تحت تمہارے پاس نہیں آئی عشنا کے نکاح پر ہی میں نے زرنش کو دل میں رکھا ہے"۔۔شاید وہ سوال سمجھ گئیں تھیں

فاطمہ خاموش رہیں۔۔۔

مُجھے میرا بیٹا لوٹا دو فاطمہ"۔۔اُمید بھری نظریں ٹکائے وہ فاطمہ سے منت کر رہی تھیں

مگر میری شرط ہے"۔۔فاطمہ بیگم نے کُچھ سوچتے ہوئے کہا

کیا؟صبور بیگم سنجیدہ ہوئی

شادی زرنش کی یونیورسٹی مکمل ہونے کے بعد ہو گی میں اپنی بیٹی کی پڑھائی میں رکاوٹ نہیں چاہتی"۔۔

مُجھے منظور ہے"۔۔وہ فوراً بولیں

Posted On Kitab Nagri

میری بیٹی تمہاری ہوئی صبور"۔۔اُنہوں نے صبور کو گلے لگایا اور رونے لگی

نہیں فاطمہ وہ میری بھی بیٹی ہے میں کوئی نہ انصافی نہیں کروگی اُس کے ساتھ"۔۔۔اُنہوں نے یقین دلایا

گھر کے مرد بھی اب کافی مطمئن تھے جہاں کل اُداسی اور خاموشی تھی اب وہاں سب کے قہقے گونج رہے تھے

اور بتاؤ زاور آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے"۔۔۔

اس وقت عیشان جنید اور زاور باہر لون میں بیٹھے تھے

اسٹڈی کے لیے ایبر اڈ جانا ہے"۔۔اُس نے کافی سنجیدگی سے جواب دیا

واپسی کب ہو گی"۔۔

دو یا تین سال تک"۔۔۔۔

آپ اتنی پڑھائی کر کیسے لیتے ہیں"۔۔یہ سوال جنید کا تھا

جیسے آپ اتنی فضول باتیں کر لیتے ہیں"۔۔وہ بھی زاور تھا عیشان نہیں

مل گیا جواب اب چپ رہنا"۔۔عیشان نے ہنسی دباتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جنید منہ موڑ کر بیٹھ گیا

ارے زاور تُم نے اس کے اندر کی عورت جگادی"۔۔

کیا اس میں کوئی مرد بھی تھا"۔۔زاور نے پھر مذاق اڑایا

اس بار تو عیشان جنید کی حالت پر دل کھول کے ہنسا تھا، زاور کو خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی سر کو ذرا آسماں کی طرف اٹھایا تو اوپر کھڑکی پر زرنش تھی جو زاور کے دیکھنے پر فوراً پیچھے ہو گئی زاور اس حرکت پر ہلکا سا مسکرایا اور واپس جنید کی کلاس لینے میں لگ گیا جنید بیچارہ آج مات کھانے پر تھا معصوم شکل بنائے کبھی عیشان کو دیکھتا تو کبھی زاور کو مگر وہ زاور تھا وہ ترس نہیں کھاتا تھا

شام ہوتے ہی مہمان گھر سے رُخصت ہوئے آغا جان نے ساری بات اپنے جگری دوست توقیر کے سماعتوں تک پہنچائی

شُکر ہے شاہ تینوں بچے اب مطمئن ہے تیرے دل کا بوجھ ہلکا ہوا"۔۔

ہاں توقیر بس اب زرنش کی رضامندی چاہیے مُجھے"۔۔اُنہوں نے ایک لمبا سانس اندر کی جانب کھینچا

فکر نہیں کر اُسے بھی زاور پسند آیا ہو گا"۔۔۔

بس دعا کر توقیر میرے بچے خوش رہیں آباد رہیں"۔۔۔اُنہوں نے یہ کہتے ہی فون رکھ دیا

Posted On Kitab Nagri

فاطمہ بیٹا"۔۔۔ آغا جان نے آواز لگائی

جی آغا جان"۔۔۔

بیٹا مُجھے زرنش کی رضامندی معلوم کر کے دو اُسے زاور پسند آیا یا نہیں"۔۔

آغا جان اُس سے بھلا کیا پوچھنا اب تو اسے وہی جانا ہے"۔۔۔

فاطمہ بیگم میں بیٹیوں پر زبردستی کرنے کا قائل نہیں ہوں بات جو بھی ہو میری بیٹی کے دل میں یہ بات نہ رہے کے میں نے اُس پر کسی کو مسلط کیا"۔۔ آغا جان نے سنجیدہ مگر پیار سے کہا

جی آغا جان جو آپ کو مناسب لگے"۔۔

oooooooo

زاور تمہیں زرنش پسند آئی"۔۔ صبور زاور کو چائے دیتے ہوئے پوچھنے لگی

مُجھے ان باتوں سے دور رکھے پسند آئی یا نہیں میں نے آپ کا وعدہ پورا کیا یہیں بہت ہے"۔۔ وہ چائے کا کپ لیے باہر لون میں چلا گیا

امی بھائی ایسے کیوں ہو گئے ہیں"۔۔ نتاشا مایوس ہوتے بولی

کوئی بات نہیں زرنش آجائیگی تو اسے ٹھیک کر دے گی"۔۔ اُنہوں نے بات کو رفع دفع کیا

Posted On Kitab Nagri

نتاشا کے موبائل پر مسیج آیا جسے دیکھ کر وہ تھوڑا حیران ہوئی اور پھر موبائل بند کر دیا

ooooooo

زرنش بیٹا مصروف تو نہیں میں آجاؤں"۔۔فاطمہ بیگم دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھنے لگی

ارے امی آجائے کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتی خود تکلیف کیوں کی"۔۔

بیٹی کے کمرے میں آنے میں کیسی تکلیف"۔۔

تائی جان آپ یہاں خیریت"۔۔عشنا باہر سے آتے ہوئے پوچھنے لگی

ہاں بیٹا سب خیریت ہے میں تو اپنی بیٹی سے اسکی رضامندی لینے آئی ہوں"۔۔اُنہوں زرنش کے

گالوں کو پیار سے سہلایا

رضامندی"۔۔زرنش نے عشنا اور امی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

یعنی میں جاؤں باہر"۔۔عشنا نے سوال کیا

تُم کیوں جاؤ گی باہر بیٹا یہاں بیٹھو تُم بھی"۔۔۔

تمہیں پتہ ہے نہ بیٹا آج وہ لوگ آپ کے رشتے کے لیے آئے تھے"۔۔

جی امی"۔۔اُس نے سر جھکایا

Posted On Kitab Nagri

تو بتاؤ مُجھے تمہیں زاور اور اُس کی فیملی کیسی لگی"۔۔

فیملی بہت اچھی تھی"۔۔زرنش نے ہلکے سے جواب دیا

اور زاور؟

زرنش نے مسکراتے ہوئے سر جھکایا

بتاؤ زرنش بیٹا"۔۔فاطمہ بیگم نے پھر پیار سے سوال کیا

امی اگر وہ آپ کو پسند ہے تو مُجھے کوئی عتراض نہیں آپ میرے لیے بُرا تو نہیں سوچیں گی"۔۔مشرقی لڑکیوں کی ایک ہی بات

تائی جان اسے زاور پسند آگیا ہے"عشنا نے تنگ کیا

کیا واقعی"۔۔۔فاطمہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے بیٹی کو دیکھا

امی اس کی باتوں پر توجہ نہ دیں آپ کو جو مناسب لگے مُجھے کوئی عتراض نہیں"۔۔اُس نے مسکراتے ہوئے کہا

فاطمہ بیگم نے اُس کے ماتھے پر بوسا دیا

Posted On Kitab Nagri

اللہ تمہیں خوشیاں دے، میں ابھی آغا جان کو بتا کر آتی ہوں"۔۔وہ مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی سچ تو یہ ہے کہ زرنش کو زاور بظاھر پسند آیا تھا سنجیدہ شخصیت کا مالک تھا وہ اُس کے بات کرنے کا انداز مختلف تھا

تمہیں زاور پسند آیا"۔۔عشنا نے فاطمہ بیگم کے جاتے ہی سوال کیا

میں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ مُجھے پسند آیا"۔۔

تو تمہارے مسکرانے کا مقصد کیا تھا"۔عشنا نے شک بھری نظروں سے دیکھا

مسکرانا تو اچھی بات ہے اس میں بھلا کیا برائی ہے"۔

بتاؤ نہ تمہیں وہ پسند آیا اب بھلا مجھ سے کیا چھپانا"۔۔عشنا نے منت کی

پسند کا نہیں پتا مگر اُسے دیکھ کر عجیب سا محسوس ہوا وہ بہت الگ تھا سنجیدہ سا تُم نے دیکھا نہیں سب ہنس رہے تھے وہ صرف مسکرا رہا تھا"۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوہو یعنی موصوف کا مسکرانا بھی دیکھا گیا ہے"۔عشنا نے چھیڑا

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں اور سو جاؤ تُم کل مُجھے یونیورسٹی بھی جانا ہے"..

اچھا بابا صحیح ہے"۔۔عشنا نے سونے کی تیاری کی

Posted On Kitab Nagri

زرنش کے ذہن میں اب صرف زاور تھا وہ لاکھ کوشش کے بعد بھی اس خیال کو جھٹک نہیں پا رہی تھی

oooooooo

صبح ناشتے پر سب لوگ موجود تھے فاطمہ بیگم نے زرنش کی رضامندی اسد شاہ اور آغا جان تک پہنچا دی تھی اس دوران زوہیب شاہ کا دل خوف میں آ گیا جو وعدہ وہ اپنے بیٹے سے کر آئے تھے وہ پورا نہیں کر پائے اُنھیں پارس کا خیال تنگ کر رہا تھا

زوہیب۔۔زوہیب بیٹا"۔۔ آغا جان کی آواز پر زوہیب شاہ خیالوں سے باہر آئے

کن خیالوں میں ہو بیٹا"۔۔

کُچھ نہیں آغا جان بس ویسے ہی"۔۔اُنہوں نے خود کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا

میں سوچ رہا ہوں عمران کو نکاح کے لیے ایک مہینے کا وقت دوں عیشان بھی آج چلا جائے گا بکھر اسکول کا کام بھی مہینے تک مکمل ہو جائیگا تب ہی نکاح کر دینگے تُم کیا کہتے ہو زوہیب"۔۔

آپ کو جو مناسب لگے آغا جان"اُنہوں نے اُداس ہوتے کہا لیکن اپنی اُداسی کو ظاہر نہیں ہونے دیا

زوہیب پارس کو بھی یہاں آنے کا کہہ دو"آغا جان نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا

اسد نے زوہیب شاہ کو پریشانی سے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

آغا جان نکاح تو ایک مہینے تک ہے نہ میں قطر جانا چاہتا ہوں تھوڑا کام ہے مُجھے پھر میں پارس کو ضرور لے آؤں گا"۔۔زوہیب شاہ کے پاس اس سے بہتر حل نہیں تھا

اچھا جو تمہیں مناسب لگے مگر پارس کو لازمی لانا"۔۔ اُنہوں نے تمہید کی

جی آغا جان ضرور"۔۔بہت کم آواز میں اُنہوں نے کہا

oooooooo

اگلے ہی دن زوہیب شاہ قطر واپس جانے کے لئے پیکنگ کرنے لگے

بھائی جان آپ جا رہے ہیں"۔۔اسد شاہ کمرے میں آئے

ہاں"۔۔۔

بھائی جان مُجھے معاف کر دیں میں آپ کے لیے کُچھ نہیں کر پایا میرے وعدے نے مُجھے مجبور کر دیا ورنہ پارس میرے لیے بیٹوں سے بڑھ کر ہے"۔اسد شاہ کافی شرمندہ ہوئے

نہیں اسد اس میں تمہارا قصور نہیں میں بس پارس کی وجہ سے فکر مند ہوں نہ جانے وہ کیسے اس بات کو تسلیم کرے گا"وہ کافی پریشان ہوئے

بھائی جان آپ پارس کو لازمی لے آنا میں خود سمجھاونگا اُسے"۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں کہہ نہیں سکتا مُجھے نہیں لگتا وہ آئے گا"۔۔

اللہ بہتر کرے گا"۔۔اسد شاہ نے دلاسہ دیا

اچھا مُجھے جانا ہے میری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے"

زوہیب شاہ سب سے مل کر چلے گئے

oooooᐱᐱ

امی میں بھائی کے نکاح پر وہ سوٹ پہنو گی جو اُس دن مال میں دیکھا تھا"۔۔نتاشا ایکسائٹڈ ہو کر کہنے لگی

میری بیٹی کو جو پسند آئے وہ وہی پہنے گی"۔۔عمران صاحب نے بہت محبّت سے کہا

زاور تُم کہاں جا رہے ہو اب تو ہمارے ساتھ بیٹھو دیکھو بہن تمہاری کی فرمائشیں ختم ہی نہیں ہو رہی

"۔۔۔صبور۔نے مسکراتے ہوئے کہا

مُجھے کوئی شوق نہیں ہے سب چوچلے دیکھنے کا مُجھے کام سے جانا ہے"۔۔اُس نے کافی سفاک لہجے میں کہا

زاور۔۔۔۔"۔۔عمران صاحب نے ڈپٹا

یہ کیا طریقہ ہے جواب دینے کا ماں سے بات کرنے کی تمیز بھول گئے ہو"۔۔اُنھیں شدید غصّہ آیا

میں نے ایسا کُچھ نہیں کہا"۔۔اُس کا لہجہ اب بھی سفاک تھا

Posted On Kitab Nagri

یہیں سلوک تُم اُس لڑکی کے ساتھ بھی کرو گے جو اس گھر میں تمہارے لیے آئے گی"۔۔وہ غصے میں کھڑے ہوئے

وہ میرے لیے نہیں آپ کے بے فضول وعدے کے لیے آئے گی آپ مُجھے کہتے ہیں نہ کے میں منافق ہوں اپنے رشتوں میں تو آپ بتائیں آپ کون سے سچے ہیں ایک معصوم سی لڑکی کو یہاں لے کر آئے گے جسے حقیقت ہی معلوم نہیں اُسے تمام زندگی آپ نے جھوٹ میں رکھا اُس کے گھر والوں نے جھوٹ میں رکھا منافق میں نہیں آپ ہیں عمران صاحب آپ مطلب پرست ہے ساری زندگی اُس لڑکی کی خبر نہیں رکھی اور آج آپ کو وعدہ یاد آگیا سچ یہ ہے آپ ایک بے حس اور مطلب پرست انسان ہے

چٹاخ۔۔۔۔ایک زوردار تماچا زاور کی گال پر پڑا

تُم بھول گئے ہو تُم یہ بکواس اپنے باپ سے کر رہے ہو"۔۔عمران صاحب نے تحش میں کہا

نکل جاؤ یہاں سے میری آنکھوں سے دور چلے جاؤ۔۔۔"۔۔۔وہ زور سے چلائے

زاور اپنی ماں کو دیکھتا جو آنسو بحار ہی تھی وہاں سے چلا گیا نتاشا ڈرتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی

عمران صاحب کی سانس پھولنے لگی وہ صوفے پر گر گئے

Posted On Kitab Nagri

عمران صاحب آپ کو جوان بیٹے پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا"۔۔صبور روتے ہوئے کہنے لگی

کیا کروں صبور تُم ہی بتاؤ کیا کروں وہ اپنے باپ کو نام سے بلاتا ہے دیکھا تُم نے کیسے میرے سامنے زبان چلا رہا تھا تُم تو حقیقت جانتی ہوں میں نے کوئی منافقت نہیں کی صبور میں نے اپنے بھائی سے کیا وعدہ پورا کیا ہے"۔۔اُن کی آنکھیں بھر آئیں

زرنش اسے بدل دے گی مُجھے اُس بچی پر یقین ہے"۔۔۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو"۔۔

ooooooooo

بابا آپ نے بتایا نہیں آپ آرہے ہیں میں آپ کو خود ایئر پورٹ لینے آتا وہاں بھی میں نے اتنی کالز کی آپ نے ایک بھی نہیں اٹھائی اب ایسا بھی کیا وہاں گھل مل جانا"۔۔اُس نے ہنستے ہوئے کہا

پارس بیٹا مُجھے تم سے بات کرنی ہے"۔۔۔اُنہوں سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

باتیں تو ہوتی رہیں گی آپ پہلے آرام تو کر لیں"۔۔

نہیں پارس مُجھے نیند نہیں آئے گی جب تک میں بات نہ کر لوں"۔۔وہ مزید سنجیدہ ہوئے

ہاں میں جانتا ہوں آپ کیا بتانا چاہتے ہیں یہی نہ کے آغا جان اور چاچو مان گئے"۔۔وہ خوش ہوا

Posted On Kitab Nagri

نہیں"۔۔اُنہوں نے اُداس نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا کیسے وہ خوش فہمی پالے بیٹھا تھا

تو بتائیں پھر"۔اس بار پارس بھی سنجیدہ ہوا

زرنش کا نکاح ہے ایک مہینے بعد زاور کے ساتھ"۔۔زوہیب شاہ نے نظریں نیچے رکھ کر ایک ہو صفت میں بات کی

کسی نے پارس کا جیسے سینے سے دل نکال لیا ہو وہ صدمے بھری نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا

آپ مذاق کر رہے ہیں نہ بابا مُجھے پتا ہے"۔۔اُسے لگا اُس کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے

نہیں بیٹا میں سچ کہہ رہا ہوں"وُہ جانتے تھے پارس کا ردِ عمل تبھی سنجیدگی سے کام لیا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے بابا وہ میری پسند ہے اور زاور کون ہے یہ زاور کیوں کیسے کہاں سے آیا وہ ہم دونوں کے درمیان"۔۔اُس کی سانسیں اکھڑنے لگی اُس کی سانسوں کو جیسے کوئی قید کرنے لگا ہو آواز ساتھ دینے سے انکاری تھی

پارس ہوش کرو بیٹا"۔۔زوہیب نے اپنے بیٹے کی بگڑتی حالت پر اُس کا ہاتھ پکڑا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں بابا چھوڑیں مُجھے آپ میری بات کرنے گئے تھے ایسا نہیں ہو سکتا بابا وہ میری ہے میں نے بچپن سے اُسے اپنا کہا ہے وہ کسی اور کی ہو ہی نہیں سکتی بابا آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں"۔۔اُس نے اپنے باپ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا

پارس وہ کسی اور کی امانت تھی"۔۔

کیسے آخر کیسے وہ کسی اور کی امانت بن گئی اچانک آپ نے کہا تھا آپ اُسے میرا کر کے آئیں گیں"۔۔ اُس کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت نکلنے لگے اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ بچوں کی طرح سسک رہا تھا زوہیب شاہ نے اپنے بیٹے کی یہ کیفیت پہلی بار دیکھی تھی

پارس سنبھالو خود کو"۔۔زوہیب شاہ ڈر گئے تھے

کیسے سنبھالوں خود کو بتائیں کیسے آپ اپنے بیٹے سے کہہ رہے ہیں سانسوں کے بغیر زندہ رہو کیسے رہوں سانسوں کے بغیر زندہ"۔۔وُہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتا چلا گیا آنسو روکنے سے انکاری تھے

وقت کے ساتھ اُس کے آنسوں مزید نکلنے لگے اُس نے بے دردی سے اپنی آنکھوں کو رگڑا وہ اپنے باپ کے سامنے مزید رونا نہیں چاہتا تھا وہ اٹھا اور قدم بھرتا باہر جانے لگا

Posted On Kitab Nagri

پارس۔ پارس بیٹا کو کہاں جا رہے ہو"۔زوہیب شاہ پیچھے سے آواز لگاتے رہ گئے اور وہ باہر کی طرف بڑھ گیا

یہ کہاں لا کھڑا کیا ہے مُجھے اللہ کے میں اپنے بیٹے کی ایک خواہش بھی نہ پوری کر پایا اُس کی حفاظت فرما اللہ اُسے آمان میں رکھ وہ واحد سہارا ہے میرے جینے کا"۔۔وہ خود سے بڑبڑائے

آج ہواؤں کا رخ بھی دوسری جانب تھا وہ بھی پارس کے ساتھ سوگ منا رہی تھی آخر یہ محبّت تھی کیا چیز کس نے بنایا تھا اسے کے مل جائے تو ایک ویرانے کو گلزار کر دے اور نہ ملے تو بستی اُجاڑ دے وہ اسی بینچ پر بیٹھا تھا آج اُس کا ڈر اُس کے روبرو تھا ایک طرفہ محبّت اُس کے منہ پر تماچے کی صورت لگی تھی اُس نے یہ سفر یوں طے کیا جیسے کوئی مسافر ریگستان میں بھٹک جاتا ہے لوگوں کا شور اُس سے کوسوں دور تھا وہ تو ویرانے میں اکیلے بیٹھا تھا اُسے ہجوم دور جاتا دکھائی دیا سر کو جھکائے وہ اپنی ہاری محبّت کی داستان لکھ رہا تھا پانی کا شور اُس لیے سماعتوں سے دور تھا اُسے بس اپنے باپ کے کہے الفاظ سنائی دے رہے تھے

محبت انسان کو اپنی ذات سے بھی دور کر دیتی ہے اور پارس نے تو کی بھی ایک طرفہ محبّت تھی

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

وہ یونیورسٹی کے باہر ڈرائیور کا انتظار کرنے لگی جب اُس کے قریب ایک کالے رنگ کی کار آ کر رکی زرنش نے اُس کار کا بغور جائزہ لیا دروازے کھولنے پر جو ہستی باہر نکلی اُس کے نکلنے پر زرنش کی آنکھیں کھل گئیں"

زاور آپ"۔۔وہ اتنا ہی بول پائی

بلیک پینٹ شرٹ پڑ بازوں فولڈ کیے آنکھوں پر گلاسز ماتھے پر ہلکے سے بکھرے ہوئے بال ہلکی شیو کے ساتھ وہ نظر لگ جانے والی حد تک پیارا لگ رہا تھا

کف کو مزید اوپر چڑھاتے وہ زرنش کے سامنے آیا

ہاں میں کیوں تمہیں کسی اور کا انتظار تھا"۔۔اُس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ اپنی گلاسز اتاری نہیں ایسی بات نہیں"۔اُس کی نظریں ملنے پر وہ نظریں جھکا گئی

کیسی پاگل کرنے والی آنکھیں تھی اس انسان کے پاس اپنے سحر میں جکڑ لینے والی اُس کا لہجہ منفرد تھا

ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں یہاں تمہاری دوست مُجھے گھور رہی ہیں"۔۔اُس کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا

Posted On Kitab Nagri

زاور کی بات پر زرنش نے ادھر اُدھر دیکھا اور واقعی وہاں کھڑی ہر لڑکی کی نظر زاور پر تھی یہ تو ماننا پڑے گا وہ شخصیت ہی ایسی رکھتا تھا کے اُس پر نظریں ٹک جائیں

مگر میں کیسے "۔۔وہ اپنا جملہ مکمل کرنے ہی والی تھی جب زاور نے کہا

میں آغا جان کی اجازت لے کر یہاں آیا ہوں "۔۔۔وہ بول رہا تھا جب زرنش کے موبائل پر آغا جان کی کال آئی

جی آغا جان "۔۔

جی وہ میرے سامنے ہیں "۔۔بات کرنے کے بعد آغا جان نے کال کاٹی

کیا کہہ رہے تھے "۔۔زاور نے سوال کیا

وہ کہہ رہے تھے زاور تمہیں لینے آئے تو پریشان نہ ہونا وہ مُجھ سے اجازت طلب کر چکا ہے "۔اُس نے بہت ہی کم آواز میں کہا کے زاور کو جھک کان اُس کے قریب کرنے پڑے

اور بنا کوئی جواب دیے زاور نے کار کا فرنٹ ڈور کھولا زرنش ہچکچاتے ہوئے بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں کوئی کیفے یا ریسٹورانٹ نہیں لے جا رہا نہ ہی میں یہ حق رکھتا ہوں حق تو خیر میں گھر تک چھوڑنے کا بھی نہیں رکھتا فلحال مگر میرا تُم سے بات کرنا لازمی ہے"۔۔اُس کا لہجہ سفاک تھا مگر زرنش کو پھر بھی پسند آیا

زرنش چپ رہی اُس کی خاموشی دیکھ زاور پھر بولا

تُم راضی ہو اس رشتے سے"۔۔۔

میں کیا کہوں"۔زرنش نے اس بار اور بھی کم آواز میں کہا کہ زاور غور کرنے کے بعد بھی نہ سن پایا

لڑکی تُم کم آواز میں بولتی ہو یا میرے سامنے آواز نہیں نکل رہی"۔۔اُس نے اس بار بہت ہی پیار سے کہا

میں لڑکی نہیں ہوں"اُس نے ذرا زور سے کہا

تو لڑکا ہو"۔۔

نہیں میرا مطلب میرا نام زرنش ہے آپ مُجھے لڑکی کیوں کہہ رہے ہیں"۔۔

وہ تمہارا نام مجھ سے لیا نہیں جاتا"۔۔

کیوں اتنا مشکل تو نہیں"اُس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تُم یہ سب چھوڑو جو پوچھا ہے وہ بتاؤ"۔۔اُس نے بات بدلی

کیا پوچھا تھا؟"۔۔

لڑکی آواز تیز کرنے کے ساتھ بادام بھی کھایا کرو اگر یہی حال رہا تو مریض زندہ آئے گا اور مردہ جائے گا"۔۔اُس نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا

اللہ اللہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ"۔۔اُس نے صدمے سے دیکھا

ایسا بھی کچھ نہیں کہا میں نے"۔۔اُس نے سامنے دیکھتے ہوئے ہی جواب دیا

وہ پھر بھی خاموش رہی

آپ کا گھر آ گیا محترمہ" گاڑی شاہی ولا کے پاس رُکی

آپ اندر نہیں آئے گیں"۔۔

نہیں پھر کبھی صحیح تُم جاؤ"۔۔

وہ کار سے اترتے ہوئے رُکی اور زاور کی طرف دیکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مُجھے اس رشتے سے کوئی اتراز نہیں"۔۔وہ کہتے ہوئے باہر نکلی اور اندر کی جانب چلی گئی زاور اب بھی وہی تھا زرنش نے دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ اب بھی وہی تھا۔ زرنش کے دیکھتے ہی زاور نے گاڑی سٹارٹ کی اور واپس چلا گیا

کُچھ عجیب ہیں"۔۔وہ مسکراتے ہوئے خود سے بڑبڑای اور اندر چلی گئی

oooooooooo

رات کا دوسرا پہر تھا دروازہ کھلتے ہوئے وہ قدم بڑھاتا اندر آیا زوہیب شاہ کمرے کی تمام لائٹ بند کیے ہوئے آنکھیں موندیں کُرسی پر جھول رہے تھے ہلکی سے روشنی پر آنکھیں کھل گئیں

بکھرا حلیہ بکھرے بال رونے کے نشان اب بھی اُس کے چہرے پر موجود تھے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں آنکھوں کے گرد حلقے تھے وہ ایک دن میں ہی 24 سال کا سفر کر آیا تھا وہ حقیقت کے روبرو ہونے گیا تھا اور محبّت سے ہار آیا تھا

پارس بیٹا یہ تُم ہو" اندھیرے کی وجہ سے اُس کا چہرہ صاف واضع نہیں تھا

وہ ہلکے قدم بھرتا زوہیب شاہ کے قریب آیا اور وہی زمین پر بیٹھ گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا حالت کر دی ہے تُم نے اپنی پارس ہوش کرو سنبھالو خود کو تمہارے علاوہ میرا کوئی نہیں میرے بچے"۔۔اُن کی آواز بھر آئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بابا کیا محبّت بھی خوش قسمت لوگوں کے حصے میں لکھی جاتی ہے"۔۔وہ سامنے رکھی فیمیلی فوٹو جو بکھر میں عیشان کے نکاح پر لی گئی تھی اُس میں زرنش کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

نہیں بیٹا یہ تو اللہ کے کام ہیں انسانوں کے نہیں"زوہیب شاہ سے اپنے بیٹے کو ایسی حالت میں دیکھا نہیں جا رہا تھا

تو کیا اللہ مُجھے پسند نہیں کرتا"۔اُس کی نظر اب بھی وہی تھی

نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے اللہ اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کرتا ہے" اُنہوں نے ہاتھوں کو پیالے کی صورت میں بنا کر پارس کی چہرے کو تھاما

پھر زرنش میری کیوں نہیں ہوئی"اُس کے آنسو پھر نکلنے لگے

یہ اللہ بہتر جانتا ہے پارس زرنش کی ضرورت کسی اور کو تھی اس لیے وہ اُس کی ہوئی تمہاری ضرورت کسی اور کو ہو گی وہ تُم تک آ جائیگی یہ تمام فیصلے کرنے والی ذات اُس کی ہے وہ بہتر لے کر بہترین دیتا ہے "

Posted On Kitab Nagri

مگر میں نے محبّت کی ہے اُس سے بابا میں کیسے بھول جاؤں "۔۔اُس نے نظریں ہٹا کر اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھا زوہیب شاہ کا دل کلیجہ چیر کر باہر نکلنے کو تھا کتنی اذیت تکلیف تھی ان آنکھوں میں اس لہجے میں

مگر پارس زرنش بیٹی تو بے قصور ہے اُس نے تو تُم سے کبھی محبّت کا دعویٰ نہیں کیا وہ تو تمہیں اپنا بہترین دوست سمجھتی ہے اُس سے نفرت نہیں کرنا کبھی "۔۔

نہیں بابا میں اُس سے نفرت نہیں کر سکتا یہ میرے اختیار میں ہی نہیں میں نے اُس سے صرف محبّت کی ہے میں محبّت کا دعویدار ہوں "۔۔اُس نے تڑپ کر کہا

بابا آپ جائے پاکستان "۔۔اُس نے بیدردی سے آنسوں صاف کیے

تُم نہیں چلوگے "۔وہ یہ پوچھنا تو نہیں چاہتے تھے مگر پھر بھی پوچھ لیا

نہیں بابا مجھ پر یہ ظلم نہ کرے آپ کا بیٹا اتنا بہادر کبھی نہیں ہے محبّت ہار بیٹھا ہوں اب محبّت کو مُجھ پر سزا نہ کرے محبّت کو محبّت رہنے دے اُسے مذاق نہ بنائے کے وہ مُجھ پر ہنسے "۔۔اُس کی روح تک جھلس گئی تھی وہ بھلا کیسے محبّت کو کسی اور کا ہوتے دیکھتا

مگر آغا جان "۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں اُن سے معذرت کرلوں گا"

بابا"اُس نے بے بسی سے پُکارا

میں اس محبّت سے دستبردار ہوتا ہو"۔۔یہ لفظ تھے یا اذیت کی آخری حد

زوہیب شاہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا وہ تو پارس تھا ہی نہیں محبّت نے ایک رات میں اُسے مات دی تھی

وہ اُٹھ کر جانے لگا

کہاں جارہے ہو"۔۔۔

مُجھے اکیلا رہنا ہے بابا آپ فکر نہ کرے میں ٹھیک ہوں"۔۔۔وہ وہاں سے جا چکا تھا مگر زوہیب شاہ کی

حتیلی پر اپنا ایک آنسو چھوڑ گیا تھا جسے زوہیب شاہ دیکھ کر تڑپ اٹھے تھے

oooooooo

وقت تیزی سے گزر رہا تھا نکاح میں اب بس ا ہفتہ رہتا تھا سب لوگ بیٹھے نکاح کی تیاری کا سوچ رہے

تھے زرنش تو شرم لیے کمرے میں چھپی رہتی تھی اور اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی نکاح کا

سوچ رہی تھی جب اُس کے کانوں میں اسد شاہ کی آواز پڑی

ارے زاور بیٹا آؤ آج بھلا کیسے شاہی ولا کی یاد آگئی"۔۔

Posted On Kitab Nagri

زاور کا نام سنتے ہی زرنش کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا پھر زاور میں ایسی کیا بات تھی

ویسے انکل یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا آغا جان کو سلام کرتا جاؤں"۔۔۔اُس نے مسکرا کر مگر سنجیدہ لہجے میں جواب دیا

یہ تو تُم نہیں بہت اچھا کیا بیٹے"۔ آغا جان نے شفقت بھرا ہاتھ زاور کی پشت پر رکھا

زاور نے نظر کو ذرا ادھر اُدھر کیا مگر وہاں کوئی نہیں تھا اُسے پھر خود پر نظریں محسوس ہوئی آخر کو وہ وکیل تھا مجرموں میں رہ کر وہ اتنا تو جان گیا تھا کے نظروں کی طپش کیسے خود پر محسوس ہوتی ہیں اُس نے آنکھوں کو ذرا اٹھایا وہ پھر کمرے کی کھڑکی پر کھڑی تھی کالے رنگ کا جوڑا زیبِ تن کیے وہ زاور کی خوبصورتی کو بھی مات دے رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کُچھ دیر بات کرنے کے بعد زاور کھڑا ہوا

اچھا آغا جان اجازت دیں کوئی کام ہو تو ضرور یاد کریے گا"۔۔ آغا جان سے اجازت طلب کرتے وہ وہاں سے چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

شاہی ولا میں خاموشی تھی اس لیے نہیں کے سب چپ تھے وہ اس لیے کے جنید صاحب گھر پر نہیں تھے اس وقت وہ بکھر میں عیشان صاحب کو گفتو گو میں مشغول کیے ہوئے تھے یا یہ کہنا مناسب ہو گا جینا حرام کیے ہوئے تھے

تایا ابو۔۔۔۔۔۔۔زرنش کی کچن سے نکلتے ہوئے آواز آئی

زوہیب شاہ دروازے سے اندر آتے ہوئے دکھائی دیے زرنش بھاگ کر اُن کی طرف گئی

تایا ابو۔۔پارس باہر ہیں "اُس نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ نہیں آیا"۔۔۔اُنہوں نے اُداسی سے کہا

نہیں ایسے کیسے نہیں آئے"۔۔

وہ ناراض ہوتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی اور فون اٹھا کر پارس کو کال ملائی

السلام و علیکم "۔۔اُداس بھری آواز گونجی

وعلیکم اسلام۔۔آئے کیوں نہیں "۔۔زرنش نے بھی ناراضگی کا اظہار کیا

مُجھے کام تھا یہاں "اُس نے سفاک لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

ایسا بھی بھلا کیا کام کے آپ میرے خاص موقع پر میرے ساتھ نہیں ویسے خود کو میرا دوست کہتے ہیں تو کیا دوست ایسے ہوتے ہیں"۔۔اُس نے مصنوئی غصّہ کیا

میں نہیں آسکتا زرنش بات کو سمجھو"۔۔پارس کا لہجہ اب بھی سفاک تھا

میں کچھ نہیں سمجھ رہی آپ کو ہر حال میں آنا ہے ورنہ۔۔ورنہ میں۔۔۔میں نکاح نہیں کرو گی"۔۔

اُس نے سوچتے ہوئے دھمکی دی

یہ کیا بچکانہ بات ہے زرنش"

بچکانہ ہو،زنانہ ہو یا مرداناہو مُجھے کُچھ نہیں پتا آپ کو آنا ہے تو آنا ہے ہر حال میں"۔۔۔

پارس ہلکا سا ہنسا ایک مہینہ ہو گیا تھا اُسے مسکراتے ہوئے

میں کوشش کروں گا"

کوشش نہیں آپ کو آنا ہے میں نکاح کے عین وقت بھی آپ کا انتظار کروں گی"۔۔اُس نے آخری بات کہہ کر کال کاٹ دی

مت کرو زرنش یہ ظلم محبّت ہنسے گی مجھ پر یار"۔۔وہ سر جھکائے بڑبڑایا

oooooo

Posted On Kitab Nagri

آخر نکاح کا دن آن پہنچا

کام کرو کام مُجھے نہ دیکھو "۔۔ اور جنید صاحب بھی آن پہنچے شاہی ولا میں اور اس وقت صوفے پر شہنشاہوں کی طرح لیٹے کیلے کھائے جا رہے تھے اور ملازموں پر حکم چلایا جا رہا تھا

اور تُم موصوف کیلے کھانے کے لیے یہاں آئے تھے ".. آغا جان کی آواز پر جنید فوراً صوفے سے اٹھنے لگا مگر پاؤں کے پھسلنے پر زمین پر سجدہ کر گیا

نہیں آغا جان میں کام ہی کر رہا تھا یہ چچا ہے نہ ان کو ترس آ گیا مجھ پر کہنے لگے بیٹا بیٹھ جاؤ کُچھ کھا لو " بے حد معصوم انداز میں کہے گئے تھے یہ لفظ

نہیں آغا جان جب سے یہ آیا ہے ایسے ہی ملازموں کو تنگ کر رہا ہے خود تو کوئی کام کرنا نہیں " سکینہ بیگم کمرے سے نکلتے ہوئے بولی

چلو تُم میرے ساتھ کیٹرین والے کی طرف جانا ہے "عیشان نے بیچارے کی معصوم شکل دیکھ کر بچانا چاہا آغا جان کام۔۔ کام کرنا ہے میں چلتا ہوں چلو چلو عیشان تُم بھی نہ کھڑے ہوئے ہو کام بھی کرنا ہوتا ہے سمجھائے اسے آغا جان۔ چلو بھی کیٹرین والے انتظار کر رہے ہوں گے ".. جنید کہتا دروازے کی طرف بھاگا سب لوگ اُس کے بھاگنے پر ہنسے

Posted On Kitab Nagri

امی آپ نے پھول منگوائے "عشنا کی آواز پر عیشان رکا

ارے وہی بولنے آئی تھی یہ جنید نے اپنی باتوں میں لگا دیا"۔۔۔

میں لے آؤں گا "عیشان عشنا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر وہ مسکرائی

نکاح میں کچھ وقت رہ گیا تھا زرنش تیار ہو کر کمرے میں بیٹھی کب سے پارس کو کال کر رہی تھی جو وہ

اُٹھانے کا نام نہیں لے رہا تھا

سب مہمان آ چکے تھے زاور کی فیملی بھی موجود تھی مگر زاور کا ابھی کہیں اتا پتا نہیں تھا

عمران زاور کہاں ہے "۔۔ صبور گھبراتے ہوئے پوچھنے لگی

موسیٰ کے ساتھ ہو گا اور کہاں ہونا ہے آ جائیگا"۔۔

مُجھے ڈر لگتا ہے عمران یہ لڑکا کوئی غلط کام نہ کر بیٹھے "۔۔وہ مزید گھبرائی

ارے نہیں صبور بیگم اب وُہ ایسا بھی نہیں کرے گا میں نے موسیٰ کو خاص تمہید کی ہے کے وہ وقت پر

زاور کو لے آئے "۔۔ عمران صاحب نے تسلی دی

صبور بھی خود کو نارمل کرتی سکینہ بیگم کی طرف چلی گئیں

بھائی جان زرنش کہہ رہی ہے وہ آپ کے ساتھ نیچے اترے گی "۔۔فاطمہ بیگم نے اپنی بیٹی کی ضد بتائی

Posted On Kitab Nagri

ضرور کیوں نہیں چلو"۔۔۔زوہیب شاہ اور فاطمہ بیگم کے پیچھے چل دیئے

تایا ابو پارس نہیں آئے اور وہ میری کال بھی نہیں اٹھا رہے اگر آپ کی کال اٹھائے تو اُن سے کہنا مجھ سے کبھی بات نہ کرے اور ہمارے دوستی بھی ختم"۔۔وہ ناراضگی میں بولے جا رہی تھی جب پیچھے سے اُسے پارس کی آواز آئی

ایک دوست بلائے دوسرا دوست نہ آئے یہ بھلا ممکن ہے"۔۔پارس کی آواز پر زرنش مکمل پیچھے کی طرف گھومی

زوہیب شاہ کی آنکھیں حیرت سے کھلی

پارس کا دل پھر جانے کو تھا زندگی اُسے یہاں لے آئی کے اُسے اپنی محبّت کے سامنے آنسوں روکنے پڑے ہلکے آسمانی رنگ کے لہنگے میں ملبوس جس پر سلور کا نفیس اور بہترین کام کیا گیا تھا دوپٹے پر سلور رنگ کے موتی ستارے کے مانند لگ رہے تھے وہ اس وقت دنیا کی خوبصورت ترین دلہن لگ رہی تھی مگر افسوس وہ پارس کی نہیں تھی

مُجھے پتا تھا آپ آؤ گے"۔۔زرنش کی آواز پر وہ ہوش میں آیا

Posted On Kitab Nagri

بہت خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔ آواز کسی گہرائی سے نکلی تھی زوہیب شاہ اپنے بیٹے کی ضبط پر خون کے آنسوں رونا چاہتے تھے

پارس نے ایک بار پھر اُس کا جائزہ لیا وہ کسی اور کے نکاح میں جانے کے لئے تیار تھی اور پارس اُسے بھول جانے کے لیے مکمل خود کو تیار کر لایا تھا

چلیں"۔۔ محبّت آتش ہے اور صبر کی آخری حد مگر وہ بھلا کیسے ضبط کیے ہوئے تھا محبّت اُس پر ہنس رہی تھی وہ اپنی ہی محبّت کے نکاح میں شریک ہوا تھا

سیھڑیوں پر قدم بڑھائے وہ آگے تھا اور اُس کی محبّت زوہیب شاہ کا ہاتھ تھامے پیچھے وہ ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اپنی محبّت کو خدا حافظ کہہ رہا تھا آنسوں تو وہ پہلے ہی اپنے اندر دفن کر آیا تھا جذبات کو مار کے اُس نے شاہی ولا کی دہلیز کو پار کیا تھا

زرنش کا ہر قدم اُسے زاور کی زندگی میں لے جا رہا تھا زاور کو وہ آسمان سے آئی اپسرا لگ رہی تھی مگر وہ بھی شہزادوں سے کم تو نہیں تھا اُس کو خدا نے عربی شہزادے جیسا حُسن بخشا تھا زاور نے بھی زرنش کی میچنگ کی تھی سفید قمیض شلوار پر ہلکے نیلے رنگ کی شال اوڑھے وہ وہاں ہر لڑکی کو زرنش کی قسمت پر رشک کرنے کے لیے اُکسہ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

زرنش کو زاور کے مقابل بٹھایا گیا یہ زوہیب شاہ اپنے بیٹے کے قریب آئے

بابا کتنی پیاری جوڑی ہے نہ" اب وہ اپنے بابا کا ضبط آزما رہا تھا

پارس تُم ٹھیک ہو نہ"۔۔۔اُنہوں نے پارس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

مُجھے کیا ہونا ہے میں خوش ہوں آج میری دوست کا نکاح ہے"۔۔۔پارس کے ہر لفظ میں اذیت تھی

ایک ٹوٹا ہوا انسان آخر کس حد تک ٹوٹ سکتا ہے

نکاح خواں آ چُکا تھا سب لوگوں کو نظر اب زرنش اور زاور پر تھی نکاح خواہ نے آیت شروع کی

زرنش بنت اسد اقبال آپ کا نکاح زاور ولد محمد عمران سے بحض حق مہر الاکھ میں طے پایا گیا ہے کیا

آپ کو قبول ہے"۔نکاح خواں کی آواز پر سب کی نظر زرنش پر گئی

جی قبول ہے....

الفاظ تھے یا کانٹے جو زاور کے پورے جسم میں چبھے تھے اُسے لگا کوئی تیز دھات کا لوہا گرم کر کے اُس

کے کانوں میں ڈال رہا ہے اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے روح پرواز کرنے پر تھی اُس نے آنکھیں بند

کی اور دعا کی کے زمین پھٹ جائے اور وہ اُس میں قیام کر جائے اُس کے کانوں میں محبّت کے ہنسنے کی

آواز گونج رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

نکاح خواں نے تینوں بار زرنش کی رضامندی پوچھی اور پھر زاور کی اُن دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی زندگی میں قبول کیا تھا سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا

زاور کے ہاتھ اٹھنے سے انکاری تھے دل پھٹنے پر تھا اُس کا دل یہاں سے بھاگ جانے کو تھا یہ محبّت تھی یا سزا جو اُسے مل رہی تھی کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اُس نے دعا کی

اے اللہ میرا سایہ تک نہ پڑنے دینا ان پر"۔۔اور ایک آنسوں اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا یہ اذیت کی آخری انتہا تھی وہ محبوب کے دریچے سے خالی لوٹ آیا تھا اُس نے کپکپاتے ہاتھوں سے آنکھیں صاف کی اور زرنش کو دیکھتے دیکھتے ہی قدم پیچھے کی جانب کیے وہ دلہن بنی شرما رہی تھی عشنا اُس کے کان میں بات کرتی اور وہ مسکرا جاتی اُسے زاور کی قسمت پر رشک آیا وہ دنیا کا خوش نصیب انسان لگا تھا اُسے۔۔۔اُس کی نظر اُن دولوگوں تک محدود تھی اور قدم پیچھے کو جاتے رہے وہ شاہی ولا سے باہر نکل گیا وہ اپنی محبّت کسی اور کو سونپ گیا

میں دستبردار ہوتا ہوں محبّت سے زرنش سے وہ شاہی ولا کا دروازہ پار کر گیا

کیسی ہیں آپ" نتاشا کو اپنے کانوں میں جنید کی آواز سنائی دی

جی اگر آپ مزید رہنے دے تو بہتر ورنہ فلہال ٹھیک ہوں"۔۔۔اُس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

آئے اتنی بے رخی"...

آئے اتنا ڈھیٹ انسان"--اُس نے اُسی کے انداز میں جواب دیا

میں نے کیا ڈھیٹائی کی"--افف ایک تو جنید کی ناراضگی

جب انسان کال یا میسیج کا ریپلائی نہیں کر رہا تو بار بار کرنا ضروری ہے"--اُس نے مصنوئی غصے سے کہا

بہت ضروری ہے بے حد"جنید آسانی سے جان چھوڑنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھا

آپ کا مسئلہ کیا ہے آخر"--

آپ"--جنید نے معصومیت سے کہا

میں نے کیا کر دیا ایسا"---نتاشا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میرے سکون کا بیرا غرق اور کیا"---

آپ کتنے چھچھوڑے ہیں"--

آپ کتنی خوبصورت ہیں"---اُس نے آنکھیں ٹمٹمائی

اُف"...نتاشا اتنا ہی بول پائی

ہائے---"جنید نے اُس کی ادا پر کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپ مُجھے تنگ کر رہے ہیں"۔۔

اور آپ مُجھے پاگل کر رہی ہیں"۔۔۔

میں جا رہی ہوں"۔۔وُہ اُٹھ کر جانے لگی

میں آ رہا ہوں"۔۔اُس نے پیچھے سے کہا یا اللہ"۔۔۔نتاشا کی آواز پر جنید کا ایک بلند قہقہ نکلا جو نتاشا کو دور تک سنائی دیا

زرنش خود پر لوگوں کی نظریں محسوس کر رہی تھی وہ کبھی گھبراتی تو کبھی شرمانے لگتی اُسے اپنے کان کے قریب گرم سانسیں محسوس ہوئی

اب آپ میری منکوحہ ہیں شریکِ حیات اور میں آپ کا مجازی خدا اب یوں کھڑکیوں یا پھر دروازے سے مڑ کر مت دیکھیے گا سامنے رُوبرو آئیں گا مُجھے ہرگز پسند نہیں میری بیوی چُھپ کر دیکھے میں زاور ہوں میرے مجاز کے خلاف ہے میری بیوی کا ڈرنا"۔اُس نے سنجیدہ سفاک لہجے میں کہا زرنش کی سانس تب تک رُکی رہی جب تک وہ بات مکمل کر کے دور نہ ہوا وہ آگ سے بنا تھا کیا زرنش کو اُس کا لہجہ عجیب لگا مگر بات اُس نے ٹھیک کہی تھی البتہ وہ مسکراتا کم تھا اور جب مسکراتا تھا تو ہر کسی کو اپنی جانب

Posted On Kitab Nagri

متوجہ ہونے سے روک نہیں سکتا تھا یہ تو حقیقت تھی زرنش میڈم کو تا حیات لڑکیوں سے جلنا تھا اور اُنھیں کوسنا تھا

عمران آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں"۔۔عمران صاحب سب سے الگ بیٹھے نہ جانے کن سوچوں میں تھے

کُچھ نہیں صبور بس ویسے ہی"۔۔اُنہوں نے اُداسی سے کہا

کیا ہوا آپ اتنے اُداس کیوں ہیں"۔۔صبور اُنھیں کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگی

صبور آج میرے بیٹے کا نکاح ہے میرے بھائی سے کیا وعدہ آج پورا ہوا یہ دن میرے لیے بہت بڑا ہے مگر میری بہن وہ اس دن بھی میرے ساتھ نہیں"

عمران اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں آپا ہر بات سے واقف ہیں وہ جانتی تھی اس وعدے کا مگر اُنہوں نے پھر بھی مایا کے دل میں زاور کو ڈال دیا یہاں تک اُنہوں نے زاور کے پیچھے اُسے باہر پڑھنے کے لیے بھی بھیج دیا اور اب وہ ہم سے ناراض ہو کر بیٹھی ہیں اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں"۔صبور نے اُن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے سمجھایا

مگر اُنھیں سمجھنا چاہیے تھا"۔۔۔وہ پھر افسوس کرنے لگے

کوئی بات نہیں آپ یوں اُداس نہ ہوں چلے اٹھیں وہاں سب آپ کا پوچھ رہے ہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم بھابی جی"۔۔۔زرنش نے نظریں اٹھا کر دیکھا

یہ موسیٰ ہے میرا جگری دوست"۔۔زاور نے انٹرڈیوس کروایا

وعلیکم اسلام بھائی"۔۔زرنش نے مسکراتے ہوئے پیار سے جواب دیا

اب آپ نے ہی اس کی رسی مضبوطی سے پکڑنی ہے سیدھا کرنا ہے آپ نے ہی"زرنش موسیٰ کی بات پر ہلکے سے شرمائی

موسیٰ بھری محفل میں دانت تروانا چاہتے ہو"۔۔زاور نے سنجیدگی سے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

دیکھا ایسے ہی رعب جھاڑتا ہے مجھ معصوم پر"۔۔موسیٰ نے معصومیت والی شکل بنائی کے زرنش ہلکا سا ہنسی

یہ تو بلکل جنید کی طرح ہیں"۔۔۔

کون جنید"۔۔موسیٰ نے زاور کی طرف دیکھ کر سوال کیا

میرا سالا"۔۔

مُجھے یاد کیا"۔۔جنید صاحب بھی آ ٹپکے اسٹیج پر

لے آگیا میرا سالا"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے اتنی محبّت کے مجھ پر تبصرے کیے جائیں"۔۔ جنید کے اندر پھر عورتوں والی روح آگئی

نہ بھائی ہم دونوں اتنے خوش قسمت ہر گز نہیں کہ زاور صاحب ہماری تعریف کرے "۔۔ موسیٰ نے بھی معصومیت کا لبادہ اوڑھا

oooooooo

عشنا کچن میں پانی پینے گئی جب عیشان اُس کے پیچھے آیا

تُم بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔ عیشان کی آواز پر عشنا پانی پیتے رُکی

شکریہ"۔۔ وہ سر جھکا کر اتنا ہی بول پائی

عیشان اُسے ایک نظر دیکھتا وہاں سے چلا گیا عشنا کو یہی بات تو پسند تھی اُس کی وہ عشنا کا بہت احترام کرتا تھا

سب مہمان جانے لگے زاور جاتے وقت آغا جان کے گلے لگا

"میری امانت آپ کے پاس ہے آغا جان اِس کا خیال رکھیے گا میں لینے آؤں گا"۔۔

جانے سے پہلے ہم سے ضرور مل کر جانا"۔۔ آغا جان نے زاور کو جاتے وقت کہا

ضرور آغا جان"۔۔

Posted On Kitab Nagri

عمران صاحب نے اجازت طلب کی اور وہاں سے چلے گئے

زرنش کمرے میں اپنی چوڑیاں اُتار رہی تھی جب عشنا کمرے میں آئی

زاور بھائی کتنے ہینڈسم لگ رہے تھے نہ یار میری کلاس فیلوز تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی "۔

عشنا کی بات پر زرنش نے کوئی جواب نہیں دیا

تم سے بات کر رہی ہوں کہاں کھوئی ہوئی ہو "۔۔عشنا نے اُسے جھنجھوڑا

عشنا تُم نے ایک بات نوٹ کی "۔۔

کیا؟۔۔

زاور کافی خاموش طبیعت کا ہے مسکراتا بھی نہیں اور بات سنجیدگی سے کرتا ہے "...

ہاں اُن کا مزاج ہی ایسا ہے "۔۔

مگر پھر بھی انسان کو ہنسنا تو چاہیے "۔۔

تُم ہو نہ اُنھیں ہنسانے کے لیے "۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔یہ بھی ہے "۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ooooooo

زاور تُم نے نکاح کے لیے حامی کیسے بھر لی مُجھے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی"۔۔وہ دونوں باہر کیفے میں بیٹھے تھے جب موسیٰ نے سوال کیا

انکار کیا تب بھی مسئلہ نکاح کر لیا تب بھی مسئلہ ہو رہا ہے تُم لوگوں کو"۔۔اُس نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا

مُجھے مسئلہ کیوں ہو گا بھلا میں تو خوش ہوں کے تُو اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا ہے"۔

ایک بات پوچھوں زاور"۔۔

پوچھ"

تُو کسی اور کا بدلہ زرنش سے تو نہیں لینے کا سوچ رہا"۔۔

کیا بکواس ہے یہ زاور مر چُکا ہے اُس کی غیرت نہیں میں اتنا بغیرت نہیں کے کسی کی سزا کسی اور کو دیتا پھروں"۔اُس نے سخت لہجے میں کہا

نہیں یار میرا وہ مطلب نہیں بھابی بہت معصوم ہے اُس کا خیال رکھنا"۔۔

مُجھے اپنوں کا خیال رکھنا آتا ہے تُم مُجھے مت سکھاؤ"۔۔اُس نے موسیٰ کو گھور کر دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اچھا بھائی لڑ مت"۔۔

وہ دونوں ابھی وہی بیٹھے تھے کہ اچانک زاور کے موبائل پر کال آئی زاور نے کال ریسیو کی کے سامنے والے کی بات پر زاور کی رگیں تن گئی وہ جوش سے اٹھا

آرہا ہوں میں "زاور نے کال کاٹی

کیا ہوا زاور "موسیٰ نے اُس کی حالت دیکھتے سوال کیا

ماریا نے اپنے ہاتھ کی نس کاٹ دی ہے"

کیا"۔۔موسیٰ کی آنکھیں حیرت سے کھلی

اگر یہ آج زندہ بچ گئی تو میرے ہاتھوں سے ضرور ماری جائے گی"۔۔زاور کہتا گاڑی کی طرف چلا گیا موسیٰ بھی اسی کے پیچھے تھا

اُس نے سپیڈ سے گاڑی بھگائی کچھ دیر بعد کارسٹی ہسپتال کے پاس رُکی وہ گاڑی سے اُترتا تن فن کرتے ہسپتال میں داخل ہوا موسیٰ کو خاموش رہنا ہی بہتر لگا ریسیپشن سے روم کا معلوم کرتے وہ لمبے ڈانگ بھرتا وہاں پہنچا دروازہ کھولتے ہی سامنے ماریا ہوش میں نظر آئی

یہ سب کیا تماشا ہے ماریا"۔۔اُس نے قہر الود نظروں سے اُسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تماشا نہیں حقیقت ہے اگر تُم میرے نہ ہوئے میں اپنی جان لے لوں گی"۔۔۔

تو میں تمہیں زندہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا مر جاؤ تُم میری بلا سے مگر مُجھے تنگ مت کرو"۔۔۔وہ مریضوں کا لحاظ کرتے ہلکی آواز میں چیخا

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی میں تُم سے محبّت کرتی ہوں زاور"۔۔۔وہ زاور کے غصے سے گھبرائی مگر پیچھے نہیں ہٹی

ہاہاہاہا کیا۔۔ کیا کہاں محبّت "۔۔ تمہیں کب سے محبّت یاد آگئی کیا تُم بھول گئی تُم وہی ہو مُجھے پر طعنے قصنے والی کیا کہاں تھا تُم نے ہاں یاد آیا۔ تُم جیسے مرد کو کوئی لڑکی دیکھنا بھی پسند نہ کرے تمہارے ساتھ رہنا یعنی قید نما زندگی"۔۔۔یہیں کہا تھا نہ"۔۔زاور نے ٹھیک اسی انداز میں کہاں جیسے ماریا نے کہا تھا

وہ میرا بچپنہ تھا زاور"۔۔پاگل تھی میں تمہیں سمجھ نہیں پائی"۔۔

مجھ سے دور رہو ماریا ورنہ میں ہر لحاظ کھو دوں گا"۔۔وہ آخری بات کہتا مڑا

زرنش نام ہے نہ اُس کا مت بھولو ماریا کا جس چیز پر دل آجائے وہ اُسے چھین لیتی ہے میں تمہیں اُس سے الگ کر دوں گی چاہے اُس کے لیے مُجھے اُس کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے"۔۔۔وہ چلائی

Posted On Kitab Nagri

زبان کو لگام دو مت بھولو تُم زاور ملک کی بیوی کے خلاف بول رہی ہو اگر میری بیوی کو اس نظر سے دیکھا بھی تو تُم پر اگلا دن حرام کر دوں گا"۔۔وہ دھاڑا

قہر الود نظریں ماریا پر ڈالتے وہ جس طرح آیا تھا اُسی طرح باہر چلا گیا

تُم میرے ہو زاور ملک صرف میرے ماریا داؤد کے "۔۔۔وہ پیچھے سے چلاتی رہی مگر زاور بنا سنے وہاں سے چلا گیا

oooooooooo^^

امی پارس کہاں ہے نکاح کے بعد وہ کہیں نظر ہی نہیں آئے "زرنش سیھڑیوں سے اترتے ہوئے پوچھنے لگی

پتا نہیں میں نے بھی بھائی جان سے کہا ہے وہ کال کر رہے ہیں مگر وہ اٹھا نہیں رہا"

تایا ابو پارس کہاں ہے "زوہیب شاہ گھر داخل ہوئے تو زرنش نے سوال کیا

وہ لاہور اپنے کسی دوست کی شادی پر گیا ہے کہ رہا تھا وہی سے قطر چلا جائیگا"۔۔اُنہوں نے اُداسی سے

کہاں وہ جانتے تھے پارس کسی شادی میں نہیں گیا وہ بس زرنش کے قریب نہیں آنا چاہتا تھا

یہ کیا بات ہوی قطر چلے جائے گیں میں ابھی کال کرتی ہوں"۔وہ بات کر کے مڑی

Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹا اُس نے منا کیا ہے کال کرنے سے"۔۔وہ اپنے بیٹے کو اور امتحان میں نہیں ڈال سکتے تھے

oooooooooooo

نکاح کو آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا آج زاور کو (Manchester) کے لیے نکلنا تھا اور اِس وقت وہ شاہی ولا میں موجود تھا جہاں وہ آغا جان کو خدا حافظ کہنے آیا تھا سب سے ملتا وہ زرنش کے کمرے میں آیا

میں جا رہا ہوں"۔۔زرنش کی سانسیں تو اُس کی آمد سے بند ہو گئی تھی

اللہ آپ کو اپنی امان میں رکھے"۔اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

خیال رکھنا اپنا"۔۔اُس نے سنجیدہ لہجے میں کہا جو کے کوئی نئی بات نہیں تھی

اب جب آئیں مسکراہٹ ساتھ لے کر آئے گا"۔۔وہ اُس کے جانے پر پیچھے سے بولی

ہمم"وہ مسکرایا تو تھا مگر زرنش کو نہیں دیکھا پایا اور چلا گیا"۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooo

کیسے ہو سیڈ بوائے"۔۔پارس کیفے میں بیٹھا تھا جب کنزا سامنے والی کُرسی پر آ بیٹھی

میں آپ کو کہاں سے سیڈ نظر آیا"۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آخری وقت جو ملاقات ہوئی اُس میں تو کافی مایوس تھے"۔۔اُس نے ناک تھوڑا دائیں بائیں کی جیسے مکھی اُڑا رہی ہو

میں تو اُداس تھا آپ تو پہلی ملاقات میں رو رہی تھی"۔۔اُس نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا

یعنی آپ نے بدلہ لیا"۔۔حیرت سے سوال ہوا

کس چیز کا بدلہ"

میں روئی تو آپ نے دوسری ملاقات اُداس ہو کر کی ہوا نہ بدلا"

ایسا کچھ نہیں"وہ کنزا کی آنکھوں میں دیکھتا تو اُسے وہی آنسوں سے معصومیت بھری آنکھیں نظر آتی

اُس نے کنزا کو دیکھ کر فوراً نظریں جھکائی

پارس نے اُس کے لیے بھی کافی منگوائی

اب بتائیں اُس دِن رو کیوں رہی تھیں آپ"

وہ بس لڑائی ہو گئی اپنے دوست سے"

اسلام علیکم

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دوست تھا جو اگلے دن ہی آپ کے ساتھ لڑ رہا تھا"

آپ نے کہاں دیکھا" اُسے بھی حیرت ہوئی

میں نے اپنی روم کی کھڑکی سے دیکھا"۔

اوہ اچھا ہاں وہ میرا دوست تھا"۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ کہیں سے دوست نہیں لگ رہا تھا"۔

دوستوں کی شکل پر لکھا ہوتا ہے کے وہ دوست ہے یا کوئی اور"۔۔

میں نے ایسا بھی نہیں کہا"

مطلب تو یہی تھا" کنزا نے پھر اُس کی نقل اتاری

مُجھے لگتا ہے ہماری دوستی بہت بہترین ہو گی" اُس نے کافی کا آخری سپ لیا

وہ کیسے"

میں رونے والی لڑکی تُم اُداس لڑکے ہوئی نہ دوستی اچھی"

ہاہاہا میں اُداس نہیں البتہ تُم رونے والی روتوں ہو" اُس نے پھر مذاق اڑایا" کنزا نے منہ پھیر لیا

کیا مُجھے تمہیں منانا پڑے گا" اس نے سوال کیا یہ کنزا کو حیران سمجھ سے باہر تھا

اگر جہنم کا ایدہن نہیں بننا تو عورت کو کبھی ناراض نہیں کرنا".

تُم مُجھے جہنم سے ڈرا رہی ہو"۔

میں تمہیں سچ بتا رہی ہوں"۔

کہ تُم ایک عورت ہو"۔۔

Posted On Kitab Nagri

استغفر اللہ ہر گز نہیں میں لڑکی ہوں عورت نہیں"۔۔

ابھی تو کہاں کے عورت کو ناراض نہیں کرنا"۔۔اُس نے اپنی ہنسی دبائی

اُفّففف۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا"۔پارس کی ہنسی اب آواز کی صورت میں نکلی

لو آغاز ہوا پھر ایک نئے سفر کا

اختتام اب خدا جانے۔۔۔۔۔

oooooooooo

باب سوم۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا،

سو گزر گیا وقت پر۔

وقت بہت آگے نکل چکا تھا پیچھے جو رشتے بن گیا تھا اب انہیں کے ساتھ سفر جاری تھا کون کہاں ہے کس کے ساتھ ہے کب تک رہے گا یہ وقت فیصلہ کرتا ہے ساڑھے تین سال گزر گئے تھے ایک نیا رشتہ قائم ہوئے اس طویل وقت میں زرنش نے فقط محبّت کی تھی صرف محبّت۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سردیوں کا آغاز ہونے لگا تھا وقت بہت تیزی سے گزر چکا تھا ہلکی ہلکی بارش بہاولپور کی سڑکوں کو اور بھی خوبصورتی بخش رہی تھی ہوائیں استقبال کر رہی تھی کسی خاص کی آمد کا

ڈاکٹر زرنش ڈاکٹر زرنش "شازیہ بھاگتے ہوئے ڈاکٹر مریم کے روم میں آئی

کیا ہوا شازیہ "زرنش گلوس اُتارتے ہوئے پوچھنے لگی

ایک لڑکا آیا ہے اُس کے ہاتھ پر کٹ ہے کافی بلیڈنگ ہو رہی ہے ... آئے اُسے دیکھے " وہ ہڑبڑاتی ہوئے کہنے لگی

ڈاکٹر اکرم سے بولو یہ اُن کا کام ہے شازیہ "۔۔

نہیں ڈاکٹر زرنش اُس لڑکے کا کہنا ہے وہ آپ سے ہی بینڈیج کروائے گا"

مجھ سے ؟اُس نے سوالیہ نظروں سے شازیہ کو دیکھا

ہاں جی آپ سے "۔

مگر یہ میرا کام نہیں ہے شازیہ "۔وہ آخر اُس لڑکے کے پاس کیوں جاتی جسے وہ جانتی ہی نہیں تھی میں نے کہا تھا مگر وہ ضد کیے بیٹھا ہے اپنا ہاتھ جھٹک رہا ہے اُس کا کافی بلڈ لوس ہو گا چلے نہ آپ "۔۔

اچھا اچھا چلو "۔اُسے بلڈ والی بات پر بُرا لگا وہ کسی کو یوں اذیت نہیں دے سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

شازیہ کے پیچھے وہ چلتی ہوئی آئی وارڈ میں قدم رکھتے ہی اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی قدم وہیں رک گئے

آ۔۔آ۔۔آپ"۔۔اُس نے حیرت اور صدمے کے ملے جلے انداز میں کہا

جی میں"۔۔وہ پھر بھی سنجیدہ تھا

شازیہ جلدی سے مُجھے فرسٹ ایڈ باکس دو جلدی۔۔و"وہ گھبراتے ہوئے اُس کے پاس آئی

آپ کا تو بہت خون نکل رہا ہے کیسے لگی چوٹ دھیان کہاں تھا آپ کا"۔۔وہ گھبراہٹ میں اُس پر غصّہ نکال رہی تھی جب کے وہ خاموشی سے اُس کی ہر بات سن رہا تھا

عام سی چوٹ ہے"۔۔اُس نے اُس کی سرخ ناک کو دیکھتے کہا وہ غصے میں لال تھی

یہ عام سی ہے آپ اسے عام سی چوٹ کہتے ہیں"اُس نے غصّہ کرتے سر کو اٹھایا اور بس وہی وقت تھم گیا دونوں کی نظریں ایک ساتھ ٹکرائی تھی وہ سیاہ آنکھیں اُن ہیزل آنکھوں کو مات دے رہی تھی

ڈاکٹر زرنش"۔۔شازیہ کی آواز پر زرنش ہوش میں آئی

ہو گیا"۔۔اُس نے گھبراتے ہوئے کہا

وہ پھول وہ میں تمہارے لیے لایا ہوں"۔اُس نے سامنے ٹیبل پر اشارہ کیا

Posted On Kitab Nagri

کیا تھا جو ہاتھ میں دے دیتے مگر نواب کی شان میں گستاخی نہ ہو جاتی"۔زرنش دل میں بولی یہ بات تو وہ ہر گز زاور کے سامنے نہیں کر سکتی تھی

شادی کا کیا سوچا"۔۔اُس نے یہ بات بھی اپنی بینڈ یج کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کی

جی"۔۔زرنش نے حیرت سے دیکھا

لڑکی اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے شادی کا کہا ہے یہ تمام عمر نکاح میں رہنا ہے "۔۔وہ کتنا عجیب تھا کوئی بات کبھی بھی کہہ جاتا تھا

یہ بھلا کوئی بات ہے یہاں کرنے والی"۔اُس نے یہ بھی دل میں ہی کہا

جو دل میں بول رہی ہو وہ زبان سے بول دو"۔زاور تھا یا کوئی جن

زرنش کو پھر حیرت کا جھٹکا لگا"۔

آپ کو یہ بات آغا جان سے کرنی چاہیے"۔

میرا نکاح آغا جان سے نہیں تُم سے ہوا ہے اور دلہن بھی تُم بنو گی آغا جان نہیں"۔اُس نے سفاک لہجے میں مذاق اڑایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہا۔۔۔میں نے ایسا بھی نہیں کہا"۔وہ ہنس رہی تھی مگر زاور اب خاموش تھا زرنش ہنستے ہوئے اپنی آنکھوں کو چھوٹا کر جاتی جس کی وجہ سے وہ ایک ۱۰ سال کی بچی لگتی تھی

اب میں چلتا ہوں خیال رکھنا"۔وُہ زرنش کے چہرے پر آئی لٹ کو سلجھاتا وہاں سے نکل گیا

زرنش کبھی آس پاس دیکھتی تو کبھی دروازہ جہاں سے وہ شخص ابھی باہر گیا تھا

ذرا شرم نہیں ان میں تو"۔یہ بھی وہ دل میں ہی بولی

کون تھے وہ ڈاکٹر"۔پیچھے سے شازیہ کی آواز آئی

میرے ہسبنڈ"اُس نے سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا

واقعی یہ آپ کے ہسبنڈ ہیں مُجھے لگ رہا تھا... یہ کتنے ہینڈسم ہیں نہ"۔۔وہ تو خوشی سے اچھل رہی تھی

اتنے بھی ہینڈسم نہیں اب کھروس"۔۔وہ کہتی باہر کی طرف چلی گئی

انہیں کیا ہوا اب"۔شازیہ سوچ میں پڑ گئی

سنا ہے آپ کے ہسبنڈ آئے تھے زرنش"۔روم میں آتے ہی ڈاکٹر مریم نے مسکراتے ہوئے کہا

جی۔"وہ پھر شرمائی

اس میں شرمانے والی کیا بات ہے ہسبنڈ ہے تمہارا"

Posted On Kitab Nagri

نہیں ایسا کچھ نہیں میں نہیں شرما رہی"۔۔وفا ئلز اٹھاتی اُنہی میں منہ دیے بیٹھ گئی زرنش کی اس حرکت پر ڈاکٹر مریم ہنسی

oooooooooooo

نتاشا رکو کہاں جا رہی ہو"۔جنید کی آواز پر نتاشا کوفت سے رُکی

جہنم میں۔۔چلو گے ؟"اُس نے دانت پیستے ہوئے کہا

اب کیا میں رشتہ ہونے سے پہلے سسرال چلوں تمہارے ساتھ کتنا بُرا لگے گا"جنید نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑ دیے تھے

تُم نے اس یونیورسٹی میں ایڈمشن لیا ہی کیوں"۔۔۔نتاشا اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی

بچے کی جان لینے کا ارادہ ہے ان آنکھوں سے"وُہ اب بھی اپنی ڈھٹائی پر قائم تھا

جنید میری کلاس کا وقت ہو رہا ہے"۔اُسے یہی بہانہ ٹھیک لگا

پھر کب ملیں گی"اُس نے اپنے دانت نکالتے ہوئے سوال کیا

قیامت والے دن"۔وہ دانت پیستی وہاں سے چلی گی اور جنید پیچھے ہنستا رہا

یعنی بہت جلد"وہ پیچھے سے ہنسا

Posted On Kitab Nagri

oooooooooo

اسلام و علیکم آغا جان "شاہی ولا میں زاور کی آواز گونجی

ارے زاور بیٹا تُم آ گئے "فاطمہ بیگم خوشی سے چلائی

برخوردار بہت دیر کر دی اپنا چہرہ دیکھانے میں "۔ آغا جان صوفے سے اٹھے

ایسی کوئی بات نہیں آغا جان اب آ گیا ہوں تو پاکستان کا ہو کر آیا ہوں اب مکمل "۔ اُس نے آغا جان کے سامنے سر جھکایا

ہاتھ پر کیا ہوا بیٹے "سکینہ بیگم نے سوال کیا

کُچھ نہیں آنٹی بس ذرا سی چوٹ ہے "۔۔اُس نے اپنی بنڈیج کو دیکھتے ہوئے کہا

خیال رکھا کرو بیٹے "۔

جی ضرور "۔اُس نے مسکراتے ہوئے کہا

کوئی نظر نہیں آ رہا "۔اُس نے ادھر اُدھر دیکھتے سوال کیا

بیٹا تُم ڈاکٹرز کے گھر میں موجود ہو یہاں چہرے مشکل سے دِکھتے ہیں "۔ آغا جان ہنسے

یہ بات بھی ہے "۔۔اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آغا جان مُجھے آپ سے بات کرنی ہے"۔۔

جی بولو بیٹا"۔۔

آغا جان یہ بات میرے کرنے کی نہیں ہے مگر میں اپنے معاملے میں خود بات کرنے کا قائل ہوں"

اُس نے سنجیدہ ہوتے کہا

بات کیا ہے"۔ آغا جان ذرا پریشان ہوئے

مُجھے اب رُخصتی چاہیے آغا جان"۔۔اُس نے بغیر ہچکچائے سیدھی بات کی

وہ تمہاری امانت ہے تُم جب چاہے لے جاؤ مگر اُس کے ابھی امتحان ہونے ہیں بیٹا آخری سال ہے اُس کا

"۔

جی میں جانتا ہوں ۲ مہینے بعد اُس کے ایگزیمز شروع ہوں گے اور ٹھیک اُس کے آخری پیپر پر میں

رُخصتی کرنا چاہتا ہوں"

میں اسد سے بات کروں گا"۔

مُجھے جواب ہاں میں چاہیے آغا جان"۔

ہمم۔۔۔۔"آغا جان سوچ میں پڑ گئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کُچھ دیر مزید بیٹھنے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا"۔

oooooooooo

کیا تم نے رمشا سے شادی کر لی اور تُم نے مُجھے بتانا گوارا نہیں کیا"زاور کا دل کیا وہ سامنے کھڑے موسیٰ کی جان لے لے...

حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کے مُجھے کرنا پڑا نکاح یار"۔۔

ایسی کون سی آفت آگئی تھی ذرا مُجھے تو پتا چلے "اُس نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا

رمشاء وہاں محفوظ نہیں تھی اکیلے یار اور توں جانتا ہے ہمارے معاشرے میں آکیلی عورت کا مطلب ہے کسی گفہ میں خزانے کا سرے عام رکھا جانا ہر دوسرے انسان کی اُس پر نظر ہوتی ہے کے موقع ملتے ہی وہ اُس پر جانوروں کی طرح جھپٹ جائے میرے پاس اور کوئی حل نہیں تھا اُس کی حفاظت کا" میں پاگل نظر آتا ہوں میرے چہرے پر بیوقوف لکھا ہے"۔اُس نے کاٹ دار نظروں سے دیکھا کیا مطلب؟

جیسے مُجھے تو علم نہیں کہ توں رمشاء کو پسند کرتا تھا"۔۔

ہاں مگر میں یوں جلدی نکاح کرنے کا نہیں سوچ رہا تھا"۔۔اُس نے صفائی دی

Posted On Kitab Nagri

خیر اس بار چھوڑ رہا ہوں اگلی بار اپنے ہاتھوں سے قبر کھودوں کا تمہاری "۔۔اُس نے موسیٰ کا گریباں پکڑا

اگلی بار کا کیا مطلب بھائی میں نے ایک نکاح کیا ہے اور اسی میں خوش ہوں "۔۔

ہمم رمشاء کا خیال رکھنا "۔۔

یہ چھوڑ۔ یہ بتا تو کب رُخصتی کروا رہا ہے یا نکاح میں مرنے کا ارادہ ہے "۔اُس نے گریباں ٹھیک کرتے ہوئے سوال کیا

۲ مہینے بعد رُخصتی ہے "

چلو شُکر ہے تُجھے تو اپنی زندگی کا خیال آیا "۔یہ طنز تھا یا خوشی کا اظہار

میں چاہتا ہوں اُسے میری ماضی کا ہرگز علم نہ ہو "۔۔

ہمم سب ٹھیک ہو گا فکر مت کر چل تُجھے چائے پلاؤں "۔۔

ماضی ہی انسان کے لیے سب ہے اُس کی خوشیاں بھی اور اُس کی اُداسی کا سبب بھی زندگی بدلتی ضرور ہے مگر بھولتی کُچھ نہیں

oooooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

آغا جان مُجھے رُخصتی سے کوئی عتراض نہیں زرنش اُس کی امانت ہے آج نہیں تو کل اُسے اُس گھر میں جانا ہی ہے "اسد شاہ اغا جان کے سامنے بیٹھے تھے

اور آپ کو فاطمہ بیگم "۔۔ آغا جان اب اُن کی طرف متوجہ ہوئے

آغا جان اسد ٹھیک کہہ رہے ہیں زرنش اب اُن کی ہے وہ جب چاہے لے جائیں "۔۔

پھر ٹھیک ہے ہم عمران کو کل ہی بلواتے ہیں اور ۲ مہینے بعد کی تاریخ مقرر کرتے ہیں اللہ ہمارے بچوں کا نصیب اچھا کرے "۔۔

آغا جان ہم چاہتے ہیں زرنش کی رُخصتی پر ہم عشنا کو بھی اپنے گھر لے آئیں اب تو اُس کی تعلیم بھی مکمل ہو گئی ہے "۔۔فاطمہ بیگم نے احتراماً اجازت مانگی

ہمیں کوئی عتراض نہیں اگر سکینہ بیٹی اور جبران حامی بھرے "اُنہوں نے جبران کی طرف دیکھتے کہا

ہمیں کیا عتراض ہو گا عشنا انہیں کی بیٹی ہے اور ویسے بھی وہ شاہی ولا میں ہی رہے گی ہمارے آنکھوں کے سامنے "اُنہوں نے بھی محبّت سے حامی بھری

تو طے ہوا ٹھیک دو مہینے بعد زرنش اور عشنا کی رُخصتی ہو گی۔۔۔

اللہ میرے بچیوں کے نصیب اچھے کرے "۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooo

وہ تھکی ہاری رات گھر واپس آئی شاہی ولا میں قدم رکھتے ہی اُسے اندھیرے کا سامنا کرنا پڑا

امی بابا کوئی ہے اتنا اندھیرا کیوں ہے یہاں" وہ ڈرتے ہوئے آگے بڑھی اُسے اندھیرے سے خوف آتا تھا

عشنا۔۔بھائی۔۔کوئی ہے یہاں مُجھے اب ڈر لگ رہا ہے" کافی دیر جواب نہ ملنے پر وہ پھر پکارنے لگی

وہ قدم بڑھاتے آگے آنے لگی کے اچانک اُسے کسی نے پیچھے سے کھینچا اُس کے منہ پر ہاتھ ہونے سے وہ چلا نہ پائی زرنش کی آنکھیں خوف سے بند ہو گئی سانس اٹکنے لگی

آنکھیں کھولو"۔۔ایک جانی پہنچانی آواز اُس کی سماعت سے ٹکرائی

زرنش نے آنکھیں پھر بھی نہ کھولیں

میں نے کہا آنکھیں کھولو"۔اب سامنے والے نے ذرا غصے سے کہا

زرنش نے ہلکے سے آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہی اُس کے جسم سے جان نکلنے کو ہوئی

Posted On Kitab Nagri

وہی سیاہ سرخ گھیری آنکھیں چہرے پر ماسک آنکھوں میں وہی غصّہ زرنش کو لگا وقت اُسے پھر پیچھے کھینچ لایا ہے اُس کا جسم کانپنے لگا سانسیں اب بند ہونے پر آگئی اُس کے منہ سے ہاتھ ہٹ گیا وہ چلانے ہی لگی تھی کے شاہی ولا کی تمام لائٹس جل گئیں

سرپرائز"۔۔ سب لوگوں کی ایک ساتھ آواز گونجی شاہی ولا روشنیوں میں تھا مگر زرنش اب بھی اندھیرے میں ڈوبی تھی

سالگرہ مبارک ہو میری بچی"۔ آغا جان نے آکر اُسے اپنے سینے سے لگایا

Happy birthdayزرنش" پیچھے سے زاور کی آواز نے اُسے کہاں سے کہاں لا کھڑا کیا

سب نے مبارک باد دی اُسے اور کیک کاٹا گیا"۔۔زرنش چاہ کر بھی دل سے مسکرا نہ پائی

تمہیں پتہ ہے زرنش یہ سب کس نے کیا"۔ عشنا نے پورے گھر کو دیکھتے ہوئے کہا

کس نے"۔۔

زاور بھائی نے"۔۔ عشنا کی بات پر زرنش نے اپنے آنسوں ضبط کیے اور زاور کی طرف دیکھا جو سفاک چہرے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

امی کیا میں فریش ہونے جا سکتی ہوں"۔ زرنش نے اپنے آنسوں کو اندر اُتارتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیوں نہیں"۔۔

وہ سب کو ایک نظر دیکھتی زاور کو نظر انداز کر کے کمرے میں چلی گئی۔۔ کمرے میں آتے ہی اُس کا دل کیا وہ چیخ چیخ کر روئے مگر وہ رونا نہیں چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تازہ ہوا اُس کے چہرے پر پڑ رہی تھی اُس کی آوارہ لٹیں اُس کے چہرے پر پڑتی۔۔۔۔ اُسے قطر کا تمام قِصّہ یاد آیا مری میں کیسے وہ خوف سے لڑتی اُسے یہ سوچیں رونے پر مجبور کرتی رہیں

کیوں کیا آپ نے؟"۔ کھڑکی پر زاور کا عکس دیکھتے جو اُس کے ٹھیک پیچھے کھڑا تھا زرنش نے سوال کیا

زاور خاموش رہا"۔۔

میں نے پوچھا کہ آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا زاور"۔۔ وہ پیچھے مڑی

زاور خاموشی سے اُس کے قریب آیا زرنش کے چہرے پڑ آئی لٹیں اُس نے کان کے پیچھے کیں

تُم اپنے بال ٹھیک سے باندھا کرو زرنش" اُس نے سنجیدگی سے کہا

میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں"۔۔ وہ رونے لگی

اور میری خاموشی کا مطلب ہے میں جواب نہیں دینا چاہتا زرنش" وہ پیار سے اُس کے بالوں کو سہلا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر مُجھے جواب چاہیے"۔وہ بچوں کی طرح رونے لگی

وقت آنے پر ہر جواب رکھوں گا تمہارے سامنے"

اب کیوں نہیں"

کیوں کہ ابھی میرے پاس جواب نہیں"

وہ بے یقینی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی جس کا لہجہ سفاک تھا جس نے اُسے تکلیف دی تھی

اب وہ اُس کا ہمسفر تھا

اگر تمہیں لگتا ہے تمہارے رونے سے مُجھے تکلیف نہیں ہو رہی، تو تمہیں یہ غلط لگتا ہے"زاور نے اُس

کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

یہ کون تھا آخر۔۔۔۔تکلیف بھی دیتا اور مرہم بھی رکھتا

اور یہ بھی غلط لگ رہا ہے تمہیں کے میں تمہارے چپ ہو جانے سے پہلے چلا جاؤنگا"

وہ اب مزید رونے لگی..

میں نے کچھ غلط نیت سے نہیں کیا تھا زرنش اگر ایسا ہوتا تو تُم میرے یوں رُوبرو نہ ہوتی میری شریکِ

حیات کی صورت میں"۔۔

Posted On Kitab Nagri

اُس نے نم پلکوں کو اوپر اٹھایا زاور کی آنکھیں پہلے ہی اُس کی آنکھوں کا طواف کر رہی تھیں اور یہی وہ وقت تھا جب زاور کو اُس کے آنسوں خود کے اندر اترتے محسوس ہوئے تو کیا زاور کے دل میں بھی محبّت نے اپنا حصہ ڈال دیا تھا یا پھر وہ ابھی محبّت سے دور تھا

مُجھے جواب چاہیے زاور"۔۔اُس نے نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا

میں جواب سے بھاگ نہیں رہا تُم سے وقت کا طلب گار ہوں اتنا تو حق ہے میرا"۔۔

ہمم۔۔"وہ اس کے آگے مزید کُچھ نہیں بول پائی

اُس نے دل کی سنی جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا یقین کر کو محبّت پر وہ سب بتا دے گا

ہاں وہ بھی اس معاشرے کی لڑکی تھی جہاں ہر بات پہ عورت کو قصور وار کہا گیا ہے وہ رو تو رہی تھی مگر اُس کے دل میں کہیں یہ سکون تھا کے وہ اُس کا مجازی خدا تھا جس سے وہ محبّت کرتی تھی وہ لڑکی محبّت کر ہی بیٹھی جو محبّت لفظ پر ہنسا کرتی تھی

آؤ نیچے چلے"۔۔زاور نے اُس کا ہاتھ تھاما

ہاتھ تو چھوڑیں"۔وہ گھبراتے ہوئے بولی بھلا وُہ کیسے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سب کے سامنے جا سکتی تھی

یہ ہاتھ تمام عمر کے لیے پکڑا ہے تمہیں لگتا ہے میں اسے چھوڑ دوں گا؟اُس نے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

وہ بغیر اُس کا جواب سنے ہاتھ پکڑے نیچے لے گیا اور آخری سیھڑی پر رک گیا زرنش تو سر اٹھانے سے گھبرا رہی تھی زاور نے اُس کا ہاتھ چھوڑا

میں تمہیں یوں شرمندہ نہیں کر سکتا" اُس نے کان کے قریب آکر کہا

زرنش نے سر اٹھایا وہاں کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا اُس نے شُکر کیا اور اپنی سانسوں کو بحال کیا

زاور اب آغا جان کے پاس بیٹھا تھا آخر یہ محبّت کا کون سا پہلوں تھا کے ایک غیر شخص زرنش کے دل و دماغ پر سوار ہو چکا تھا واقعی نکاح میں طاقت ہے یہ محبّت کرواہی دیتی ہے

oooooooooo

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وقت تیزی سے گزرتا گیا دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں شاہی ولا میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی اور زرنش امتحانوں میں مصروف

کیسے ہو پارس"۔زوہیب شاہ پاکستان میں تھے اور اب وہ پارس سے کال پر بات کرنے لگے

ٹھیک ہوں۔۔۔"اُس نے کافی سنجیدگی سے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

زرنش کی رُخصتی ہے اہفتے بعد تُم آؤ گے نہیں"۔۔اُنہوں نے اُداس ہوتے سوال کیا

وقت گزر جاتا ہے محبّت نہیں گزرتی نہ ہی کم ہوتی ہے میں نے اُسے نیلے رنگ میں تو دیکھ لیا اب میں اُسے لال لباس میں نہیں دیکھ سکتا مُجھے لگتا ہے اب جو میں نے اُسے دلہن بنے دیکھا میں زندگی سے منہ پھیر بیٹھوں گا"۔۔اتناوقت گزر گیا تھا مگر اُس کی اذیت اور محبّت آج بھی اپنے مقام پر قائم تھی

مگر زرنش روز تمہارا پوچھتی ہے"۔۔

اُسے کہہ دیں میں اپنی جوب کی وجہ سے مصروف ہوں"اُس نے کہتے کال کاٹ دی اگر وہ مزید زرنش کا نام سنتا تو پھوٹ پھوٹ کر رو دیتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

زوہیب شاہ آنکھوں میں نمی لیے آسمان کی طرف دیکھنے لگے

تایا ابو آپ یہاں کیا کر رہے ہیں" زرنش کتاب لیے باہر آئی

کچھ نہیں بیٹا بس نیند نہیں آ رہی تھی"۔اُنہوں نے جلدی سے آنکھیں صاف کیں

تایا ابو پارس کہاں ہیں کیسے ہیں میں میسیج یا کال کروں وہ دونوں کا جواب نہیں دیتے" وہ ناراضگی میں بولی

بیٹا اب وہ جوب کرتا ہے نہ تو اُسے آؤٹ آف کنٹری ہی رہنا پڑتا ہے"

مگر ایسا بھی کیا مصروف رہنا کے دوست کو بھول جائے"۔

تمہیں ہی تو نہیں بھولتا وہ باقی دنیا کو بھول جاتا ہے" وہ اپنے خیال میں بولے

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب "اُس نے سوالیہ نظریں سے دیکھا

کُچھ نہیں تُم پڑھائی کرو میں اب سونے جاتا ہوں"۔۔وہ زرنش کے سر پر ہاتھ رکھتے وہاں سے چلے گئے

صبح تمام لوگ ناشتے کے بعد اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے شادی کا گھر تھا بھلا فُرصت کسے تھی سوائے

ایک انسان کے

نتاشا میرے ساتھ شاپنگ پر چلو گی"۔۔جنید نے ایک بار پھر نتاشا کو کال کی

تمہارے ساتھ شاپنگ پر جانے سے بہتر ہے میں زہر کھا کے مر جاؤں"۔۔

یہ ہر وقت مرنے مرانے کے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو مرنے کا شوق ہے تو مجھ نہ چیز پر مر مٹو یقین سے

کہہ رہا ہوں تمہارا مرنا رائیگاں نہیں جائے گا"۔۔کوئی اتنا ڈھیٹ کیسے ہو سکتا ہے

میں واقع مر ہی جاؤ نگی تُم پر مرنے سے پہلے"۔۔۔اُس نے طنزیہ ہنس کر کہا

جنید کی خاموشی پر نتاشا کو برا لگا

اچھا بتاؤ کب چلنا ہے" نتاشا کی بات پر تو جنید کی جیسے عید ہو گئی ہو

جب تُم بولو"۔

ہمم کل چلے گیں"۔اُس نے بول کر کال کاٹ دی

Posted On Kitab Nagri

بے قدرے لوگ مجھ جیسے ہیرے کی قدر نہیں کرتے"۔۔اُس نے منہ پھلایا

oooooooooo

آخر کار برات کا دن بھی آ پہنچا زرنش آخر پیپر دے کر گھر لوٹی شاہی ولا میں قدم رکھتے ہی اُسے پورا شاہی ولا الگ انداز میں چمکتا ہوا ملا ہر طرف لال سفید پھولوں کی بارش تھی ایک شاہین نما لال قالین سیھڑیوں سے شاہی ولا کے دروازے تک بچھی ہوئی تھی جس کے ارد گرد لال اور سفید رنگ کے پھول تھے

کیسا لگا یہ "عیشان کی آواز کانوں تک پہنچی

بہت پیارا بھائی"۔۔اُس نے چمکتی آنکھوں سے کہا

تُم رو رہی ہو "اُنہوں نے محبّت سے پوچھا

میں آپ سب کے بغیر کیسے رہوں گی بھلا"۔۔وہ اب سچ میں رونے لگی

ارے پاگل زادر اتنا اچھا ہے کہ وہ ہماری کمی تمہیں ہر گز محسوس نہیں ہونے دے گا"۔۔عیشان نے زرنش کو گلے لگاتے ہوئے کہا

اور ویسے بھی ہمیں کوئی شوق نہیں تمہارے ساتھ تمام عمر گزارنے کا"۔جنید نے بھی اپنا حصّہ ڈالا

Posted On Kitab Nagri

تُم تو میرے ہاتھوں ضائع ہو گے "عیشان نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا

اس گھر میں کوئی ایسا ہے جو مجھ سے پیار سے بات کر لے "۔۔وہ پھر روٹھ بیٹھی۔۔اوہ معزرت روٹھ بیٹھا

میں ہوں نے میرے لال "۔سکینہ بیگم پیچھے سے آئیں

آپ تو ماں ہیں تبھی کرتی ہیں "۔۔

اچھا چلو باتیں چھوڑو جاؤ عشنا اور زرنش کو پارلر چھوڑ کر آؤ شاباش "۔۔

کیا مطلبی پیار ہے "۔۔

جاتے ہو یا نہیں "عیشان نے پھر آنکھیں دکھائیں

جا رہا ہوں ڈانٹنا لازمی ہوتا ہے کیا "وہ ناراض ہوتا باہر چلا گیا عیشان کو اُس کی ناراضگی پر بہت ہنسی آئی

عشنا اور زرنش پارلر جا چکی تھی برات آنے ہی والی تھی ایک دلہن شاہی ولا کی تھی تو دوسری ملک ہاؤس کی شاہی ولا پھر خوشیوں میں ڈوبا تھا محبت اپنی منزلوں پر پہنچنے لگی تھیں

Posted On Kitab Nagri

پارس آپ صرف دوستی کے دعویدار ہیں دوستی نبھائی نہیں آپ نے نکاح پر اکیلا چھوڑ گئے اور آج اتنے بڑے دن میرے ساتھ موجود نہیں میں آپ سے اب کبھی بات نہیں کروگی "زرنش نے میسیج سینڈ کیا اور موبائل آف کر دیا

برات آچکی تھی زاور کالے رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھا اور آج واقعی وہ شہزادوں جیسے روپ لیے بیٹھا تھا عیشان اور زاور نے ایک جیسا جوڑا زیبِ تن کیا تھا اور اسی طرح عشنا اور زرنش کا جوڑا بھی ایک جیسا تھا اس میں کوئی جھوٹ نہیں تھا کو وہ دونوں واقعی خوبصورتی کو اپنی مٹھی میں رکھتے تھے

اچانک تمام لائٹس بند ہوئی اور ایک سفید لائٹ سیھڑیوں کے اوپر لال قالین پر پڑی زرنش اور عشنا لال لہنگے میں ملبوس نظریں جھکائی کھڑی تھی زرنش کا ہاتھ اسد شاہ کے ہاتھ میں تھا اور عشنا کا ہاتھ جبران شاہ کے وہ واقعی اُن شہزادوں کے لیے ہی بنی تھیں اُنہوں نے پہلا قدم نیچے رکھا وہاں سب لوگوں کی نظر اُن پر ہی ٹک گئی اسی طرح ہر بڑھتا قدم اُنھیں اپنے مجازی خدا کے قریب کرنے لگا وہ دونوں اب زاور اور عیشان کے روبرو تھی جبران شاہ نے عشنا کا ہاتھ عیشان کے ہاتھ میں دیا اور اُس نے محبّت سے تھاما

اسی طرح اسد شاہ نے زرنش کا ہاتھ زاور کو تھمایا وہ کپکپاتے ہاتھ اب زاور کے ہاتھوں میں تھے

Posted On Kitab Nagri

لو بیٹا تمہاری امانت "اسد شاہ کہتے پیچھے ہوئے فاطمہ بیگم نے نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھا

یہ وقت خوبصورت سے خوبصورت تر تھا وہ شہزادی اپنے عربی شہزادے کے پہلوں میں تھی عیشان اپنی بچپن کی محبّت کو پاس بیٹھائے اپنی ہی قسمت پر رشک کر رہا تھا

--

مگر کہیں دور کوئی تھا جو اپنی بچپن کی محبّت کو ہار بیٹھا تھا بنا قصور کے وہ ایک سزا جھیل رہا تھا

آج اُسے قطر جیسا روشیوں بھرا ملک ویران اور وحشت زدہ لگ رہا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اپنے ضبط کی آخری حد پر تھا اُس کے موبائل پر زرنش کا میسیج چمک رہا تھا

کاش میں دوستی کے وقت محبّت کا اظہار کرتا کاش میں کبھی تُم سے ملا ہی نہ ہوتا کاش تُم کسی وعدے میں جکڑی نہ ہوتی کاش تمہیں زاور سے محبّت نہ ہوتی" وہ خود سے لڑ رہا تھا یا وقت کو اپنا مجرم کہہ رہا تھا یہ اُس کا دل جانتا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کاش اگر آجائے تو زندگی رُک جاتی ہے وقت تھم جاتا ہے کاش پر کئی خوشیاں مات حاصل کر جاتی ہیں

اُس نے کہا تھا وہ محبّت سے دستبردار ہوتا ہے مگر اُسے تو محبّت نے دستبردار کر دیا تھا وہ محبّت کی دہلیز سے خالی ہاتھ لوٹ آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

رُخصتی کا وقت آن پہنچا زاور نے پہلے آغا جان اور پھر اسد شاہ سے اجازت طلب کی

میری بیٹی کو شہزادیوں کی طرح رکھنا وعدے کی طرح نہیں"۔ اسد شاہ نے اُمید بھری نظروں سے زاور کو دیکھا

میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا"

اور پھر زرنش شاہی ولا سے رُخصت ہو گئی زرنش نے تو محبّت حاصل کر لی اور عمران نے اپنا وعدہ پورا کیا یہ پہلا قدم تھا اُس کا مالک ہاؤس میں اُس نے ایک نئی زندگی کا استقبال کیا تھا وہ زرنش اسد شاہ سے زرنش زاور ملک بن گئی تھی اسی کے کمرے میں بیٹھے اُس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا اللہ نے اُسے جو ہم سفر دیا زرنش نے قبول کیا وہ اللہ کی رضا میں راضی ہونا جانتی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooooo

فجر کی اذان پر اُس کی آنکھ کھلی اُس نے زاور کی طرف دیکھا جو نیند کی وادیوں میں تھا وہ اٹھی اور دوپٹہ سنبھالتے واشروم میں چلی گئی۔۔۔کچھ لمحے بعد وہ وضو کر کے باہر آئی زاور اب کروٹ بدل کر سویا ہوا تھا وہ جھجکتے ہوئے اُس کے قریب گئی

Posted On Kitab Nagri

زاور اٹھیں نماز کا وقت ہو گیا ہی.. اُس نے بے حد ہلکی آواز میں کہا

مگر زاور پر اثر نہیں ہوا

اس بار اُس نے زاور کے کندھے کو ہلایا

زاور نماز کا وقت نکل جائے گا"۔۔۔

ہمم۔۔۔اُس نے اپنی آنکھیں ہلکی سی کھولی سامنے ہی زرنش دوپٹہ سر پر لپیٹے کھڑی تھی

کیا ہوا۔۔۔اُس نے آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا جیسے اُنھیں کھولنے کی کوشش کر رہا ہو

نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز پڑھ لیں"۔اُس کی آواز اب بھی ہلکی تھی

وہ حیران ہوا اور زرنش کو دیکھا

تُم پڑھ لو میں کل پڑھ لوں گا"اُس نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا

مگر۔۔۔اس کے آگے وہ کچھ نہیں بول پائی جب کے اُسے یہ بات ناگوار گزری

اُس نے نماز کی ادائیگی کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور زاور کی طرف دیکھا جو پھر نیند میں مکمل ڈوب چُکا تھا

Posted On Kitab Nagri

اے اللہ مجھے میرے ہمسفر کا وفادار کرنا اور یہ ویسے نہ ہو جیسے میرے دل میں خیال آیا میرے خیالوں کو مات دے بیشک تو ہی بہترین کارساز ہے" جائے نماز سے اُٹھ کر وہ کھڑکی کے پاس آئی جہاں اندھیرہ مٹ رہا تھا روشنی بادلوں کی آڑ سے باہر نکل رہی تھی ٹھنڈی ہوا اُس کے چہرے پر مزید رونق لے آئی اور پھر وہ آوارہ لٹیں اُس کے چہرے پر بکھری

اپنے بال ٹھیک کرو زرنش"۔زاور کی آواز پر وہ چونکی

آپ جاگ رہے ہیں'۔اُس نے حیرت سے دیکھا

نہیں میں نیند میں ہوں"۔۔یعنی وہ واقعی میں جاگ رہا تھا

زرنش نے اپنے بالوں کو باندھا"۔

وہ پھر سو چُکا تھا عجیب تھا وہ زرنش کو لگا وہ تمام عمر اس انسان کو سمجھتی رہے گی

زرنش بیٹا زاور نہیں اٹھا"۔۔صبور نے سوال کیا

نہیں امی اُنہوں نے کہا وہ خود اُٹھ جائینگے"۔۔

یہ لڑکا بھی نہ،اب تُم ہی اسی ٹھیک کرنا"۔۔صبور نے مسکراتے ہوئے کہا ا

اچھا امی میں چلتی ہوں" نتاشا ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے اٹھی

Posted On Kitab Nagri

وہ زرنش کو مسکراتے ہوئے دیکھتی وہاں سے چلی گئی"۔۔

...

وہ کمرے میں آئی تو زاور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے بال بنا رہا تھا

زاور۔۔۔اُس نے ہچکچاتے ہوئے کہا

مُجھے نہیں پسند کے میری بیوی میرے سامنے ہچکچائے"۔۔اُس نے شیشے سے ہی زرنش کو دیکھا

آپ کو میرے ساتھ ناشتے پر چلنا چاہیے تھا امی بتا رہی تھی آپ سب کے ساتھ ناشتہ نہیں کرتے"۔۔

اُس نے اُداسی سے کہا

یہ شکایت ہے یا ناراضگی"۔۔اُس نے زرنش کی آنکھوں میں دیکھا

جو آپ سمجھے"۔۔اُس نے سر جھکایا

وہ اُسے ناراض نہیں کر سکتا تھا اُس نے اُس کی جھکی ہوئی تھوڑی دیکھی اُس کی بیوی کا سر جھکا ہوا تھا وہ

اس کا خواہش مند تو نہیں

وہ چلتا ہوا اُس کے قریب آیا اور جھکی تھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے اٹھایا

Posted On Kitab Nagri

اگر تُم چاہتی ہو کے میں مناؤں ایکیوز کروں تُم سے تو میں وعدہ کرتا ہوں یہ زاور ملک اپنے گھٹنوں پر بیٹھ جائیگا"۔زرنش کی ہیزل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس نے کہا

وہ تو سانس روکے کھڑی تھی جب وہ پھر بولا

تمہاری آنکھوں میں دنیا دکھائی دیتی ہے زرنش"۔۔

اُس نے نظریں جھکالی

میں چاہتی ہوں آپ سب کے ساتھ ناشتہ کیا کرے امی خوش ہوں گی"۔اُس نے ہلکی آواز میں کہا

مُجھے ایسا کیوں لگتا ہے تُم نے شادی میری کمر ترڑوانے کے لیے کی ہے"۔۔وہ پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔

وہ کیسے ؟۔۔"

تمہاری بات سننے کے لیے مُجھے جھکنا پڑتا ہے ایسے"۔۔وُہ جھک کر بتانے لگا

زرنش ہنسی.. آپ مُجھے بونی کہہ رہے ہیں"۔ہنستے ہوئے اُس نے منہ بنایا

نہیں تو"۔۔۔۔

پھر"۔۔۔زرنش نے آنکھیں چھوٹی کیں

کم آواز والی بونی"۔۔زاور نے مذاق اڑایا

Posted On Kitab Nagri

میں بونی نہیں ہوں آپ ہی ضرورت سے زیادہ لمبے ہے"--"۔اُس نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جیسے پاکستانی عورتیں عموماً لڑائی کے وقت کرتی ہیں

زاور کو اُس کا یہ انداز پسند آیا

لڑکی شوہر سے لڑنے کی سزا جانتی ہو"---

کیسی سزا"زرنش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

اللہ ناراض ہوتا ہے"--وہ اُسے ڈرا رہا تھا

اللہ اللہ آپ مُجھے اللہ کی سزا سے ڈرا رہے ہو"---

نہیں میں بس بتا رہا ہوں"--

زرنش نے پھر آنکھیں چھوٹی کی جس پر زاور کا قہقہ نکلا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooo

اوئے چھپکلی"--جنید نتاشا کے پیچھے آیا

تُم نے مجھے چھپکلی کہا"---نتاشا نے غصے سے دیکھا

ہاں تو چھپکلی کو چھپکلی نہیں تو کیا ڈایناسور کہوں گا"اُس نے ناک سے مکھی اڑائی

Posted On Kitab Nagri

تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے"۔۔

تُم ہو میرا مسئلہ"۔۔وہ کافی ڈھیٹ تھا۔

نتاشا کا پارا ہائی ہونے لگا وہ غصے سے جنید کو دیکھنے لگی

اچھا اچھا ایسے نہیں دیکھو یہ بتاؤ میری بہن کیسی ہے"۔۔

تُم سے آزاد ہو کر ٹھیک ہے اور کافی خوش بھی"۔۔۔اُس نے آنکھیں گھمائی

ہاں تبھی سوچ رہا ہوں اب تمہیں قید کیا جائے کیسا؟؟"اُس نے شرارتی انداز میں کہا

سوچنا بھی مت ورنہ منہ توڑ دوں گی"۔۔

ہاہاہا تُم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے منہ نہیں کوئی لکڑیا شیشے کی شے ہو جو توڑ دو گی"۔وہ اُس کا مذاق اڑاتے ہوئے جانے لگا

اے اللہ مجھے اس سے رہائی دے ورنہ میں نے اسی دیوار پر سر مار دینا ہے"۔۔نتاشا نے آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا

سر مار لو رہائی تو ملے گی نہیں"جنید نے بنا پیچھے دیکھے کہا

اللہ کرے چلتے ہوئے کیچڑ میں گر جاؤ تُم"۔۔وہ دل میں اُسے کوسنے لگی

Posted On Kitab Nagri

oooooo

وہ کتاب ہاتھ میں پکڑے صوفے پر بیٹھی پڑھ رہی تھی اور زاور لیپ ٹاپ لیے بیڈ پر بیٹھا تھا

زاور "اُس نے کتاب سائڈ پر رکھ کے کہا

ہمم "اُس نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے جواب دیا

اگر مُجھے کُچھ ہو جائے یا میں آپ سے دور چلی جاؤں تو کیا آپ روئیں گیں " نجانے اُس نے یہ سوال کیوں کیا تھا

میں نہیں جانتا اور تُم یہ ناول پڑھنا چھوڑ دو ورنہ ایسے اُلٹے سیدھے سوال کرتی رہو گی "اُس نے سفاک لہجے میں کہا تھا جب کے غصے سے اُس نے مٹھیاں دبائی تھی جس کا صاف مطلب تھا اُسے یہ بات ہر گز پسند نہیں آئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زاور بتائے نہ پلیز "وہ اُٹھ کر اُس کے سر پر کھڑی ہوئی

تُم میری بیوی ہو زرنش اگر تمہیں خروچ بھی آئی تو مجھے تکلیف ہو گی "اُس نے بنا دیکھے جواب دیا

تو آپ روئیں گے "اُس نے اگلا سوال کیا

میں روتا ہوا اچھا نہیں لگوں گا "وہ اب بھی لیپ ٹاپ پر ہی نظریں مرکوز کیے بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

یعنی آپ کو تکلیف نہیں ہو گی"

میں نے ایسا نہیں کہا مُجھے تکلیف ہو گی" وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھا

نہیں آپ کو تکلیف نہیں ہو گی اگر آپ روئے نہیں تو" وہ بچوں کی طرح بضد تھی اپنی بات پر

وہ کیسے "زاور نے آخر اپنا لیپ ٹاپ بند کیا

زرنش اُس کے سامنے بیٹھی

انسان کے آنسوں تب نکلتے ہیں جب اُسے تکلیف ہو یہ نہ ممکن ہے کے دل روئے اور آنسوں نہ نکلے"

یہ تُم کیسے کہہ سکتی ہو" اُس نے زرنش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس کے بالوں کو پیچھے کیا جو ہمیشہ کی طرح اُس کے چہرے پر تھے

میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ جب دل روئے تو ہزاروں کے ہجوم میں بھی آنسوں نکلتے ہیں اور اگر نہ روئے تو تنہائی میں بھی انسان اُداس نہیں ہوتا" وہ بولتے بولتے یہ بھی نہ دیکھ پائی کے زاور اُس کی آنکھوں میں کب سے دیکھ رہا ہے

تُم چاہتی ہو میں تمہارے لیے روؤں" اب وہ اُس کا ہاتھ پکڑ چُکا تھا

ہاں میں چاہتی ہوں جب مجھے تکلیف ہو تو آپ بھی روئیں"

Posted On Kitab Nagri

زاور مسکرایا

زرنش کو اُس کا مسکرانا اچھا لگتا تھا وہ عربی شہزادہ ہنستے ہوئے زرنش کے دل میں جگہ بناجاتا تھا

یہ نہ ممکن ہے کے زاور ملک کی بیوی کو تکلیف ہو اور زاور خاموش رہے "اُس نے زرنش کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا جس پر وہ مسکرائی

اب میں اپنا کام کرلوں "زاور نے اجازت مانگی

ہاں"

تُم جاؤ ناول پڑھو اور پھر ایسا کوئی سوال لے کر میرے قریب آنا" وہ مذاق اڑاتے ہوئے کہنے لگا

نہیں یہ سوال میں نے خود کہا ناول کو پڑھ کر نہیں" وہ دوبارہ صوفے پر جا بیٹھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooo

صبح زاور کی آنکھ زرنش کی تلاوت قرآن پر کھلی وہ سورہ رحمٰن پڑھ رہی تھی

لُعۡ رَفُ الۡ مُجۡ رِ مُوۡ نَ بِسِيۡ مٰهُم ۡ فَيُوۡ خَذُ بِالنَّوَاصِی ۡ وَال ۡ اَق ۡ دَامِ ۚ ﴿۴۱﴾

Posted On Kitab Nagri

(گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے ﴿۴۱﴾۔)

زاور نے زرنش کی طرف دیکھا وہ ہر آیت کو ترجمہ کے ساتھ پڑھتی تھی زاور کو لگا اُس کی ذات اسی کے روبرو ہے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

(تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۲﴾۔)

کتنا سکون تھا اِس آیت میں

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

(یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے ﴿۴۳﴾)

زاور کو لگا اُس کی سانس رک جائے گی

زرنش نے سورۃ مکمل کی اور قرآن پاک کو آنکھوں سے لگایا

ارے آپ اُٹھ گئے زاور"۔۔اُس نے قرآن پاک کو جگہ پر رکھتے ہوئے کہا

تمہیں سورۃ رحمٰن پسند ہے"۔۔زاور نے نہ جانے یہ سوال کیوں کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مُجھے قرآن کی ہر سورۃ پسند ہے مگر سورۃ رحمٰن پڑھنے سے میرے دل میں سکون آتا ایسے لگتا ہے اللہ پاک مجھ سے کہہ رہے ہوں کے وہ اپنے وعدے کے سچے ہیں اور پھر میں اپنا ہر معاملہ اُن پر چھوڑ دیتی ہوں"۔۔وہ کتنی مطمئن تھی

زاور آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے"۔۔زرنش نے اُداس ہوتے سوال کیا

بس نہیں پڑھتا"۔۔اُس نے سفاک لہجے میں جواب دیا

یہ غلط ہے زاور نماز ہم پر فرض ہے اُسے چھوڑنا گناہ ہے"۔۔وہ اُسے سمجھا رہی تھی جب وہ چلایا

کہانہ نہیں پڑھتا تُم پڑھتی ہو نہ یہی کافی ہے جاؤ یہاں سے"۔وہ پہلی بار چلایا تھا زرنش پر

زرنش کو لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے کوئی کیسے خدا کے ہم کلام نہیں ہونا چاہتا اُسے دُکھ اس بات کا ہر گز نہیں تھا کے وہ اُس پر چلایا تھا دُکھ اس بات کا تھا کے وہ اللہ سے کتنا دور تھا

آپ غصّہ نہ ہوں"۔۔وہ گھبراتے ہوئے زاور کے قریب آئی

کہانہ جاؤ یہاں سے"۔اُس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی جیسے ایک اذیت اُس کے جسم میں تیر سے گئی ہو

زرنش ڈرتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ زاور نے سائڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو غصے سے زمین بوس کر دیا

Posted On Kitab Nagri

زرنش بھابی "موسیٰ اپنی مگن میں اندر آیا جہاں زرنش صوفے پر بیٹھی روئے جا رہی تھی

بھابی کیا ہو گیا آپ رو کیوں رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے "موسیٰ گھبراتے ہوئے بھاگ کر آیا

موسیٰ بھائی اُنھیں کیا ہو گیا ہے وہ غصے میں کیوں ہیں "زرنش بچوں کی طرح ڈر کر سسکیوں میں رو رہی تھی

زاور نے کچھ کہا ہے "۔۔۔موسیٰ نے زرنش کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھا

زرنش نے ڈرتے ہوئے صرف اپنا سر ہلایا

موسیٰ نے زرنش کو پانی کا گلاس دیا اور خود سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے زاور کے کمرے میں پہنچا

زاور سامنے کھڑکی پر کھڑے سگریٹ منہ میں دبائے آنکھیں بند کئے کھڑا تھا موسیٰ نے غصے سے اُس کے کندھے سے کھینچا

تو نے بھابی سے کیا کہا ہے زاور وہ نیچے بچوں کی طرح ڈر رہی ہے"۔موسیٰ نے غصے کہا

زاور خاموش رہا

میں کچھ پوچھ رہا ہوں آخر تیرا مسئلہ کیا ہے تو اپنے ساتھ کیے ظلم کی سزا باقی سب کو کیوں دے رہا ہے "

موسیٰ آج پہلی بار اُس پر چلایا تھا

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا وہ میرے سامنے زاور بنی بیٹھی تھی مُجھے میرا عکس دکھا اُس میں ملامت کا لبادہ اوڑھے مجھ سے برداشت نہیں ہوا"۔۔وہ شرمندہ تو تھا مگر لہجہ اب بھی سفاک تھا اُس کا تُجھے کیا لگتا ہے اگر تیرا ماضی زرنش کے سامنے کھلا تو وہ لڑکی جو نیچے تیری محبّت میں مکمل ڈوب چکی ہے اُس کی نظر میں وہ محبّت وہ مان رہے گا"۔۔

میں یہی تو نہیں چاہتا کے وہ پرانے زاور کو جانے"۔۔وہ پھر کھڑکی کی طرف مڑا

تو پھر خود پر قابو رکھ اپنی ذات کا تماشا بنا چکا ہے اس لڑکی کی محبّت کو تماشا نہ بنا" موسیٰ نے آخری بات کی اور دروازے سے باہر نکلنے لگا جب دروازے کے باہر دیوار سے لگی اُسے زرنش دیکھائی دی اُس کی نظروں کی بے یقینی بتا رہی تھی اُس نے زاور اور موسیٰ کی ہر ایک بات سن لی ہے

موسیٰ ایک افسردہ نظر اُس پر ڈالتے وہاں سے چلا گیا

وہ اب بھی موسیٰ کے الفاظوں کو سمجھ رہی تھی۔۔تو کیا محبّت نے اُس کا تماشا بنانا تھا۔کیا زاور کا ماضی اُس پر پہاڑ بن کر برسنا تھا۔۔۔۔

مُجھے پتا ہے زرنش تم باہر ہو"۔۔زاور کی آواز پر وہ چونکی

وہ ڈرتے ہوئے اندر آئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نہیں چاہتا میری دنیا میں سیلاب آئے "اُس نے زرنش کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

وہ بچوں کی طرح سر جھکائے سسک رہی تھی

بُرا لگا میرا چلانا"۔اُس نے اُس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر سر اٹھایا

وہ شخص پیار کرنے پر آتا تو سامنے والے کی ہر ناراضگی دھول اڑاتی چلی جاتی

ہمم"۔اُس نے سر ہلایا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ گھٹنوں پر بیٹھا

مُجھے معاف کر دو"۔۔اُس نے کہا تھا اور ملک اپنی بیوی کے سامنے جُھک جائے گا اور وہ جھک گیا

آپ یوں نہ بیٹھے"۔اُسے وہ جھکا ہوا ہر گز پسند نہیں آیا

نہیں میں ایسے ٹھیک ہوں اس طرح میں تمہاری بات بھی آرام سے سن پا رہا ہوں"۔وہ ایکسکیوز کر رہا تھا یا اب بھی اُس کا مذاق اڑایا جا رہا تھا

آپ بہت برے ہیں"۔۔وہ پھر ناراض ہو گئی

اور تُم بہت اچھی ہو"اُس نے اُس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اُسے گلے سے لگایا

زرنش خاموشی سے اُس سے لگ کر کھڑی تھی

محبّت چاہے تو کیا کچھ نہیں کروا سکتی یہ بے رحم گھٹنوں پر بھی جھکاتی ہے اور سر پر بھی بیٹھاتی ہے تخت کا بخت بناتی ہے اور سرے بازار رسوا بھی کرتی ہے

Posted On Kitab Nagri

oooooooooo

وہ ریسٹورینٹ میں بیٹھا اپنی گھڑی پر نظریں جمائے بیٹھے تھا اتنے میں کنزا نے آ کر مصنوئی گلا صاف کرتے اُسے اپنی موجودگی سے آگاہ کیا

کیا یار کنزا اتنا وقت لگا دیا میں کب سے یہاں ویٹ کر رہا ہوں" پارس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا

کُچھ ہی سالوں میں ان دونوں میں بہترین دوستی ہو گئی تھی پارس خود کو پھر زندگی میں لے آیا تھا محبّت تو اب بھی اُس کی پہلے کی طرح ایک طرفہ تھی اور اپنی جگہ پر موجود تھی مگر اُس نے زرنش سے دوری اختیار کر ہی لی

سوری تھوڑا وقت لگ گیا مُجھے"۔۔وہ معصوم شکل بنا کر بولی

کوئی بات نہیں اب یہ بتاؤ کیا ضروری بات تھی جس کے لیے تُم کُچھ زیادہ ایکسیٹڈ تھی اور خود ہی لیٹ آئی"۔۔

ہاں بات ہے تو خوشی کی مگر ڈر لگ رہا ہے کیسے کہوں"۔۔

ڈر۔۔اب تُم مجھ سے ڈرو گی؟۔۔پارس نے حیرت سے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پارس میں باتیں گھما کر کرنے والوں میں سے نہیں ہوں یہ چیز مُجھے وراثت میں ملی ہے شاید مگر حقیقت یہ ہے کے میں تمہیں پسند کرتی ہوں اور شادی کرنا چاہتی ہوں "پارس کو لگا اُس کے کانوں تک جو بات پہنچی ہے وہ غلط ہے

ہاں میں جانتی ہوں ہمارے معاشرے میں عورت کبھی اپنی پسند کا اظہار نہیں کرتی مگر میں اس سوچ سے متفق ہر گز نہیں ہوں میں تُم سے نکاح کرنا چاہتی ہوں پارس "۔۔ وہ بنا پارس کی طرف دیکھیں اپنے دل کی ہر بات اُس کے سامنے رکھ چُکی تھی

پارس نے اُسے ایک نظر دیکھا اور وہی سے اُٹھ کر جانے لگا

پارس میری بات سنو اگر تمہیں میری بات بری لگی تو میں معزرت کرتی ہوں مگر ایسے مت جاؤ"۔ وہ اُس کے پیچھے بھاگتے ہوئے چلانے لگی مگر پارس نے اپنے قدم مزید تیز کر دیے

پارس میں محبّت کرتی ہوں تُم سے میں نے اظہار کر کے کوئی غلط نہیں کیا"۔۔ وہ مزید چلائی

پارس نے اب بھی کچھ نہ کہا وہ ایسے چل رہا تھا جیسے اُس کی کان سننے سے قاصر تھے

پارس میں تُم سے محبّت کرتی ہوں تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی "وہ گھٹنوں کے بل فٹ پاتھ پر بیٹھ گئی

پارس کے ایسے چلے جانے پر وہ رونے لگی

Posted On Kitab Nagri

پارس"--وُہ اب شِدّت سے چلائی---

کیا محبت ہاں کون سی محبّت جس نے مجھے برباد کر کے رکھ دیا اُس محبّت کی بات کر رہی ہو جس نے میرے دل میں قیام کیا اور پھر میرا ہی سرے عام تماشا بنایا اُس محبت کی بات کر رہی ہو جب اُس نے مُجھے کُچھ نہیں دیا تو تمہیں کیا دے گی" وہ وہی سے پیچھے آ کر چلانے لگا

مگر مُجھے تو رسوا نہ کرو پارس" وہ آنکھوں میں آنسوں لیے بے بسی سے کہہ رہی تھی

چلی جاؤ کنزا میں محبّت سے دستبردار ہوں اب محبّت کا دروازہ کھٹکھٹایا تو تذلیل ہو گی میری"۔ وہ اُٹھ کر واپس چلنے لگا

کنزا وہی بیٹھی اُسے جاتا دیکھ رہی تھی یہی وہ جگہ تھی جہاں کبھی پارس محبّت ہار کر قدم بھر رہا تھا اور آج اسی جگہ پر کنزا محبّت ہار رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ooooo

پارس گھر آیا تو زوہیب شاہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھے تھے وہ چلتا ہوا اُن کے قریب آیا

بابا" پارس صوفے پر بیٹھا

کیا ہوا پارس اُداس لگ رہے ہو"--اُنہوں نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

بابا کنزا مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے"۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے مُجھے بھی وہ بچی بہت پسند ہے پارس" وہ خوشی سے کہنے لگے

نہیں بابا میں اب محبّت یا شادی نہیں کر سکتا"۔۔اُس نے چہرہ پھیرے کہا

تُم نے کنزا سے کیا کہا ہے پارس"۔وہ اُس کا یوں نظریں چُرانا سمجھ گئے تھے

بابا۔۔۔۔۔" پھر اُس نے تمام باتیں اپنے باپ کے سامنے رکھ دی

تمہارا دماغ ٹھیک ہے تُم اُس بچی کو بیچ سڑک پر چھوڑ آئے۔۔وہ غصے سے بولے

اور کیا کرتا وہ مُجھ سے محبّت مانگ رہی تھی کہاں سے لاتا محبّت آخر"

جو تمہارے ساتھ ہوا تُم اُس کا بدلہ اُس لڑکی سے لینا چاہتے ہو اتنے کم ظرف ہو گئے ہو تُم"

میں اُس سے محبّت نہیں کر سکتا" اُس نے سفاک لہجے میں کہا

محبّت نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کے بیچ سڑک پر تُم اُس کی محبّت کی تذلیل کرو مت بھولو ایک وہ وقت

تھا جب تُم خالی ہاتھ آئے تھے اور بے قصور تھے آج وہ لڑکی بے قصور ہے"

..کیا وہ واقعی خود غرض تھا یا کم ظرف۔۔

ہماری شادی نہیں ہو سکتی بابا آپ نہیں جانتے وہ کون ہے"۔۔

Posted On Kitab Nagri

کون ہے وہ"۔زوہیب شاہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

وہ سردار بخش کی پوتی ہے، خالد بخش کی بیٹی وہی خالد بخش جسے آغا جان نے گاؤں سے نکلوایا تھا"۔۔

اُس نے جذبات میں ہر بات کہہ دی

زوہیب شاہ نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا

تُم نے پہلے کیوں نہیں بتایا پارس"۔اُنھیں اب بھی اس بات کا یقین نہیں آرہا تھا کے وہ سردار بخش کی پوتی ہے

پہلے مُجھے اس چیز کی ضروت ہی نہیں پڑی"۔۔

مُجھے کوئی عتراض نہیں میں اپنے بیٹے کے لیے سردار بخش کے گھر بھی جاؤں گا اور اُس کے بیٹے کے گھر بھی"۔اُنہوں نے خود کو نرمل کیا

یہ اتنا آسان نہیں بابا بقول آپ کے یہ دشمنی صدیوں سے ہے"۔

دشمنی صدیوں یا دنوں پر نہیں ہوتی پارس دشمن ایک پل کا بھی دشمن ہی کہلاتا ہے مگر اس کا اختتام مشکل سہی نہ ممکن تو نہیں"

مگر بابا۔۔"۔وہ آگے کُچھ نہیں بول پایا

Posted On Kitab Nagri

مگر زوہیب شاہ تو سمجھ گئے تھے اپنے بیٹے کی بات

پارس میں نے کہا تھا۔۔۔زرنش کی ضرورت کسی اور کو ہے اس لیے وہ چلی گئی کوئی اور ہو گی جس کو تمہاری ضرورت ہو گی اور تمہیں اُس کا ہونا ہو گا"۔۔۔

مگر وہ مایوس ہو گئی ہے"۔۔

جس نے اُسے مایوس کیا اب وہی اُس کے آنسوں صاف کرے گا جاؤ تُم کنزا کے پاس"۔۔

پارس نے اُداس بھری مسکراہٹ سے اپنے باپ کو دیکھا اور اُٹھ کر جانے لگا

زوہیب شاہ نے فکر مندی سے اُسے جاتے دیکھا

اے اللہ اب اور آزمائش میں نہ ڈال میرے بیٹے کو وہ ٹوٹ چُکا ہے اب جوڑ اُس کو"۔م

oooooo

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کنزا"۔وہ اسی بینچ پر بیٹھی تھی جب پارس اُس کے برابر آ بیٹھا

غلطی تمہاری نہیں ہے پارس مکافات عمل ہے جو میرے ساتھ ہوا میں نے بھی ایک محبّت کو دھتکارا تھا خالی ہاتھ بھیجا تھا محبّت روئی تھی میرے سامنے اور میں نے منہ پھیر لیا تھا۔۔پھر میں کیسے یہ اُمید رکھتی

Posted On Kitab Nagri

کے محبت میرے دروازے پر دستک دے گی میں محبّت کے لیے بنائی ہی نہیں گئ"۔۔وہ سامنے پانی کی لہروں کو دیکھتے بولنے لگی اُس کے آنسوں اب نکلنے سے قاصر تھے

میں تُم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں" پارس نے بھی پانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کنزا نے فوراً پارس کو دیکھا اور پارس کی نظر بھی کنزا پر رُکی یہ وہی آنکھیں تھی جو کسی اور کی وجہ سے روئی تھی تو پارس کو محسوس ہوا کہ آنسوں اُس کے دل میں گر رہے ہیں اب انہیں آنکھوں کو پارس نے رُلایا تھا

کیا تم سچ کہہ رہے ہو تم تُم مجھ سے نکاح کرو گے". کنزا بچوں کی طرح سسکیوں میں روتی خوش بھی ہو رہی تھی

مگر کنزا میرے بس میں محبّت کرنا نہیں"۔۔پارس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پھسائی اور سر کو جھکا دیا کوئی بات نہیں میری محبّت میں اتنی طاقت تو ہے کہ تُم مجھ سے محبّت نہ سہی میری عزت ہی کر پاؤ میرا وعدہ ہے تُم سے میری نظروں میں کبھی تمہاری عزت تمہارا مقام کم نہیں ہو گا"۔اُس نے کافی محبّت سے یہ بات کہی

ہوا نے ٹھنڈک اختیار کر لی سمندر کی لہریں خاموشی سے محبّت کے ملاپ پر خوش ہوئی.....

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

ارے زرنش آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو"۔۔رمشاء نے اُسے دروازے پر کھڑے دیکھا تو فوراً پاس گئی

السلام وعلیکم رمشا بھابی کیسی ہیں آپ"۔

وعلیکم السلام۔میں بلکل ٹھیک ہوں تُم کیسی ہو زاور بھائی کیسے ہیں وہ آئے نہیں ساتھ"۔۔

سب ٹھیک ہیں بھابی آپ ٹھیک ہے نہ طبیعت میں کوئی بدلاؤ تو نہیں آیا"۔۔رمشاء پریگنٹ تھی جس کا

علاج بھی زرنش ہی کر رہی تھی

نہیں بھلا کوئی بدلاؤ کیسے آئے گا ڈاکٹر جو اتنی اچھی ملی ہے مُجھے"۔اُنہوں نے پیار سے اُس کے گالوں کو

چھوا

بھابی موسیٰ بھائی گھر پر ہیں"۔۔اُس نے سنجیدگی سے پوچھا

ہاں اپنے روم میں ہے میں بلاتی ہوں۔۔کیا ہوا تُم اتنی پریشان کیوں ہو زرنش"۔اُنہوں نے اُس کی

پریشانی دیکھ لی تھی

ارے زرنش آپ یہاں"۔موسیٰ سیھڑیوں سے اترتے ہوئے بولا

وہ کبھی اُسے بھابی کہتا تو کبھی زرنش

Posted On Kitab Nagri

ہاں موسیٰ بھائی مُجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے کیا آپ کے پاس وقت ہے"

موسیٰ سمجھ تو گیا تھا کے کیا بات ہے مگر پھر بھی

ہاں ضرور آئیں بیٹھیں "رمشاء اور زرنش پھر پاس صوفے پر بیٹھ گئیں

موسیٰ بھائی آپ جانتے ہیں میں یہاں کس لیے آئی ہوں مُجھے زاور کا ماضی جاننا ہے اُس ماضی کے بارے جس نے اُنھیں اتنا تبدیل کر دیا کی وہ خدا سے دور ہو گئے آخر وہ ایسے کیوں ہیں موسیٰ بھائی"۔اُس نے افسردگی سے کہا

زرنش ایسی کوئی بات نہیں"۔۔وہ ابھی اپنی بات مکمل بھی نہیں کر پایا جب زرنش دوبارہ بولی

نہیں موسیٰ بھائی آج سچ سے منہ نہ موڑیں مُجھے آج سچ جاننا ہے اُس دن آپ کس ماضی کی بات کر رہے تھے"۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اُس نے ایک نظر رمشاء کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے موسیٰ کو ہی دیکھ رہی تھی اور پھر اُنہوں نے سر جھکایا

ہاں یہ حقیقت ہے کہ زاور ایسا نہیں تھا جیسا اب ہے سچ تو یہ ہے زاور اپنی ذات کے برعکس ہو گیا ہے ہم دونوں نے بچپن ساتھ گزارا میرے والدین کے انتقال کے بعد زاور اور انکل آنٹی نے ہے مُجھے سہارا

Posted On Kitab Nagri

دیا ہم دونوں نے اب تک کی زندگی ساتھ گزاری ہے اسکول کالج یونیوسٹی ہر جگہ ہم ساتھ ہی تھے زاور کی ذات وہ تھی جس سے مُجھے رشک آتا تھا کے کوئی انسان اللہ کے اتنے قریب کیسے ہو سکتا ہے

ماضی

کیا ہے صبح صبح کال کیوں کر رہا ہے "زاور نے قرآن پاک کو اپنی جگہ پر رکھا اور بجتا موبائل اٹھایا جس پر موسیٰ کی ہی کال تھی وہ روز صبح نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرتا اور سورۃ رحمٰن کو ایک بار ضرور پڑھتا تھا

مُجھے پتا تھا اس وقت میرا مولوی ہی جاگ رہا ہو گا"۔اُس نے شرارتی انداز میں کہا

ہاں اگر آپ بھی نماز پڑھ لیتے تو جنت میں ہی جگہ بن جاتی"۔زاور نے طنز کیا

تُم پڑھائی چھوڑ کر تبلیغ کرنے کیوں نہیں چلے جاتے"۔موسیٰ بھی کہاں پیچھے رہتا

پھر بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا تُم جیسوں پر پھر بھی کوئی اثر نہیں ہونا۔۔اب یہ بتا کال کیوں کی"

یاد ہے نہ آج یونیورسٹی جانا ہے"۔

روز ہی جاتے ہیں آج کوئی نئی بات نہیں ہے"۔۔زاور نے اُس کی عقل پر ماتم کیا

لیکن روز اسائنمنٹ نہیں دیتے مگر آج دینا ہے میرے دوست"۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو میرا اسائنمنٹ کمپلیٹ ہے" زاور نے سکون سے جواب دیا

مگر میرا نہیں ہے یار کل عشر کا بچہ مُجھے باہر لے گیا میں کمپلیٹ نہیں کر پایا" اُس نے رونے والی شکل بنائی

رومت سر سے میں بات کرلوں گا وہ تُجھے ایک دن کا ٹائم دے دیں گیں"۔زاور جانتا تھا موسیٰ نے کال بھی اسی لیے کی ہے

ارے میرے یار یہ ہوئی نہ بات چل اب مُجھے سونے دے ابھی دو گھنٹے ہیں یونی جانے میں"۔اُس نے بولتے ساتھ کال کاٹ دی

زاور بس موبائل کو ہی دیکھتا رہ گیا کتنا مطلب پرست انسان ہے"۔۔وہ بڑبڑایا

ooooooooo

اوئے زاور کہاں ہے" موسیٰ نے کلاس سے نکلتے ہوئے پوچھا

کہاں ہو گا ظہر کا وقت ہے اس وقت وہ مسجد میں ہو گا"۔۔عشر نے جواب دیا

ہاں۔۔چلو میں دیکھتا ہوں" موسیٰ وہاں سے چلا گیا اور مسجد کی طرف آیا جو یونیورسیٹی میں ہی موجود تھی مسجد تقریباً خالی تھی مگر زاور اب بھی آنکھیں موندے بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ نے نماز ادا کی وہ بھی زاور کے ساتھ کبھی کبھی نماز پڑھ لیتا مگر زاور کا دن نماز سے شروع ہوتا اور نماز پر ختم بظاھر وہ دکھنے میں ایسا ہر گز نہیں لگتا تھا کے وہ اپنے اللہ کے قریب ہو گا مگر اُسے اپنے اللہ اور رسول کے علاوہ کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی موسیٰ نے سلام پھیرا تو وہ اب بھی آنکھیں موندے وہی بیٹھا تھا

زاور۔۔۔۔موسیٰ نے اُسے ہلایا

ہمم. زاور نے آنکھیں کھولیں

چلنا نہیں ہے کلاس کا وقت ہو گیا ہے"۔۔

ہاں چلو۔۔

زاور تُم نماز اتنی سکون سے ٹھہر کر کیسے پڑھ لیتے ہو تُم جب بھی نماز پڑھتے ہو تو لگتا ہے تُم اس دنیا میں ہو ہی نہیں اور ایک میں ہوں جو وسوسوں کے بغیر نماز پڑھ ہی نہیں سکتا" مسجد سے نکلتے ہوئے موسیٰ نے کہا

زاور مسکرایا

Posted On Kitab Nagri

میں نے نماز کبھی فرض سمجھ کر نہیں پڑھی موسیٰ فرض تب ہوتی جب اللہ کو اس کی ضرورت ہوتی مگر ضروت مُجھے ہے اللہ کے پاس فرشتے کم نہیں جو دن رات اُس کی عبادت میں لگے ہیں اُن عبادات کے سامنے میری نماز بھلا کیا ہو گی میں ں نماز اُس ذات سے روبرو ہونے کے لیے پڑھتا ہوں مُجھے لگتا ہے وہ میرے سامنے ہے مُجھے سن رہا ہے دیکھ رہا ہے"

موسیٰ کو کچھ وقت کے لیے اُس پر رشک آیا

oooooo

وہ اکیلا گھر میں بیٹھا پڑھ رہا تھا سامنے ٹی وی آن تھی مگر زاور نے آواز بند کر دی پڑھتے پڑھتے اُس کی نظر ٹیوی پر گئی جہاں ایک پروگرام بڑھائے راست نشر کیا جا رہا تھا وہ ریڈ لائٹ ایریا تھا جہاں سے ایک معصوم کم عمر لڑکی کو بازیاب کروایا جا رہا تھا کُچھ لمحے کے لیے تو زاور کا دماغ ماؤف ہو گیا مرد نشے کی حالت میں جھول رہے تھے عورتوں نے بے ہودہ لباس زیبِ تن کیا ہوئے تھے سیگریٹ نوشی کا دھواں چاروں طرف پھیلا تھا

Posted On Kitab Nagri

کیا یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جہاں عورتیں سرے بازار اپنے جسم کی نمائش کرتی ہیں جہاں زنا عام بات ہے مرد اپنے گھر میں حلال رشتے کو چھوڑ کر یہاں حرام کام کرنے آتے ہیں کیا یہ لوگ موت سے انجان ہے "زاور کے دماغ میں ایسی کئی سوچیں آئیں

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ-وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ-وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ(35)

ترجمہ:

ہر جان۔۔ موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(سورۃ انبیاء)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ(43)

ترجمہ:

یہ وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے۔(سورۃ رحمٰن)

Posted On Kitab Nagri

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ(63)

ترجمہ:

یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا۔(سورۃ یٰسین)

زاور کے دماغ میں بار بار یہ آیتیں طواف کر رہی تھی وہ سامنے منظر کو دیکھ رہا تھا جو بدل کر ایک نیوز میں تبدیل ہو گیا مگر زاور کے دماغ میں وہی پروگرام تھا وہ ابھی ان سوچوں میں تھا جب موسیٰ گھر میں داخل ہوا

زاور کب سے کالز کر رہا ہوں تُجھے کہاں مصروف ہے تو"

کُچھ نہیں موبائل روم میں تھا اس لیے "اُس نے ہلکی آواز میں کہا

کیا ہوا تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے"۔۔موسیٰ اُس کے پاس بیٹھا

یار موسیٰ یہ کیسا اسلامی ملک ہے جہاں ہر گناہ عام ہے زنا چوری رشوت جھوٹ فریب سود سب کام کھلے عام کیے جاتے ہیں"۔وہ اُداس ہوا

Posted On Kitab Nagri

دیکھ زاور اس ملک میں رہنا ہے تو خود کو بدلوں ایسے بنو کے تمہارے قریب سے بھی حرام شے نہ گزریں جو توں حقیقت میں ہے تیری میری سوچ اس ملک کو کبھی نہیں بدل سکتی" موسیٰ نے اُسے سمجھانا چاہا مگر وہ خاموش تھا

چل چھوڑ یہ سب علی کی برتھڈے ہے آج وہ ہم سب کو باہر ٹریٹ دے رہا ہے چل وہاں چلیں"۔اُس نے بات بدلی

نہیں مُجھے نہیں جانا"۔۔

چل نہ زاور دیکھ اگر توں نہیں گیا تو میں بھی یہی بیٹھا ہوں" وہ سینے پر ہاتھ باندھے بچوں کی طرح ناراض ہو کر بیٹھ گیا

زاور نے ایک نظر اُسے دیکھا اور اُٹھ کھڑا ہوا

ناراض دلہن بننے کی ضرورت نہیں ہے چلو" وہ جانتا تھا موسیٰ تب تک نہیں جائے گا جب تک وہ حامی نہ بھر لے

ooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ کینٹین میں موسیٰ کے ساتھ بیٹھا چائے پی رہا تھا باقی سب بھی وہیں موجود تھے آج ان کے کلاس میں ایک نئی لڑکی آئی تھی جو اس وقت سب سے باتوں میں لگی اپنا بتا رہی تھی

یہ کون ہے جب سے آئی ہوں ایسے ہی سر جھکائے بیٹھا ہے"۔اُس لڑکی نے زاور کو دیکھتے ہوا کہا

یہ زاور ملک ہے یہ لڑکیوں سے بات کیا اُنھیں دیکھتا بھی نہیں ہے" عشر نے زاور کی طرف دیکھتے کہا

ایسا ہے کیا رکو میں مل کے آتی ہوں"۔۔وہ لڑکی اپنی جگہ سے اُٹھ کر پاس بیٹھے زاور کی طرف گئی

ہائے۔۔میں معصومہ خالد۔ہوں آپ کے کلاس کی نیو سٹوڈنٹ"اُس نے مسکراتے ہوئے کہا

مگر زاور نے کوئی جواب نہیں دیا ہاں اگر وہ سلام کرتی تو شاید زاور سلام کا جواب دے کر سر جھکا دیتا مگر اُس نے ایک بار بھی سامنے کھڑی لڑکی کو ایک نظر نہیں دیکھا

ہائے میں موسیٰ"۔۔موسیٰ نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے جواب دیا

معصومہ زاور کو دیکھتی رہی مگر وہ پھر بھی چپ تھا

آپ جا سکتی ہیں معصومہ یہ آپ کو جواب نہیں دے گا"موسیٰ نے ہنسی دباتے ہوئے کہا کیوں کہ یہ پہلی مرتبہ ہر گز نہیں تھا کہ وہ کسی لڑکی کو بری طرح اگنور کر رہا تھا وہ عربی شہزادہ اتنا حُسن رکھتا تھا اتنی کشش تھی اُس میں کے ایک بار تو ہر لڑکی اُس کی طرف لازمی مائل ہوتی

Posted On Kitab Nagri

معصومہ ناک سکڑ کر وہاں سے چلی گئی

زاور توں کس قسم کا لڑکا ہے بھائی ہر لڑکی کو کیسے اگنور کر لیتا ہے"۔ موسیٰ کو واقعی حیرت ہوتی تھی

یہ عورت ذات ہے یہ چاہے تو بخت سنوار دے یہ چاہے تو ایک مرد کو اُجاڑ دیں" اُس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا

کس بات کا غرور ہے اس میں"۔ معصومہ نے تپے ہوئے لہجے میں عشر سے پوچھا

وہ پاکستان کے نمبر ون بسنیز مین کا بیٹا ہے زاور عمران ملک، مگر یہ مت سوچو اُسے اس بات کا غرور ہے ہر گز نہیں وہ اپنی پرسنیلٹی سے بلکل مختلف ہے وہ اللہ کے بہت قریب ہے اور لڑکیوں سے پناہ مانگتا ہے" عشر نے آخری بار ہنستے ہوئے کی

معصومہ اُسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooooo

زاور بیٹا کیسے ہو" زاور لیپ ٹاپ پر صبور سے بات کر رہا تھا جو اس وقت دبئ میں تھی

بلکل ٹھیک امی آپ کیسی ہیں اور کب آنے کا ارادہ ہے امی میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں"

بہت جلد میں اپنے بیٹے کے پاس ہوں گی" اُنہوں نے پیار سے کہا

Posted On Kitab Nagri

وہ زاور ملک تھا اپنی ماں پر جان چھڑکنے والا بہن کا محافظ اور باپ کا بازو اُسے اپنی فیملی عزیز تھی ہر رشتے سے

ooooooooo

زاور کیسے ہو "معصومہ کلاس میں انٹر ہوتے ساتھ ہی زاور کے سر پر آن کھڑی ہوئی

ٹھیک ہوں "اُس نے جھکائے سر بغیر کسی تاثر کے جواب دیا جس کا صاف مطلب تھا وہ اُس لڑکی سے بات کرنے میں کوئی دل چسپی نہیں رکھتا

تُم اتنا سنجیدہ کیوں رہتے ہو "اس بار تو اُس نے حد کر دی سیدھا زاور کے پاس بیٹھ گئی

زاور غصے میں کھڑا ہوا

سنو لڑکی تمہیں سمجھ نہیں آتی کے میں تُم سے بات کرنا ضروری نہیں سمجھتا اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ بیٹھنے کی "وہ غصے سے چلایا کلاس میں موجود سب لوگ اُن دونوں کی طرف متوجہ ہوئے

میں تو بس تُم سے دوستی کرنا چاہتی ہوں اور کُچھ نہیں "وہ معصومیت سے بولی

مُجھے تُم سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا دور رہو مجھ سے "وہ تن فن کرتا کلاس سے باہر نکل گیا

موسیٰ بھی اسی کے پیچھے تھا

Posted On Kitab Nagri

زاور یہ تُونے اچھا نہیں کیا یار وہ لڑکی ہے"

لڑکی اُس کی حرکتیں دیکھی ہیں تُونے کبھی پاس بیٹھ جاتی ہے کسی بھی لڑکے کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے ہمارا مذہب کیا عورت کو یہ سب کرنے دیتا ہے" وہ اب بھی غصے میں تھا

تُو ہر بات میں مذہب کیوں لے آتا ہے" اس بار موسیٰ نے بھی غصے سے کہا

کیوں کے میرا مذہب ہی میرے لیے سب کچھ ہے موسیٰ میرا مذہب مُجھے پہچان دیتا ہے"

تو یہ بتا تیرے مذہب میں یہ کہاں لکھا ہے کے عورت پر چلانا جائز ہے"

زاور خاموش رہا حقیقت تو یہ تھی کہ عورت بہت نازک ہے اُس پر چلانا مرد کی توہین ہے مگر وہ یہ توہین کر آیا تھا

مگر میرا مقصد ایسا ہر گز نہیں تھا" اب وہ شرمندہ ہوا

جانتا ہوں زاور اور یہ بھی جانتا ہوں وہ لڑکی بہت الگ ہے اُس کے لیے یہ سب عام ہے تُو کس کس کو بدلتا پھرے گا اگر اپنا دین اپنا نفس بچانا ہے تو آنکھیں بند کر کے چل"

موسیٰ نے حقیقت ہی بیان کی تھی نفس کو محفوظ رکھنا ہے تو آنکھیں بند ہی کرنی پڑتی ہے

Posted On Kitab Nagri

زاور شرمندہ ہو کر کلاس روم میں گیا مگر وہاں معصومہ موجود نہیں تھی زاور کینٹین گیا اُسے معصومہ کہیں نظر نہیں آئی

معصومہ کو ڈھونڈ رہے ہو" پیچھے سے عشر کی آواز آئی

ہاں"----

وہ یونیورسٹی کے پیچھے والے گارڈن میں گئی ہے کافی رو رہی تھی" عشر کی بات سنتے ہی وہ پیچھے کی طرف گیا جہاں وُہ گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی

معصومہ" زاور نے آواز دی

اُس نے سر اٹھایا

مُجھے معاف کر دو مُجھے تم پر چلانا نہیں چاہیے تھا" اُس نے کافی شرمندگی سے کہا

کوئی بات نہیں غلطی میری ہے مُجھے تُم سے دور رہنا چاہیے" معصوم آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

ایسی بات نہیں ہے مگر میں لڑکیوں سے بات نہیں کرتا اس لیے تمہیں بھی اگنور کیا میں نے"

معصومہ خاموش رہی

کیا تم نے مجھے معاف کیا" زاور نے اُس کی خاموش دیکھی اور پھر سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

ہاں معاف کیا" معصومہ کہتی وہاں سے چلی گئی

oooooo

اگلے دن وہ پھر معمول کے مطابق کلاس روم میں موجود تھا معصومہ نے کلاس میں آتے ہی زاور پر نظر گھمائی جواب میں وہ بھی معصومہ کو دیکھ کر مسکرایا

یوں ہی دن گزرنے لگے اور معصومہ زاور کی قریب آتے گئ اب تو وہ دونوں بہترین دوست بن چُکے تھے

معصومہ تُم حجاب کیا کرو تُم اس میں بہت خوبصورت لگو گی" زاور اور وہ اس وقت کینٹین میں بیٹھے تھے حجاب۔۔ معصومہ کو حیرت ہوئی مگر اُس نے حامی بھر لی زاور کو بھی یہ عجیب لگا کے وہ اتنا جلدی کیسے راضی ہو گئی مگر جو بھی تھا وہ خوش تھا

اچھا چلو نہ آج سر وحید نہیں آئے اُن کی کلاس نہیں ہو گی کیوں نہ کہیں باہر چلے " معصومہ کھڑے ہوتے بولی

ہاں چلتے ہیں مگر ظہر کی نماز کا وقت ہے وہ پڑھ لوں میں پھر چلوں گا"

ابھی آدھا گھنٹہ ہے نماز میں تُم باہر مسجد میں پڑھ لینا ابھی چلو"۔۔ معصومہ کو اب چڑ سی ہوئی

Posted On Kitab Nagri

ہاں چلو"زاور کُچھ سوچتا اُس کے ساتھ چلنے کے لیے راضی ہو گیا

دن سے شام ہوئی اور شام سے رات وہ دونوں لاہور کی گلیوں میں گھومتے رہے آج پہلی بار زاور کی نماز چھوٹی تھی رات کو دیر سے گھر آتے ہی وہ سو گیا تھا تھکن اتنی تھی کے بستر پر لیٹے ہی نیند نے اُسے آن گھیرا

صبح اُس کی آنکھ 9 بجے کھلی یعنی فجر کی نماز بھی قضاء ہوئی اُس نے موبائل اٹھا کر موسیٰ کو کال ملائی

موسیٰ یار آج میں یونیورسیٹی نہیں آؤں گا مُجھے معصومہ کے ساتھ کہیں جانا ہے"

موسیٰ کو پہلے تو حیرت ہوئی کے یہ وہ زاور تو نہیں مگر اُسے بولنا مناسب نہیں لگا اور اُس نے کال کاٹ دی

معصومہ اُسے دین سے دور کر کے دنیا دیکھانے لگی اور وہ بھی دیکھنے لگا اُس کا نفس کمزور ہوتا گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کب سے معصومہ کا انتظار کر رہا تھا جب وہ سامنے سے چلتی ہوئی آئی پہلے تو زاور اُسے پہچان ہی نہ پایا لونگ فروک پر اُس نے آج بالوں کو کھلا چھوڑنے کی بجائے حجاب کیا تھا وہ چلتے ہوئے زاور کے قریب آئی۔۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو اچھی نہیں لگ رہی کیا؟ معصومہ میں مسکراتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

زاور کی نظر اُس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی

تُم بہت خوبصورت ہو معصومہ "اُس نے بے ساختہ کہا

معصومہ ہنسی

میں سچ کہہ رہا ہوں"

تُم نے کہا تھا نہ حجاب میں اچھی لگوں گی تو دیکھو میں نے تمہاری بات مانی"

اور پھر وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے

وقت گزرتا گیا زاور اپنی ذات کو بھول بیٹھا اُسے اب معصومہ ہی نظر آتی ایک دن کی قضاء نماز اب روز کا معمول بنتا گیا یہ حقیقت ہے مرد اور عورت کے درمیان تیسرا وجود شیطان کا ہوتا ہے اور جب شیطان نفس پر حاوی ہو جائے تو انسان کے پاس کچھ نہیں بچتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooo

عمران صاحب کسی میٹنگ کی وجہ سے پاکستان آئے تھے اور اس وقت دونوں باپ بیٹا ساتھ بیٹھے باتوں میں لگے تھے

زاور میں جب سے آیا ہوں تمہیں نماز پڑھتا نہیں دیکھا"

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں۔۔۔میں پڑھتا ہوں "اُس نے صاف جھوٹ کہا

مگر میں نے نہیں دیکھا"۔اُنھیں لگ رہا تھا کہ زاور جھوٹ ہی بول رہا ہے

باہر مسجد میں پڑھتا ہوں آپ کو کیسے دکھائی دے گا"وہ نظریں چرانے لگا

یہ سب چھوڑیں مُجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

کیسی بات"

مُجھے شادی کرنی ہے"

عمران صاحب کو حیرت ہوئی وہ شادی کی بات کیسے کر سکتا ہے

کیا کہہ رہے ہو زاور"اُنہوں نے دوبارہ پوچھا

میں نے کہا مُجھے شادی کرنی ہے"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عمران صاحب پریشان ہوئے

اور میں نے لڑکی پسند کر لی ہے میری کلاس کی ہے معصومہ"۔اُس نے سب بات اپنے بابا کو بتادی

عمران صاحب فوراً اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

یہ شادی نہیں ہو سکتی"۔اُنہوں نے سنجیدہ لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہیں ہو سکتی آخر ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں اس میں برائی ہی کیا ہے بابا"۔۔وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہنے لگا

میں نے کہہ دیا نہ زاور نہیں تو بس نہیں "وہ غصّہ ہوئے

اور آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کی بات مان لوں گا ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا میں معصومہ سے شادی کر کے رہوں گا" یہ پہلی بار تھا کے وہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہوا تھا

زاور تُم ہوش میں ہو میں باپ ہوں تمہارا تمہاری زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق ہے مُجھے " وہ مزید غصّہ ہوئے

میں نے بھی آپ کی کوئی بات رد نہیں کی مگر آج کرتا ہوں آپ کو جو کرنا ہے کر لیں میں ہر حال میں معصومہ کو اپنا بنا کر رہوں گا" وہ چلا تا وہاں سے چلا گیا

ایسا کبھی نہیں ہو گا" عمران صاحب سے پیچھے سے چلائے

oooooo

کیا ہوا زاور تُم نے مُجھے اتنی جلدی میں کیوں بلایا ہے سب ٹھیک تو ہے " معصومہ اُسے پریشان دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

معصومہ ہمیں آج ہی نکاح کرنا ہو گا میرے بابا میری پسند کے خلاف ہو گئے ہیں اور میں تمہارے بغیر ہر گز نہیں رہ سکتا"۔وہ اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولنے لگا

نکاح..؟"معصومہ نے ہاتھ پیچھے کھینچا

زاور اُس کی یہ حرکت سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

ہاں نکاح معصومہ تُم بھی تو مجھے پسند کرتی ہوں"وہ دیوانہ وار بول رہا تھا

نہیں زاور تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میں تمہیں پسند نہیں کرتی" معصومہ کے الفاظ زاور پر قہر بن کر برسے تھے

تُم مذاق کر رہی ہو ہے نا"وہ ہنسا

میں کوئی مذاق نہیں کر رہی ہاں تُم ہینڈسم ہو امیر ہو مگر اس کا مطلب یہ نہیں کے میں تُم سے شادی کروں"

تو وہ سب کیا یہ معصومہ میرے ساتھ گھومنا ہاتھ پکڑنا اٹھنا بیٹھنا"زاور پھٹی ہوئی آنکھوں سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اُس کی محبّت اُس کے منہ پر مار رہی تھی

وہ ایک شرط تھی"۔اُس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

شرط؟---" لمحے لگے تھی اُسے اِس لفظ کا مطلب سمجھتے ہوئے

ہاں شرط.. عشر کا کہنا تھا تُم لڑکیوں سے پناہ مانگتے ہو میں نے سوچا بھلا ایسا بھی کوئی مرد ہو جو عورت کے پیچھے نہ آئے مگر افسوس تُم بھی عام مرد کی طرح نکلے میں نے اپنے پیچھے لگایا اور تُم چل پڑے دیکھو میں شرط جیت گئی عشر سے"

ایسا نہیں ہو سکتا تُم محبّت کرتی ہو مجھ سے معصومہ میں جانتا ہوں" وہ مرد تھا اس لیے آنسوں نہیں نکال رہا تھا لیکن اُس کا دل پھٹ رہا تھا اُسے لگا کوئی اُس کے سر پر آگ برسا رہا ہے اتنی توہین اُس کی محبّت کی کیا محبّت اور کون سی محبّت میں تمام عمر اس قید میں نہیں رہ سکتی زاور یہ حجاب میرا دم گھوٹ رہا ہے کیا ، کیا نہیں کرنا پڑا تمہارے لیے مُجھے" اُس نے زاور کی آنکھوں کے سامنے حجاب کو اُتار کر پھینکا

ایک عورت اپنے پردے کی تذلیل کیسے کر سکتی ہے

معصومہ اُٹھ کر جانے لگی

نہیں معصومہ دیکھو تُم جیسا بولو گی میں ویسا بن جاؤں گا یوں چھوڑ کر مت جاؤ" آخر ایک عورت نے مرد کو رُلا ہی دیا وہ اُس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا

میرا ہاتھ چھوڑو زاور ورنہ شور مچا کر سب کو اکھٹا کر دوں گی کے تُم میرے ساتھ"

Posted On Kitab Nagri

اُس کے الفاظ مکمل بھی نہ ہوئے تھے جب زاور نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا

معصومہ جا رہی تھی مگر زاور اُسے روک نہیں رہا تھا وہ نظروں سے اوجھل ہو رہی تھی زاور زمین پر بیٹھتا جا رہا تھا یہ اذیت کی کون سی حد تھی جو اُسے یہ رونق بھی سنسان لگی

اُس نے کہا تھا عورت چاہے تو مرد کو آباد کرے چاہے تو برباد اور دیکھو اُسے عورت نے برباد کر دیا تھا زاور ملک رو نہیں رہا تھا مگر خود کو فنا کر چکا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

موسیٰ بولتے بولتے رکا

زرنش کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب چکی تھی رمشاء اُس کا ہاتھ پکڑے بیٹھی تھی

بس وہ دن تھا اور آج کا دن جب زاور نے اپنی ذات کو مٹا دیا وہ اللہ سے دور ہو گیا ایک لڑکی کی خاطر اُس نے خدا سے منہ موڑ لیا کاش میں بھی اُسے چھوڑ دیتا مگر میں مجبور تھا میں چاہ کر بھی اُس سے دور نہیں ہو پایا زرنش

زرنش کے ہاتھ کانپنے لگے وہ ایسے مرد سے عشق کر بیٹھی تھی جو خدا بھول بیٹھا تھا وہ کیا وفا کرتا جو خدا سے بیوفائی کر بیٹھا تھا

وہ بنا موسیٰ یار مشاء کی طرف دیکھے اُٹھ گئی اور باہر کی طرف جانے لگی اگر وہ مزید یہاں بیٹھتی تو پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی

رمشاء نے اُسے روکنا چاہا مگر موسیٰ نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا

Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو خوش قسمت سمجھنے والی لڑکی آج خود کو بد قسمت کہہ رہی تھی

oooooooooooo

مگر آغا جان سردار بخش کبھی اپنی پوتی کے لیے راضی نہیں ہو گا وہ آج بھی آپ سے بدلہ لینا چاہتا ہے "

زوہیب شاہ آغا جان سے فون پر گفتگو کر رہے تھے اُنہوں نے سارا واقعہ آغا جان کو سنا دیا تھا

لیکن زوہیب ہم اپنے پوتے کی خواہش کو بھی رد نہیں کر سکتے ایک بات بخش سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں"

جو آپ کو مناسب لگے میں اگلے ہفتے ہی پارس کو لے کر پاکستان پہنچتا ہوں پھر وہیں سوچیں گیں اس کا حل"۔زوہیب شاہ نے بات ختم کرتے ہی کال کٹ کر دی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooo

اُسے گھر میں قدم رکھتے ساتھ ہی افسردگی کا احساس ہوا پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا تھا جب کہ زرنش ایسا ہرگز نہیں کرتی تھی مغرب کی اذان کے وقت وہ گھر کی ہر لائٹ آن کر دیتی زاور نے حیرت سے تمام لائٹس آن کی صبور اور عمران صاحب گھر پر نہیں تھے جب کے نتاشا آج گروپ اسٹڈی کے لیے

Posted On Kitab Nagri

دوست کے گھر پر تھی وہ سیھڑیوں سے گزرتا اپنے کمرے کی طرف گیا جو بند تھا لیکن زاور کے ہاتھ لگانے سے وہ کھلتا گیا

کمرے میں بھی نیم اندھیرا چھیا ہوا تھا زرنش بیڈ کے ساتھ لگی نیچے زمین پر بیٹھی گھٹنوں پر سر گرائے سسکیوں سمیت رو رہی تھی زاور کی زرنش پر نظر پڑتے ہی وہ فوراً اُس تک پہنچا

زرنش کیا ہوا تُم رو کیوں رہی ہو جواب دو مُجھے "زاور اُس کے قریب نیچے بیٹھتا حیرت سے اُسے روتا دیکھ رہا تھا

زرنش میں کُچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو مُجھے "اُسے مزید روتا دیکھ اُس نے اپنی مٹھیاں دبائی

دور رہیں مُجھے سے "وہ اچانک چلائی

کیا کہہ رہی ہو تُم "زاور حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا

میں نے کہا دور رہیں آپ۔۔۔ مُجھے نفرت ہو رہی ہے آپ سے ۔۔۔شدید نفرت " وہ چلاتی ہوئی کھڑی ہوئی

تُم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہی ہو تُم "۔ زاور کو شدید غصّہ آیا وہ لڑکی اُس سے نفرت کا اظہار کر رہی تھی جو اُس سے محبّت کے علاوہ کچھ نہیں کر پائی

Posted On Kitab Nagri

ہاں اب ہی تو ہوش میں آئی ہوں میں زاور۔۔ جو انسان ایک لڑکی کی خاطر اللہ کو چھوڑ سکتا ہے وہ مجھ سے میری ذات سے کیا وفا نبھائے گا"

زاور بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا مٹھیاں کھل گئیں اور جس چہرے پر کُچھ دیر پہلے غصّہ تھا وہاں خوف آ گیا

آپ اتنے بے حس ہو گئے اپنی محبّت میں کے آپ خدا بھول بیٹھے مُجھے نفرت ہو رہی ہے آپ سے زاور بس یہیں محبّت تھی آپ کی اللہ سے کہ ایک لڑکی کے آنے سے ختم ہو گئی محبّت میں صدق یہی تھا آپ کے "وہ روتے ہوئے چلا رہی تھی

مُجھے گھن آ رہی ہے آپ سے میں سمجھتی تھی آپ نماز قرآن اس لیے نہیں پڑھتے کہ آپ اس کے عادی نہیں میں نے سوچا میں آپ کو اللہ کے قریب کر دوں گی مگر نہیں میں غلط نہیں آپ تو خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں ایک انسان کی خاطر آپ کی نفس اتنی کمزور تھی کے شیطان آپ پر حاوی ہو گیا۔۔۔ آپ کے ضمیر نے ملامت نہیں کی جب آپ نے پہلی نماز چھوڑی "وہ چلا رہی تھی اور زاور سن رہا تھ

مُجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ "اور پھر یہیں وقت تھا جب زاور کی خاموشی ٹوٹ گئی

چپ اب ایک اور لفظ نہیں مُجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت "وہ غصے سے اُس کے قریب آیا

Posted On Kitab Nagri

نہیں رہنا میں نے آپ کے ساتھ زاور مُجھے نفرت ہو رہی ہے آپ سے "وہ روتے ہوئے دیوار سے لگ گئی

زرنش اب نفرت کا لفظ نہ نکالنا "وہ خود پر ضبط کرتے ہوئے بولا

آپ انسان نہیں شیطان "وہ اپنا جملہ مکمل نہ کر پائی جب زاور نے ہاتھ اٹھایا اُسے مارنے کے لیے مگر وہیں ہوا میں روک دیا ضبط سے اُس نے اپنی آنکھیں بند کی

نہیں رہنا نہ میرے ساتھ "زاور نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچتے ہوئے نیچے لے گیا دروازے تک پہنچتے ہی اُس نے زرنش کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا اور دروازہ بند کر دیا زرنش بے یقینی سے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی اور روتے روتے وہیں بیٹھ گئی دونوں طرف اذیت ہی تھی

ایک وہ وقت تھا جب اُسے معصومہ چھوڑ گئی تھی مگر وہ رویا نہیں تھا آج یہ عالم تھا زرنش کے جانے پر زاور خاموش نہیں تھا وہ رو رہا تھا بے دھیانی میں اُس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں نکل رہے تھے دروازہ بند کرتے وہ وہی نیچے بیٹھ گیا اب منظر یہ تھا کے دروازے کے اُس پار وہ تھی جسے زاور نے نکال دیا تھا اور اِس طرف وہ نکال کر خود اذیت کی حد پر تھا

سنا ہے عشق جان لیتا ہے

Posted On Kitab Nagri

اپنا کرتا ہے اور پھر امتحان لیتا ہے۔۔۔

oooooooo

اُس نے شاہی ولا میں قدم رکھا سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر ایک ساتھ بیٹھے تھے

ارے زرنش "عشنا کی نظر پڑتے ہی وہ چلائی

سب نے دروازے کی طرف دیکھا

آغا جان نے اُسے اپنے سینے سے لگایا زرنش سب سے خوشی خوشی ملی اُس نے اپنے چہرے پر ذرا اُداسی کو نہیں آنے دیا

بیٹا تُم اس وقت سب ٹھیک تو ہے نہ "فاطمہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

ہاں امی سب ٹھیک ہے کیا میں اِس وقت گھر نہیں آسکتی"

آؤ ضرور آؤ تمہارا ہی گھر ہے بچے مگر زاور نہیں آیا ساتھ" آغا جان نے پیار سے پوچھا

اُن ہی کی وجہ سے تو آئی ہوں اُنھیں کسی کام سے دوسرے شہر جانا تھا نتاشا گھر تھی نہیں تو میں یہاں آگئی"۔اُس نے جھوٹ بولا

Posted On Kitab Nagri

سب سے باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی فریش ہونے کے بعد اُس نے خود کو نارمل کیا اور کھڑکی کے پاس آگئی

ہوا اُس کے چہرے پر پڑ رہی تھی بال پھر اُلجھ کر چہرے پر آئے مگر آج اُسے ہٹانے کے لیے زاور نہیں تھا وہ خاموش تھی مگر آنسوں روانی سے بہ رہے تھے

مثلِ حور تھی وہ اُسے کون توڑ کر چلا گیا

یہ شمع وہ تو نہیں جو جلتی تھی رات بھر

یہ کیسی ہوا چلی اُسے کون بجھا کر چلا گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں اندر آجاؤں"۔عشنا کی آواز پر اُس نے آنسوں صاف کیے

ہاں آجاؤ"

Posted On Kitab Nagri

زرنش تُم سب سے جھوٹ بول سکتی ہو چھپا سکتی ہو مگر میں جانتی ہوں تُم ٹھیک نہیں ہو بتاؤ مُجھے زاور بھائی سے کوئی جھگڑا ہوا ہے "عشنا کے کہنے کی دیر تھی اور زرنش اُس کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ارے میری جان بتاؤ مُجھے کیا ہوا ہے "عشنا پریشان ہوئی

اور پھر زرنش نے تمام حال اُس تک پہنچا دیا عشنا کُچھ دیر تو خاموش رہی اور پھر اُسے گلے لگایا

وقت کا مرہم ہر زخم بھر دیتا ہے مگر انسان نہیں زرنش "اُس نے زرنش کے بالوں کو سہلایا

عشنا میں اُن سے نفرت نہیں کرتی میں اُن سے نفرت کر ہی نہیں سکتی وہ محبّت ہے میری "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

جانتی ہوں تمہارے آنسوں سب بتا رہے ہے دیکھو سنبھالوں خود کو آنسوں صاف کرو یہ آنسوں اذیت دیتے ہیں سکون نہیں "۔۔عشنا اُس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولنے لگی

کُچھ دیر وہ عشنا کی گود میں سر رکھے لیٹی رہی اور روتے روتے نہ جانے کب اسے نیند نے آگھیرا عشنا اُسے سوتا دیکھ احتیاط سے اٹھتی کمرے سے چلی گئی

ooooooo

Posted On Kitab Nagri

موسیٰ کب سے دروازہ بجا رہا تھا مگر زاور بے سدھ وہیں زمین پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا آنسو خُشک ہو چکے تھے اُس نے یہ بات غلط ثابت کی تھی کہ مرد نہیں روتا سچ تو یہ ہے کہ مرد جب رونے پر آئے تو اپنے نزدیک سب لوگوں کو حیران کر دے

دروازہ کھول زاور میں جانتا ہوں توں گھر پر ہے "موسیٰ نے اس بار دروازے توڑنے کی حد تک بجایا

زاور نے آخر دروازہ کھول دیا کُچھ لمحے تو موسیٰ زاور کی حالت دیکھ کر ساکت رہا رونے کی شدت سے لال آنکھیں۔۔ بگڑا ہوا حلیا۔۔۔ موسیٰ نے نظریں اِدھر اُدھر کیں جہاں حال کی تمام تر چیزیں زمین پر بکھری تھی جس میں زیادہ تر چیزیں ٹوٹ چُکی تھی زاور کا ہاتھ زخموں سے بھرا تھا جہاں سے اب بھی خون کے قطرے زمین پر ٹپک رہے تھے

زرنش کہاں ہے زاور "موسیٰ نے سوال کیا

چھوڑ گئی مُجھے وہ نکال دیا میں نے اُسے "زاور نے لڑکھڑاتے ہوئے صوفے پر گرنے والی حالت میں کہا

نکال دیا "موسیٰ نے حیرت سے زاور کو دیکھا

ہاں اُس نے کہا وہ نہیں رہنا چاہتی میرے ساتھ ہاتھ پکڑ کر نکال دیا "اُس کا لہجہ سفاک تھا اور لفظ زہر

زرنش نے کہا اور تُم نے نکال دیا ہوش میں تو ہو تُم کیا بول رہے ہو"

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہوش میں ہوں تمہیں جانا ہے تو جاسکتے ہو میں اکیلا ٹھیک ہوں" وہ اذیت میں تھا مگر وہ اپنی تکلیف میں سب کو تکلیف دے رہا تھا

ہاں چلا جاؤں گا کیوں کے مُجھے شرم آرہی ہے تمہیں اپنا دوست کہتے ہوئے وہ بیوی تھی تمہاری جسے تُم نے اس گھر سے نکالا ہے تُم کیا تھے اور کیا ہو گئے ہو زاور کُچھ علم ہے تمہیں" موسیٰ غصے سے چلا رہا تھا

موسیٰ جاو یہاں سے "زاور غصے میں کھڑا ہوا

ہاں جارہا ہوں مگر آج مُجھے کہنے دو جو میں کہنا چاہتا ہوں، مُجھے لگتا تھا نہ انصافی تمہارے ساتھ ہوئی ہے، مگر نہ انصافی تو میں نے آج دیکھی ہے جو تُم نے زرنش کے ساتھ کی ہے، میں سمجھتا تھا ظلم ہوا ہے تُم پر۔۔۔ کسی نے تمہیں اللہ سے دور کر دیا لیکن نہیں تمہاری محبّت نہ تو اللہ کے لیے مخلص تھی نہ ہی مخنتہ، رشک آتا تھا مُجھے تم پر کہ کوئی اللہ کے اتنا قریب کیسے ہو سکتا ہے مگر شُکر ہے میں تمہارے جیسا نہیں تھا زاور کسی کی خاطر میں نے خدا نہیں چھوڑا اللہ نے تمہیں معصومہ کی جگہ زرنش دی جس نے تُم سے آخری حد تک محبّت کی مگر تُم نے کیا۔ کیا گھر سے نکال دیا جو محبّت تُم معصومہ سے چاہتے تھے وہ تمہیں زرنش نے دی اور تُم نے وہ محبّت چین لی ایک بار تمہارا دل ٹوٹا اور تُم نے سب سے نفرت کی اب اُس

Posted On Kitab Nagri

لڑکی کا دل ٹوٹا تو وہ تُم سے نفرت نہ کرے گی "اس نفرت لفظ نے زاور کو اندر تک ہلایا تھا تمہاری محبّت منافقت سے جُڑی ہے تُم اللہ کے معاملے میں بھی منافق تھے

تُم محبّت کے قابل ہی نہیں زاور۔۔۔ تُم چھوڑنا جانتے ہو تمہاری اللہ کے لیے محبّت منافقت سے بھری تھی تُم وہ نہیں تھے جو باہر سے دِکھتے تھے "زاور پر آج موسیٰ حقیقت عیاں کر رہا تھا جو آئینہ اُس نے چھپایا تھا آج وہ اُس کی سامنے تھا زاور کی آنکھ سے پھر آنسوں نکلا اور کئی آنسوں ساتھ لے آیا

موسیٰ دروازے سے باہر جا چکا تھا محبّت دوستی اُس نے اپنی انا پر دونوں قربان کر دی مگر سب سے بڑھ کر اُس نے دھوکا اپنی ذات سے کھایا تھا وہ اللہ سے محبّت کا دعویٰ کرنے والا اللہ کو بھول بیٹھا تھا اُس نے نہ انصافی کی تھی۔۔ وہ کسی اور کی سزا کسی اور کو دے بیٹھا تھا زاور کے قدم لڑکھڑانے لگے تھے

زندگی نے اُسے دھوکا دیا تھا، وہ کیا سے کیا بن گیا تھا ایک غیر محرم کی محبّت میں۔۔ ایک لڑکی فقط ایک لڑکی نے اُسے برباد کرنا چاہا اور وہ برباد ہو گیا تھا

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھلتے ہی ایک مدھم روشنی اُس فریم پر پڑی اُس پر لکھا(الرحمن) چمک رہا تھا وہ قدم بڑھاتا اُس کے قریب گیا8 سال لگے تھے اُسے اس کمرے تک کا فاصلہ طے کرتے ہوئے

واہ زاور کتنا پیارا لکھا ہے یہ تُم نے اللہ سے محبّت کرنا تو کوئی تُم سے سیکھے "موسیٰ کے الفاظ اس کمرے میں گونج رہے تھے

اُس کے قدم آگے بڑھ رہے تھے اور ہر قدم ندامت سے بھرا تھا اُس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا آنکھیں سرخ تھی آنسوں آج رکنے سے انکاری تھے اُس کا دل یہاں سے بھاگ جانے کو تھا ضمیر ملامت کر رہا تھا اُس نے کینوس دیوار سے اُتارا ہاتھوں میں پکڑے زمین پر بیٹھتا گیا آنسوں سے چہرہ بھیگ گیا تھا وہ چیخنا چاہتا تھا وہ 8 سال کی اذیت کو باہر نکالنا چاہتا تھا

یا اللہ "وہ چیختے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

وہ آج خدا کو خدا سے ہی مانگ رہا تھا روح کوس رہی تھی اُسے دل شکایت کر رہا تھا وہ خدا کو چھوڑ بیٹھا تھا حرام محبّت کے لیے آج حلال محبّت عشق اُسے خدا کے سامنے شرمندہ کر رہا تھا کتنی ہی دیر وہ اسی حالت میں تھا رات کا آخری پہر تھا اُس کا سر اب درد سے پھٹنے لگا اُس نے کینوس دیوار پر لگایا اور اپنے کمرے میں آکر اُس نے الماری سے کپڑے نکالے

Posted On Kitab Nagri

شاور کھولے وہ کتنی ہی دیر پانی کے نیچے کھڑا رہا

میرا دم گھٹتا ہے اس حجاب سے"

میں نے پیچھے لگایا اور تُم آ گئے"

میں شرط جیت گئی"

معصومہ کے الفاظ اُس کے کانوں میں گونج رہے تھے 8 سال کی زندگی اُس کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہی تھی ہاں وہ شیطان سے ہار گیا تھا...

کُچھ دیر بعد وہ باہر آیا سر درد اب کُچھ بہتر تھا وہ قدم بڑھاتا شیلف کی طرف آیا جہاں قرآن پاک غلیف میں تھا اُس کے ہاتھ کانپنے لگے کپکپاتے ہاتھوں سے اُس نے قرآن پاک کو اٹھایا آنسوں آج کہاں تھمتے وہ تو آج وہ زاور تھا ہی نہیں جو بے حس اور پتھر دل ہوا کرتا تھا

وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ (61)

ترجمہ: اور میری عبادت کرنا، یہ سیدھی راہ ہے-------

وہ آنکھیں بند کرتا تو کئی آیتیں اُس کے ذہن میں آتی اور اُس کے ہاتھ کانپنے لگتے اُس نے قرآن کو حفظ کیا تھا اُس نے چھوڑا ضرور تھا مگر بھولا نہ تھا

Posted On Kitab Nagri

وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ (62)

ترجمہ: اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہ تھے۔ (سورۃ یٰسین)

اور وہ پھر رونے لگا

جس کلام پاک کو اُس نے آٹھ سال پہلے چھوڑا تھا وہ آج پھر اُس کے ہاتھ میں تھی قرآن پر ہاتھ رکھتے ہی وہ رو دیا دل میں ایک جنگ تھی آج پھر وہ اُس سفر پر آ گیا تھا جہاں اُس نے اپنی ذات کو ٹھوکر ماری تھی قرآن پاک کھولتے ہی الحمدُللہ کا لفظ ادا کرتے اُسے صدیاں لگی تھی وہ اُس شُکر کو پڑھ رہا تھا جو اُس نے فقط ایک شے گوانے پر چھوڑ دیا تھا آج ندامت زندگی میں گھل گئی تھی زبان لڑکھڑا رہی تھی آنسوں کی وجہ سے آنکھیں دھندلا گئی قرآن کو سینے سے لگائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اُس نے ہر آنسوں قرآن پر رکھ دیا تھا جو برسوں سے اس کے دل کو چیڑ رہے تھے

اُسے روتے ہوئے صبح ہو گئی فجر کی اذان اُس کے کانوں تک پہنچی وضو کر کے اُس نے جائے نماز پر خود کو حاضر کیا

ہاتھ اٹھا کر وہ خاموش رہا لفظ آج ساتھ نہیں تھے ساتھ تھی تو ندامت اور بھلا اللہ کو لفظوں کی کیا ضرورت وہ تو دلوں کے حال سے واقف ہے مگر پھر بھی اُس نے ہمت کی

Posted On Kitab Nagri

"اے اللہ میں تیرا بشر ہوں گنہگار بشر میں نے ہر حد پار کر کے تیری نہ فرمانی کی مگر تو پھر بھی مجھ پر مہربان رہا مُجھے میری ذات لوٹا دے اللہ مُجھے اپنی محبّت لوٹا دے بیشک بھٹکا ہوا جب تیرے قریب آئے تو توں تھام لیتا ہے میں بھی تیرے حضور حاضر ہوں مُجھے تھام لے" وہ ہر لفظ ادا کرتے ہوئے اٹک رہا تھا اور پھر زاور کو اُس کی ذات مل گئی بیشک وہ تھام لیتا ہے"

نماز سے فارغ ہو کر اُس نے عمران صاحب کو کال کی

زاور کیا ہوا تُم اتنی صبح کال کر رہے ہو زرنش تو ٹھیک ہے نہ" عمران صاحب نے کال اٹھاتے ہی پریشانی سے سوال کیا

بابا" زاور ندامت سے اتنا بول پایا

کیا ہوا زاور۔۔ تُم رو رہے ہو" عمران صاحب مزید پریشان ہوئے

بابا میں نے غلط کیا آپ کے ساتھ امی کے ساتھ نتاشا کے ساتھ میں نے سب کے ساتھ غلط کیا میں اللہ کو چھوڑ بیٹھا میں پہلے والے زاور کو کھو بیٹھا بابا مُجھے آپ کے پاؤں میں گر کر معافی مانگنی ہے بابا مُجھے آپ کی ضرورت ہے پلیز آجائیں" وہ رو رہا تھا

اور عمران بھی اپنے آنسوں نہ روک پائیں

Posted On Kitab Nagri

میرے بچے جو ہوا بھول جاؤ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا یہی بہت ہے میں جلد تمہارے پاس ہوں گا

اُس نے زرنش کے بارے میں کچھ نہیں بتایا وہ کچھ لمحے بابا سے باتیں کر کے پر سکون ہوا

oooooooooo

زرنش کیا کر رہی ہو "عشنا زرنش کے کمرے میں آئی

کُچھ نہیں بس یوں ہی "وہ اب بھی اُداس بیڈ پر بیٹھی خیالوں میں گُم تھی

مُجھے تُم سے بات کرنی ہے زرنش "عشنا اُس کے پاس بیٹھی

ہاں بولو"

اگر کل رات کہتی تو تُم کُچھ نہ سمجھتی تمہاری کیفیت ہی ایسی تھی... مگر زرنش تمہیں یوں زاور کو چھوڑ کر

نہیں آنا چاہیے تھا تُم نے غلط کیا" اُس نے زرنش کے ہاتھ اپنے ہاتھوں

میں لیا

مگر عشنا وہ اللہ سے دور ہے"

ہاں جانتی ہوں مگر تُم نے بھی تو اُسے چھوڑ دیا میں یہ بھی جانتی ہوں تُم اُس سے محبّت کرتی ہو مگر زرنش

ہم انسان ہیں اور انسانوں کے ہاتھ میں غلطیوں کی معافی ہوتی ہے گناہ کی معافی اللہ کے پاس ہے مانا کے

Posted On Kitab Nagri

وہ اللہ سے دور ہوا مگر وہ معاملہ اُس کا اور اللہ کا ہے زرنش اگر ایک لڑکی نے اُس کی زندگی برباد کی تو تُم اُس کی بیوی تھی اُس کی زندگی آباد کرتی یوں چھوڑ نہ آتی"

مگر وہ اللہ کو چھوڑ چکا ہے"

میں مان ہی نہیں سکتی زرنش کے ایک مسلمان اللہ اور اس کے نبی کو چھوڑ دے ہر گز نہیں ہاں انسان بھٹک جاتا ہے مگر وہ چھوڑتا نہیں بس ذرا دور ہوتا ہے اُسے ایک چراغ کی ضرورت ہوتی ہے وہ چراغ ہے قرآن صرف ایک بار اُسے ترجمے کے ساتھ انسان پڑھ لے زندگی روشن ہو جاتی ہے یاد ہے میں نے رات کو کہا تھا وقت زخم بھر دیتا ہے انسان نہیں بھرتے تُم نے بھی تو اُسے ماضی سے آشنا کروایا اگر چپکے سے زخم بھرتی تو تُم اُس کی رہ جاتی تُم نے عورت پر عورت کو غلط کر کے غلط کیا وہ ایک لڑکی سے ٹھکرایا گیا اور اللہ کو بھول بیٹھا اب تُم نے ٹھکرایا تو کیا وہ اللہ کے قریب ہو گا ہر گز نہیں"

زرنش کو غلطی کا احساس ہوا عشنا کے گلے لگی وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

"اب میں کیا کروں عشنا میں نے سب ختم کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

کُچھ ختم نہیں ہوا جاؤ لوٹ جاؤ اُس کے پاس محبّت میں اگر شِدّت ہو تو حاصل ہو جاتی ہے تُم تو پھر بھی اُس کا عشق ہو بیوی ہو ہمسفر ہو یہ ساتھ تو زندگی کا ہے کال کرو اُسے اور بولو لے جائے تمہیں یہاں سے

"

ہاں ہاں میں اُسے ابھی کال کرتی ہوں "زرنش نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے موبائل ڈھونڈا مگر وہ تو ساتھ لائی ہی نہیں تھی

عشنا میرا موبائل"

ہاں جانتی ہوں یہ لو میرا موبائل اور ہاں لمبی باتیں نہ کرنا تمہارا بھائی کنجوس ہے بیلنس ڈلوا کر نہیں دیتا"

عشنا کی بات پر زرنش مسکرائی

ہنستی رہا کرو اب تُم کال کرو میں چلتی ہوں "عشنا اُٹھ کر چلی گئی

اُس نے کپکپاتے ہاتھوں سے زاور کا نمبر ملایا جو پہلی ہی رنگ پر اٹھا لیا گیا جیسے اسی کا ہی منتظر ہو وہ جانتا تھا عشنا کے نمبر پر زرنش ہی ہو گی

کُچھ لمحے تو خاموشی رہی زرنش کی سانسیں وہ خاموشی سے آنکھیں بند کئے سنتا رہا

وہ چاہ کر بھی ہیلو نہیں بول پایا وہ زرنش نے کہا تھا" بے قرار آواز میں

Posted On Kitab Nagri

زاور نے ضبط سے آنکھیں بند کی کہ ایک آنسوں ٹوٹ کر گرا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتا تھا مگر وہ زرنش کے سامنے کیسے رو سکتا تھا وہ تو نہ رویا مگر زرنش پھوٹ پھوٹ کر رو دی اُس کی سسکیاں سنتے زاور نے کار کی چابی اٹھائی اور نیچے اترنے لگا اگر کوئی اُس سے پوچھتا اللہ کی نافرمانی سے کیا ہوتا ہے تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو سکتا تھا ابھی اسی وقت۔۔۔

زاور "اُس نے سسکیوں میں اُس کا نام پُکارا

زاور کے قدم وہی رُک گئے وہ ساکت تھا کسی نے اُسے تکلیف سے پُکارا تھا مگر وہ کسی تو نہ تھی وہ تو زاور ملک کی بیوی تھی

مُجھے لے جاؤ" وہ روتے ہوئے صرف یہیں بول پائی اور زاور وہی زمین پر بیٹھ گیا آج اُسے اندازہ ہوا تکلیف کیا تھی اپنوں سے دور رہنا کیا تھا

اور پھر زرنش کے کانوں میں کار سٹارٹ ہونے کی آواز آئی وہ بیقرار ہوئی پھر اُس نے زرنش کی سسکیاں سنتے کار چلائی آدھے راستے ہی زرنش کی آواز پھر موبائل میں گونجی

زاور گھر مت آؤ ہم باہر ملتے ہیں میں ابھی آتی ہوں تمہارے پاس" زرنش کو لگا وُہ اُسے دیکھے گی تو رو دے گی اور گھر والوں سے وہ جھوٹ بول چکی ہے

Posted On Kitab Nagri

کال کاٹ کر وہ اٹھی الماری سے سوٹ نکالا اور تیار ہونے چلی گئی کُچھ لمحے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے تھی بال کو کنگا کرنے کے بعد اُس نے بال کھلے چھوڑیں مگر نہیں اُس نے خود کو دیکھا اور پھر حجاب لیا لمبے بال اب حجاب میں مقید تھے وہ حجاب میں واقع خوبصورت لگ رہی تھی

زاور بیقراری سے کیفے کے باہر اُس کا انتظار کر رہا تھا اُس کا انتظار رائیگاں نہیں گیا وہ سامنے تھی روڈ کے اُس پار زرنش کی نظر زاور پر تھی زاور نے اُسے آتے دیکھا وہ اُداس بھری نظریں اور مسکراہٹ لیے اُس کے قریب آنے لگی زاور نے اُسے حجاب میں دیکھا اور اُس کی آنکھیں وہی رُک گئیں

زرنش رُک جاؤ" سامنے سے آتے دیکھ زاور زور سے چلایا

زرنش جب تک سمجھتی تب تک وقت تھم گیا تھا زاور کی چیخ نے سب کو متوجہ کیا اور پھر زاور نے دیکھا روڈ پر خون تھا کُچھ لمحے زاور وہی ساکت رہا اُس کی روح جیسے پرواز کر گئی زرنش روڈ پر خون سے لت پت تھی ہجوم اکھٹا ہو گیا مگر زاور اب بھی وہیں تھا اور پھر دیکھتے دیکھتے ہجوم کو چیرتا ہوا آیا اُس کے قدم لڑکھڑانے لگے وہ زمین پر گرا اُس نے زرنش کا سر اپنی گود میں رکھا اُس کی سانسیں چل رہی تھی اور پھر چلتی سانسوں نے زاور کو ہوش دلایا اُس نے زرنش کو اپنے بازوں میں اٹھایا

ہٹ جاؤ" وہ دیوانہ وار چلایا اور بھاگتے ہوئے کار کی طرف پہنچا

Posted On Kitab Nagri

اُس کی سفید شرٹ اب خون الود تھی ہسپتال تک کا راستہ اُس کے لیے مشکل ترین تھا ہسپتال میں آتے ہی وہ زور زور سے چلانے لگا

ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔اتنے میں ڈاکٹر اُس کے سامنے تھا

ان کا کافی خون بہہ گیا ہے آپ یہیں رکے "اور وہ زاور کو انتظار کی سولی پر ٹانگ گئے کُچھ لمحے بعد موسیٰ اُسے آتے دکھائی دیا زاور نے بھاگ کر اُسے لگے لگایا

موسیٰ۔۔۔میری زرنش وہ زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے میری وجہ سے موسیٰ۔۔میری زرنش "اور زاور کا ضبط جواب دے گیا آخر وہ موسیٰ کے ساتھ لگے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا یہ منظر پیچھے کھڑے آغا جان اور اسد شاہ نے بھی دیکھا تھا

ڈاکٹر صاحب روم سے باہر آئے

زاور اب بھی سر جھکائے تھا موسیٰ ڈاکٹر کے قریب گیا

اُن کا خون کافی زیادہ بہ چُکا ہے سر پر کافی گہری چوٹ لگی ہے جب تک ہوش نہیں آتا ہم کُچھ نہیں کہہ سکتے آپ دعا کرے کے اُنھیں جلد سے جلد ہوش آجائے ورنہ وہ قومہ میں جا سکتی ہیں

یہ خبر سب پر قہر بن کر برسی تھی مگر موسیٰ حیران تھا زاور اب بھی سر جھکائے بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

اُس کے ہاتھوں میں اب بھی زرنش کا خون لگا تھا وہ سر جھکائے کسی مجرم کی طرح بیٹھا تھا آج کوئی اُس سے پوچھتا اذیت کیا ہے تکلیف کسے کہتے ہیں تو وہ کہتا یہ اذیت ہے یہیں تکلیف ہے

موسیٰ ہاتھ میں نئی شرٹ لیے اُس کے قریب آیا جسے زاور نے تھاما اور اُٹھ کر چلا گیا

زاور بیٹا" آغا جان نے اُسے جاتے دیکھا تو پُکارا

نہیں آغا جان آج اُس کا اللہ سے رابطہ ہے وہ جب تک زرنش کو نہیں مانگ لیتا وہ نہیں آئے گا" موسیٰ نے اُنھیں روکا

زاور جائے نماز پر تھا ہاتھ اٹھائے وہ کتنے لمحے روتا رہا

"اے اللہ بے شک تو رحمٰن ہے تو میری سزا اُس معصوم کو نہیں دے سکتا مگر یہ میری سزا ہے اللہ میں تڑپ رہا ہوں اُس کی خاطر میں تُجھ سے اپنی حلال محبّت مانگتا ہوں یہ اذیت میری روح جھلسا رہی ہے اُس کی زندگی بخش دے -- چاہے تو میری جان لے مگر میں اُسے اس حال میں نہیں دیکھ سکتا ----میں اعتراف کرتا ہوں تیرے سامنے کے میں اُس سے عشق کرتا ہوں میں اپنی محبّت کا اعتراف کرتا ہوں" وہ دعا کی صورت میں بنے ہاتھ چہرے پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رویا"

موسیٰ بھاگتا ہوا اُس کے قریب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

زاور تیری دعا قبول ہوئی زرنش کو ہوش آ گیا"زاور کا جھکا سر اُٹھا وہ وہی روتا ہوا سجدے میں گر گیا

بیشک جب وہ کن کہتا ہے چیزیں ہو جاتی ہیں، گمان سے آگے، بیان سے باہر۔ بیشک اللہ سب سے بڑا ہے رحمٰن ہے رحیم ہے بیشک اللہ سب سے طاقت ور ہے

زاور کے قدم آہستہ ہو گئے اُسے زرنش تک کا فیصلہ صدیوں کا لگنے لگا زاور نے دروازہ کھولا آغا جان اور اسد شاہ نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا اور باہر چلے گئے

زاور زرنش کے قریب آیا وہ خاموش تھا زرنش کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامیں اسے سہلانے لگا

تمہیں پتہ ہے زرنش اس چند وقت میں، میں نے صدیوں کی مسافت طے کی ہے اگر کوئی پوچھیں انتظار کیا ہے تو میں کہوں گا بد دعا ہے۔۔ انتظار انسان کو کھا جاتا ہے "اُس کی باتیں زرنش کو رونے پر مجبور کر گئیں آنکھیں آنسوں سے دھندلا گئیں زرنش نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا وہ زاور کو ایسے نمی میں دیکھ نہیں سکتی تھی

تُم نے صحیح کہا تھا زرنش جب تکلیف ہو دل روئے تو آنسوں نکلتے ہیں وہ لڑکی جب چھوڑ گئی میں نہیں رویا میری آنکھ سے آنسوں نہیں گرا ہاں بُرا لگا تھا کسی کے ٹھکرانے پر۔۔ مگر تُم گئی تو دل رویا آنسوں نکلے زاور ملک پھوٹ پھوٹ کر رویا میں اللہ کے سامنے اطراف کر آیا ہوں کہ میں زاور ملک زرنش ملک

Posted On Kitab Nagri

سے محبّت کرتا ہوں وہ محبّت جو پاک ہے حلال ہے جس پر دنیا رشک کرتی ہے "زاور نے اپنی بات ختم کرتے ہی زرنش کا ماتھا چومہ زرنش کی آواز نکلنے سے انکاری تھی مگر وہ اظہارِ محبت کر چکی تھی زاور کے ہاتھ پر بوسا دے کر

یہ حقیقت ہے جب اللہ مل جائے تو سب مل جاتا ہے زاور کو بھی اُس کا خدا واپس مل گیا

oooooooooo

زرنش کو آج تیسرا دن تھا ہسپتال میں اور اب وہ پہلے سے کئ بہتر تھی شاہی ولا سے سب لوگ ملنے آئے اور عمران صاحب اور صبور ہر تھوڑی دیر میں رابطہ کرتے پارس اور زوہیب شاہ بھی پاکستان آ چکے تھے اور اس وقت عشنا عیشان جنید موسیٰ نتاشا رمشاء سب لوگ زرنش کے پاس تھے مگر پارس باہر تھا وُہ اب بھی اس سے ملنے کی ہمت کر رہا تھا آخر اُس نے روم میں قدم رکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیسی ہو زرنش "پارس نے یہ الفاظ کم آواز میں ادا کیے

مُجھے آپ سے بات نہیں کرنی بہت اچھی دوستی نبھائی ہے آپ نے " زرنش نے منہ موڑ لیا پارس کو یہ حقیقت میں بُرا لگا

Posted On Kitab Nagri

ارے زرنش میرے بچے غصّہ تھوک دو اب تو جناب کی شادی ہونے والی ہے "عیشان نے زرنش کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

شادی "زرنش نے حیرت سے سب کو دیکھا

ہاں شادی جناب نے لمبا ہاتھ مارا ہے "عشنا بھی کہاں پیچھے رہتی

پارس سر جھکائے مسکراتا رہا

ہمیں تو پتا چلے موصوف نے کہاں دل لگایا ہے "موسیٰ نے ہنستے ہوئے کہا

لڑکے نے دشمنوں کے مورچے میں عشق لڑایا ہے "یہ الفاظ جنید کے علاوہ کون کہہ سکتا تھا

دشمنوں کے "زرنش اب بھی سب کو دیکھ رہی تھی

سردار بخش کی پوتی کنزا سے "عیشان نے اُسے یوں دیکھا تو بتا دیا

کیا واقعی "اس بار وہ صدمے میں آئی

ہاں اور کل آغا جان اور تایا جان اس کا رشتے لینے جا رہے ہیں "عشنا نے ساری بات زرنش کو بتائی

اللہ کرے وہ مان جائے "زرنش نے مسکراتے ہوئے پارس کو دیکھا جواب میں وہ بھی بس مسکرا ہی پایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہاں سب کے رشتے ہو رہے ہیں بس ہم سے ہی کوئی رشتہ نہیں جوڑ رہا" جنید نے رمشا کے پاس خاموش بیٹھی نتاشا کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی وجہ سے وہ بیچاری کنفیوز ہوتی ادھر اُدھر دیکھنے لگی

ہو جائیگی تمہیں کون سی جلدی ہے" عیشان نے اُس کی نظریں دیکھ لی تھی

یہ سب چھوڑو ذرا یہ بتایئے آپ کے مجازی خدا کہاں ہیں" عشنا نے چھیڑتے ہوئے کہا

نماز پڑھنے گئیں ہیں آتے ہی ہوں گیں" زرنش ہلکا سا مسکرائی

ہاں ہم بھی اب چلتے ہیں زاور سے کل ملاقات کر لینگے" سب لوگ جانے لگے باہر جاتے پارس کو احساس ہوا وہ اپنا موبائل اندر ہی بھول گیا

اندر آیا تو زرنش آنکھیں موندے لیٹی تھی پارس نے بنا اُس پر دوسری نظر ڈالیں موبائل اٹھایا اور چلا گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت میں ملاوٹ نہ ہو تو نظریں پاک ہی رہتی ہیں

وہ باہر ہی پہنچا تھا کے زاور سامنے سے چلتا ہوا آیا

پارس" زاور نے پلٹ کر اُسے پُکارا

پارس اُس کے قریب آیا

Posted On Kitab Nagri

کیسے ہو پارس تُم تو میرے نکاح کے بعد غائب ہو گئے "اُس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

ہاں بس کُچھ مصروفیت تھی "وہ ہلکی آواز میں بولا

زرنش سے ملے"

ہمم "پارس صرف اتنا ہی کہہ پایا

حق بنتا ہے آخر تُم نے ایک عمر اُسے اپنے دل میں رکھا ہے "زاور کی یہ بات پارس کو شرمندہ کر گئی

اگر تمہیں یہ لگتا ہے پارس کہ میں یہ نہیں جانتا۔ کہ تُم مُجھے پہچان گئے ہو. تو تُم غلط ہو حقیقت یہ ہے تُم مُجھے نکاح کے وقت ہی پہچان گئے تھے"

ہاں میں سب جانتا ہوں مگر زرنش تمہارے ساتھ خوش ہے زاور وہ تمہارے لیے بنائی گئی تھی اُس سے محبّت کرنا میرے بس میں نہیں تھا"۔

خیال رکھنا اُس کا "پارس زاور کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا

زاور اگر پارس سے واقف نہ ہوتا تو شاید وہ اُس کی جان لے لیتا جو اُس کی بیوی سے محبّت کرنے کا دعویدار تھا مگر وہ تو پارس تھا زاور تو اُس کی محبّت کی عزت کرتا تھا

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

آخر تمہیں آنا ہی پڑا نہ میرے گھر اپنے پوتے کے لیے شاہ" سردار بخش اب بھی غرور میں تھا

میں یہاں کسی لڑائی جھگڑے کے لیے نہیں آیا بخش اور اس دشمنی میں نہ تمہارا کوئی فائدہ ہوا نہ میرا اب ختم کرو اس لڑائی کو" آغا جان نے تحمل سے بات کی

نہیں شاہ نہیں میرے دل کی آگ ایسے نہیں بجھے گی تمہیں اس گاؤں کے سامنے مجھ سے معافی مانگنی ہو گی ورنہ یہ رشتہ کبھی نہیں ہو سکتا" وہ اب بھی بدلہ لینے پر تھا اُس کی شیطانی مسکراتی کم نہیں ہوئی

سردار اپنی حد میں رہو تُم جانتے نہیں تُم میرے باپ سے جھکنے کے لیے کہہ رہے ہو" زوہیب شاہ چلائے

نہیں زوہیب خاموش ہم یہاں بات سنبھالنے آئے ہیں بگاڑنے نہیں" آغا جان نے اُنھیں خاموش کروایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمجھاؤ سمجھاؤ اپنے بیٹے کو یہ تو معاملہ خراب کرنے آیا ہے" سردار ہنسا

دیکھو بخش یہ بچوں کا معاملہ ہے اس میں اپنی دشمنی نہ لاؤ اُن کی زندگی کا سوچو وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں" آغا جان ہر ممکن کوشش کر رہے تھے اُسے منانے کی

Posted On Kitab Nagri

ہم تمہیں اپنی بیٹی ہر گز نہیں دیں گے شاہ بھول ہے تمہاری "بخش نے سگریٹ کا دھواہوا میں اڑاتے کہاں

نہیں بابا سائیں ہم اپنی بیٹی زوہیب شاہ کو دینا چاہتے ہیں "دروازے پر کھڑے خالد نے کہا24 سال بعد وہ اس گاؤں میں آیا تھا

خالد "سردار نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا خالد چلتا ہوا سب کے قریب آیا سردار نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا آغا جان نے محسوس کیا یہ وہ خالد نہیں جسے اُنہوں نے چوبیس سال پہلے گاؤں سے نکالا تھا

شاہ صاحب ہمیں یہ رشتہ قبول ہے یہ میری بیٹی کی خوش نصیبی ہے کے وہ آپ کے گھر کی عزت بنے "

خالد صاحب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں

یہ تُم کیا کہہ رہے ہو خالد "سردار بھڑکا

ٹھیک کہہ رہا ہوں بابا سائیں آپ کی نظر میں یہ دشمنی ہے مگر میری نظر میں احسان ہے جو انہوں نہ کیا ہے آج جس مقام پر میں ہوں انہیں کی وجہ سے ہوں۔۔میرا گھر ہے وفادار بیوی ہے بیٹی ہے اگر یہاں رہتا تو ایک زینت نہیں ہزاروں مرتی۔۔میں آج اطراف کرتا ہوں میں نے زینت کو بہکایا تھا اُس کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ زبردستی کی تھی اُس نے خود خوشی بھی میری وجہ سے کی میں اُس کا قاتل ہوں اگر یہاں رہتا تو ہر روز ہر نظر میں قاتل ہوتا مُجھے شاہ صاحب سے کوئی شکایت نہیں" وہ سر جھکائے ہر بات کہہ گیا

یہ تُم کیا کہہ رہے ہو خالد ہوش میں تو ہو" سردار چیخا

ہوش میں تو میں اسی دِن آیا تھا جب زینت کی لاش میرے سامنے تھی مگر آپ نے۔۔ آپ نے مُجھے چپ رہنے کو کہا کیوں کے آپ کے پاس یہی موقع تھا شاہ صاحب سے بدلہ لینے کا تبھی آپ نے عیشان کی زمین کے کاغذات چرائے مگر آپ بھول گئے کسی غیر کی زمین پر محل نہیں بناتے ورنہ وہ ایک نہ ایک دن ٹوٹ جاتا ہے

زوہیب مُجھے پارس کا رشتہ قبول ہے اور شاہ صاحب اگر آپ چاہتے ہیں میں گاؤں کے لوگوں کے سامنے اپنے جرم کا اعتراف کروں تو مجھے قبول ہے" وہ واقعی وہ خالد نہیں تھا جو ایک قاتل تھا

نہیں خالد یہ راز راز ہی رہے تو بہتر ہے خدا نے تمہارا پردہ رکھا ہم کون ہوتے ہیں تمہیں بے پردہ کرنے والے اللہ تمہارے گناہ معاف کرے" آغا جان نے محبّت سے جواب دیا

یہ تُم ٹھیک نہیں کر رہے" سردار غصے میں چلاتا اُٹھ کر چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

ہم چلتے ہیں خالد تُم اپنے باپ کو سمجھاؤ" آغا جان نے تحمل سے ساری بات کی اور خالد نے ہر بات مانی آغا جان اور زوہیب شاہ مطمئن ہو کر گھر لوٹیں۔۔

ooooooo

زرنش کو گھر آئے دو دن ہو گئے تھے

زاور میں آپ سے ایک بات پوچھوں "زرنش زاور کی سینے پر سر رکھے بیٹھی تھی جب کے زاور اُس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

دو پوچھو" زاور نے کتاب پڑھتے ہی جواب دیا

اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو کیا آپ معاف کریں گیں"

میں تُم پر ہر جرم معاف کرتا ہوں غلطی تو چھوٹا لفظ ہے" اُس کی نظریں اب بھی کتاب پر تھی

کیا میں اتنی خاص ہوں آپ کے لیے" اُس نے زاور کی طرف دیکھا

تُم میرے لیے اتنی خاص ہو کے اگر زاور ملک کا قتل بھی کرو تو وہ بھی تُم پر معاف کیا جائے"

آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں" وہ چڑ کر بولی

کیوں کہ میں بھی تمہاری طرح اب ناول پڑھتا ہوں" اُس نے مذاق اڑایا

آپ ماضی بھول جائیں زاور" نہ جانے اُس نے یہ بات کیوں کہی

Posted On Kitab Nagri

اگر میرے بس میں ہوتا ماضی بھول جانا تو میں اُسے جلا کر راکھ کر دیتا اور اسی راکھ کو ہوا میں شامل کرتا کے وہ کبھی میری طرف آ ہی نہ سکتا" وہ کافی سنجیدہ تھا

اللہ معاف کر دیتا ہے زاور"

جانتا ہوں"

پھر بھولتے کیوں نہیں"

بھولنا چاہتا نہیں"

کیوں۔"زرنش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

اگر یاد رکھوں گا تو اللہ سے روز معافی مانگوں گا اور پھر قریب ہوتا جاؤں گا"

ہمم"زرنش نے پھر سر اُس کے سینے پر ٹکایا

محبتیں اگر شِدّت میں گھل جائے تو فتح ہوتی ہیں

oooooooooo

Posted On Kitab Nagri

آج شاہی ولا کے تمام لوگ ملک ہاؤس میں تھے عمران صاحب اور صبور بھی دبئی سے واپس آ گئے یہ ایک بڑی دعوت تھی جو زاور کی طرف سے تھی ملک ہاؤس میں محبتوں کی برسات تھی آج قہقہے ہوا میں تھے

زاور جلدی کریں سب نیچے انتظار کر رہے ہیں اور آپ ہیں کہ اتنا وقت لگا رہے ہیں "زرنش کانوں میں جھمکے پہنتے ہوئے زاور پر غصّہ نکال رہی تھی

تُم اس سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی ہو زرنش "یہ وہی فروک تھی جو زرنش نے عشنا کے نکاح پر پہنی تھی ہاں وہی لال پیروں کو چھوتی ہوئی

ہاں مُجھے بھی یہ پسند ہے آپ کو پتا ہے مُجھے یہ عشنا نے دیا ہے "وہ اب بالوں لوں کنگی کر رہی تھی

عشنا کے نام پر زاور کا قہقہ ہوا میں بلند ہوا

آپ ہنس کیوں رہے ہیں "اُس نے شیشے سے ہی حیرت سے دیکھا

پاگل لڑکی تمہیں ابھی تک یہ بات پتا نہیں چلی یہ سوٹ عشنا نے نہیں میں نے تمہارے بیگ میں رکھا تھا اُس دن میں ٹکرایا تھا تُم سے اور تمہاری چیزیں بکھر گئیں بس تب یہ ہوا "وہ اب بھی ہنس ہی رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہاں اُس دن وہ ٹکرائی تھی ایک لڑکی سے اور پھر پارس اُسے بلانے آگیا تب وہ اُس لڑکی کو سوری بھی نہیں بول پائی

آپ نے "اُس نے صدمے سے زاور کو دیکھا

ویسے وہ یہ کر سکتا تھا آخر کو زرنش جانتی تھی کے وہ اُس پر نظر رکھتا تھا

آپ کو شرم نہیں آئی مُجھے ڈراتے ہوئے"

میں کوئی جن تو نہیں تھا انسان ہی تھا"

مگر میں تو لڑکی تھی معصوم لڑکی"۔۔۔۔اُس نے معصومیت بھرا چہرہ بنایا

زاور اُس کے قریب آیا

معصوم لڑکیوں کو ڈرانے میں زیادہ مزہ آتا ہے"زاور نے اُس کے بال سہلائے

اُسے زرنش کے بال پسند تھے اگر کوئی اُس سے پوچھتا وہ کیا چیز ہے جو تمہیں عزیز ہے تو وہ کہتا زرنش کے بال اس بات سے تو زرنش بھی لاعلم تھی کہ زاور ہمیشہ زرنش کے بالوں کو سہلاتا ہے جب وہ سوئی ہو یا کچن میں یا پھر ناول میں کھوئی ہوئی ہو

زرنش اور زاور ساتھ میں نیچے اُترے ہاں وہ ایک مکمل جوری تھی ہر طرح سے خوبصورت محبّت بھری

Posted On Kitab Nagri

صبور آج میں آپ سے کچھ مانگو تو انکار تو نہیں کرے گی" سکینہ بیگم نے کہا

ضرور مانگے"

مُجھے جنید کے لیے اپنی نتاشا دے دو" وہاں سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جیسے سب لا علم ہوں

عیشان، موسیٰ، پارس نے ایک ساتھ جنید کو دیکھا" جس پر اُس نے اپنی بتیسی کی نمائش کی

تبھی تبھی اتنا دل سے یونیورسٹی جایا جاتا تھا" عیشان نے جنید کے کان میں سرگوشی کی

صبور خاموش رہی اور عمران صاحب کی طرف دیکھا

ہمیں کوئی جلدی نہیں عمران آپ جب چاہے جواب دیں" جران صاحب نے مسکرا کر کہا

ہاں بس جواب ہاں ہو" جنید کے منہ سے بے ساختہ نکلا

سب لوگوں نے جنید کو دیکھا اور پھر ایک زوردار قہقہ سب کے منہ سے نکلا یہاں تک کے کچن میں کھڑی نتاشا بھی شرمائی اور ہنسی

زرنش میرا موبائل روم میں ہے میں لے کر آتا ہوں" زاور کہتا اُٹھ کر اوپر گیا

ارے ماریا تُم" صبور نے اندر آتی ماریا کو حیرت سے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

زاور وہاں موجود نہیں تھا ورنہ یہاں قدم رکھنے سے پہلے اُسے نکال دیتا

ہاں میں۔۔ مگر آپ سب اتنا حیران کیوں ہے کیا اس محفل میں میری کوئی جگہ نہیں "اُس نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائی

ایسی کوئی بات نہیں بیٹا "عمران صاحب نے کہا

شادی پر تو آئی نہیں سوچا زرنش سے مل لوں لیکن یہاں تو سب موجود ہیں سب سے مل لیتی ہوں "

زرنش یہ عمران کی بہانجی ہے ماریا"

کیسی ہیں آپ "زرنش نے پیار سے اُسے گلے لگایا مگر ماریا کے چہرے پر صرف نفرت تھی

مامی جان سب سے ملائے نہ "وہ اب صوفے پر ٹک کر بیٹھی

ہاں کیوں نہیں یہ فاطمہ ہیں اور یہ اسد بھائی زرنش کے پرینٹس "اُنہوں نے آگے بڑھنا چاہا مگر ماریا بولنے لگی

اچھا یہ ہیں زرنش کے سوتیلے ماں باپ"

اس ایک بات نے وہاں بیٹھے سب کے چہرے پر حیرت ڈال دی جیسے سب کو سننے میں غلطی ہوئی ہو

زرنش نے حیرت سے ماریا کو دیکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کہہ رہی ہو ماریا"عمران صاحب نے دانت پیسے

میں غلط نہیں کہہ رہی آپ اپنے خون کو پہچاننے سے انکاری کیوں ہو رہے ہیں ماموں"اُس نے ہر حد پار کی تھی اپنی جلن اور حسد نکالنے کے لیے

کیا بول رہی ہیں آپ ماریا"زرنش غصے سے کھڑی ہوئی

میں کُچھ غلط نہیں کہہ رہی اب حقیقت سے تُم انجان ہو تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں"

کون سی حقیقت یہ کیا بکواس ہے"زرنش کا دماغ ماؤف ہو گیا اُسے ماریا کی باتیں ہر گز سمجھ نہ آئیں

ماریا چپ رہو"صبور بے بسی سے چلائی

فاطمہ بیگم کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے اسد شاہ کبھی ماریا کو دیکھتے تو کبھی زرنش کو

میں کیوں چپ ہو جاؤں آپ آخر بتاتی کیوں نہیں اسے یہ اس کے اصل ماں باپ نہیں ہیں اس کے اصل ماں باپ تو مر چُکے ہیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چٹاخ----"

صبور کا ہاتھ اٹھا اور ماریا کے گال پر نشان چھوڑ گیا

اب ایک اور لفظ نہیں ماریا"اُنہوں نے ماریا کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ کی ہمت کیسے ہوئی مُجھے ہاتھ لگانے کی "وہ گال پر ہاتھ رکھ کر زور سے چلائی

تمہیں سچ سننا ہے نہ "اُس نے زرنش کا بازو زور سے پکڑا

چھوڑو اسے ماریا "عشنا نے زرنش کا بازو چھڑوانا چاہا مگر ماریا نے نہ چھوڑ

فاطمہ بیگم مکمل بے ہوش ہو چکی تھی

وہاں سب اپنی جگہ پر بت بن چُکے تھے کیوں کے عشنا نتاشا اور جنید کے علاوہ سب حقیقت سے واقف تھے

سچ یہ ہے عمران صاحب یعنی میرے ماموں۔۔۔ تمہارے سگے تایا جان ہیں بھتیجی ہو تُم ان کی "زرنش نے صدمے بھری نظر عمران صاحب پر ڈالی اور پھر اسد شاہ پر جو بیٹی کے دیکھتے ہی سر جھکا گئے

ماریا۔۔۔

سیھڑیوں پر کھڑا زاور۔۔ زور سے دھاڑا اور نیچے اترنے لگا ماریا کا بازو اپنی گرفت میں لیا ماریا کو لگا اُس کا بازو نیچے گر جائے گا

زاور اُسے کھینچتا ہوا دروازے تک لے گیا "نکل جاؤ یہاں سے "اُس نے دروازے کی طرف جا کر ماریا کا بازو ایک جھٹکے میں چھوڑا جس کی وجہ سے وہ زمین پر جا گری

Posted On Kitab Nagri

نہیں چھوڑو گی میں تمہیں زاور تُم صرف میرے ہو" وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی

زاور نے دروازہ زور سے بند کی بغیر اُس کی کوئی بات سنے اور تقریباً بھاگتے ہوئے زرنش کی طرف آیا جو زمین پر گرنے لگی تھی زاور نے اُسے اپنے احصار میں لیا

زرنش اٹھو زرنش ہوش کرو" زاور گھبراہٹ سے چلانے لگا

وہ بے ہوش ہو چکی تھی

مسکراتے گھر پر وحشت چاہ گئی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر جم سے گئے زاور زرنش کو باہوں میں بھرتا اوپر کی طرف بھاگا عیشان نے ڈاکٹر کو کال کی عشنا فاطمہ بیگم کو سنبھالنے لگی جنید اور نتاشا حیران کن نظروں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے موسیٰ رمشاء کی حالت بگڑتے دیکھ کر اُسے گھر لے گیا مرد حضرات سر پکڑے بیٹھے تھے آغا جان کے سامنے وہ وقت آ گیا جس کا اُنھیں ڈر تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

oooooooo

کُچھ لمحے بعد زاور اور ڈاکٹر صاحب ایک ساتھ روم سے باہر آئے

وہ اسٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں کوشش کرے اُنھیں آرام کرنے دیں کسی بھی ایسی بات جو اُن کے لیے ٹھیک نہیں اُس سے دور رکھے" ڈاکٹر ہدایت دیتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

زاور نیچے ہی بیٹھ گیا اب اُس میں اتنی ہمت نہ تھی اوپر جا کر زرنش کو اس حالت میں دیکھے آغا جان زاور کے قریب آئے

یہ راز کھلنا تھا ایک دن بیٹا بس یہ خیال رکھنا وہ ہم سے بد گمان نہ ہو" آغا جان آج پہلی بار بے بس تھے سب لوگ سر جھکائے بیٹھے تھے زاور نے ایک بار بھی اپنے کمرے کی جانب نہ دیکھا عشنا زرنش کے پاس تھی اس لیے زاور مطمئن تھا

زرنش کیا ہو گیا ہے اس طرح نہ کرو" عشنا کی آواز نے زاور کو اوپر دیکھنے پر مجبور کیا جب سامنے سے زرنش دیوانہ وار نیچے بھاگتی آ رہی تھی

زرنش آرام سے تُم ٹھیک نہیں ہو" زاور نے اُسے اپنے سینے سے لگایا اور محبّت سے اُس کے بال سہلائے

زاور بتائے ناں ماریا جھوٹ کہہ رہی تھی نا ویسا کچھ نہیں تھا نا۔۔ میرے اصل ماں باپ امی بابا ہے نہ" وہ بچوں کی طرح رونے لگی

زاور نے کوئی جواب نہ دیا بس اُس کے آنسوں صاف کیے اور بالوں کو پیچھے کیا جو ہمیشہ کی طرح چہرے پر تھے

زاور آپ چپ کیوں ہیں بتائے نا وہ جھوٹ بول رہی تھی نا" وہ سسک رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

زرنش آنکھیں خراب ہو جائیں گی نہیں روتے "وہ اُسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا

زرنش اُس سے الگ ہوتی اسد شاہ کے قریب آئی اور اُن کے قدموں میں بیٹھ گئی اُس کے قریب آنے سے اسد شاہ اور فاطمہ بیگم کا دل گھبرایا

بابا آپ تو مجھ سے کچھ نہیں چھپاتے اور آپ جھوٹ بھی نہیں بولتے آپ بتائیں ناما ریا جھوٹ کہہ رہی تھی نا آپ ہی میرے بابا ہیں آپ ہی میری امی ہیں "اُس نے فاطمہ بیگم کی طرف دیکھا فاطمہ بیگم کا دل کیا وُہ زرنش کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں

وہ سچ کہہ رہی تھی "اسد شاہ نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا

زرنش کے ہاتھ اسد شاہ کی ہاتھوں سے چھوٹ گئے وہ بے یقین سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی اسد شاہ نے ایک بار نہیں دیکھا زرنش کی طرف اگر وہ دیکھتے تو شاید ماضی نہ بتاپاتے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماضی

کیسے ہو عثمان بھابی کیسی ہیں بہت بہت مبارک ہو بیٹی کی تمہیں "اسد شاہ موبائل پر بات کر رہے تھے

خیر مبارک اور تمہاری بھابی بھی ٹھیک ہیں بس ناراض ہے تُم سے تُم آئے نہیں ملنے نہ ہی اپنی بھتیجی کو دیکھنے کیسے دوست ہو تُم اسد "عثمان ملک شکایت کر رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

تُم تو جانتے ہو عثمان ڈاکٹر کی لائف کبھی کہاں تو کبھی کہاں کشمیر ہوں میں فری چیک اپ کیمپ کی وجہ سے بس کل ہی بہاولپور کے لیے نکلو گا"

ہاں ہاں جانتا ہوں کتنے مصروف ہو تُم خیر آجاؤ تو ملاقات کرتے ہیں"

اور عمران بھائی کیسے ہیں" اسد شاہ نے سوال کیا

ٹھیک ہیں دبئی میں ہیں کہہ رہے تھے اگلے مہینے ہی پاکستان آئیں گے کُچھ ٹائم کے لیے"

چلو بہتر پھر ملتے ہیں خیال رکھنا" اسد شاہ نے کال کاٹی

یہ دوستی اسکول لائف سے تھی عثمان اسد کے پڑوسی بھی تھے آغا جان نے کبھی اسد شاہ اور عثمان ملک میں فرق نہیں کیا تھا اسی طرح فاطمہ بیگم بھی کافی گھل مل گئی تھی عثمان ملک کی بیوی سے

oooooo

اسد شاہ کشمیر سے روانہ ہو گئے بہاولپور پہنچنے ہی والے تھے جب اُن کے موبائل پر ہسپتال سے کال آئی

ڈاکٹر اسد آپ سے کچھ سینئر ڈاکٹر ملنا چاہتے ہیں کیا آپ ہسپتال آسکتے ہیں"

ہاں میں پہنچتا ہوں" اسد شاہ نے کار ہسپتال کی طرف موڑ دی آج اُن کا دل شِدّت سے گھبرا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہسپتال پہنچتے ہی اسد شاہ کی نظر ایمبولینس پر گئی جہاں سے کسی آدمی کو نکالا جا رہا تھا اسد شاہ اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے یہ کیسز تو روز آتے تھے اس لیے اسد شاہ کو کوئی حیرانگی نہیں ہوئی وہ کار سے اتر کر ہسپتال کے اندر گئے جب ایک وارڈ بوئے بھاگتے ہوئے اسد شاہ کے قریب آیا

ڈاکٹر اسد شُکر ہے آپ آگئے جلدی چلیں ایکسڈنٹ کیس ہے ڈاکٹر انور سے بھی ہینڈل نہیں ہو رہا خون کافی بہہ گیا ہے "اسد شاہ اُس لڑکے کی بات سن کر اُس کے پیچھے گئے

سامنے وجود کو خون میں لت پت دیکھتے ہی اسد شاہ کے جسم سے جان نکلنے کو تھی اسد شاہ کے ہاتھ کانپنے لگے

عثمان "اسد شاہ زور سے اُن کا نام لیتے ان کے پاس بھاگتے ہوئے آئے

عثمان یہ کیا ہوا کیسے "اسد شاہ نے عثمان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

سر ان کے ساتھ جو میڈم تھی اُن کی ڈیتھ ہو گئی ہے "پیچھے نرس نے آکر اسد شاہ کو ہلکی آواز میں بتایا

اسد شاہ کا جسم ساکت تھا ایسے کیس وہ روز دیکھتے تھے مگر آج اُن کا دوست اس حالت میں تھا

اسد میر۔۔ی ب_چی گھ_رہے اُس کا خیا۔ل۔رکھنا (اسد میری بچی گھر ہے اُس کا خیال رکھنا)" عثمان نے لفظ ٹوٹ پھوٹ کر ادا کیے

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں وعدہ کرتا ہوں وہ میری بیٹی ہے" وہ ابھی کچھ کہنا چاہتے تھے جب عثمان کی گرفت ہاتھوں میں ڈھیلی ہوئی سانسیں رُک گئی آنکھیں اسد کے چہرے پر مرکوز ہو گئی اسد شاہ کی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ کر گرے یہ دوستی تمام ہوئی اُن کی آنکھیں اسد شاہ نے اپنے ہاتھوں سے بند کی یہ وقت اذیت تھا دوستی ہاتھوں میں دم توڑ گئی

ooooooo

شاہی ولا میں یہ بات جا پہنچی سب آنکھ اشک بار تھی اسد چھوٹی سی بچی کو ہاتھوں میں لیے شاہی ولا میں داخل ہوا فاطمہ بیگم نے بھاگ کر بچی کو اپنی گود میں بھرا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی وہ چھوٹی سی بچی بھلا یہ کیا جانتی کے وہ یتیم ہو چکی ہے آغا جان نے اسد شاہ کو گلے لگایا اور گلے لگاتے ہی اسد رونے لگے دوستی ایک واحد رشتہِ ہے کے اگر مخلص ہو تو ہر طرح سے بہترین ہے اسد شاہ دوست نہیں بھائی کھو آئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ooooooo

Posted On Kitab Nagri

آج اُس بچی کو آئے ہوئے ۲ ہفتے ہو گئے تھے سب لوگ اُس چھوٹی سے گڑیا پر دل ہار بیٹھے تھی فاطمہ بیگم تو مانو جان دینے لگی تھی وہ اس گھر کا حصہ بن چکی تھی سب لوگوں نے مل کر اُس کا نام زرنش رکھا تھا اور اس وقت سب لوگ ساتھ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب عمران صاحب گھر میں آئے

سب سے حال احوال کے بعد اُنہوں نے اہم بات کرنی چاہی

آغا جان میرے بھائی کی نشانی آپ کے پاس ہے۔۔ کیا مُجھے اجازت ہے میں اسے لے جاؤں" آغا جان اُداس ہوئے

تمہاری امانت ہے بیٹا" آغا جان یہ بات ہر گز نہیں کہنا چاہتے تھے مگر کہہ گئے

اگر بُرا نہ لگے عمران تو کیا میں آپ سے کچھ مانگ سکتا ہوں" اسد شاہ نے فاطمہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا جو زرنش کو گود میں سلا رہی تھی

جی ضرور مانگے"

اللہ نے مُجھے اولاد نرینہ دی مگر رحمت سے محروم رکھا جب زرنش۔۔(اُنہوں نے بچی کی طرف اشارہ کیا) ہمارے گھر آئی تو لگا یہ ہمارے لیے ہی آئی ہے ان چند دنوں میں اُس نے ہم سب کے دلوں میں اپنا مقام بنا لیا عثمان میرا بھائی تھا یوں کہیں بھائیوں سے بڑھ کر تھا اُس کی آخری نشانی کو میں اپنی بیٹی بنانا

Posted On Kitab Nagri

چاہوں گا میں آپ سے زرنش مانگتا ہوں عمران مُجھے دے دیں۔۔ میری زندگی مکمل ہو جائیگی ہمیں بیٹی مل جائے گی اور عیشان کو بہن" وہ منت کرنے لگے

نہیں اسد یوں منت نہ کرو یہ تمہاری بیٹی ہے میں اس سے انکار نہیں کرتا اور میں جانتا ہوں عثمان اسی گھر کا حصہ تھا میں تو تمام عمر باہر رہا ہوں آغا جان نے عثمان کا ساتھ دیا یہاں تک کے اُس کی شادی بھی آغا جان نے کروائی تھی یہ احسان ہے آپ کا یا محبّت مگر اسد یہ بات کوئی چھوٹی نہیں اگر میں یہ فیصلہ کر بھی لوں تو وہ تمام عمر مُجھے غیر سمجھے گی اور میں اپنے خون سے دور نہیں رہ سکتا"

ہم اُسے تمہارے قریب رکھے گیں عمران ہمارا وعدہ ہے " آغا جان نے اسد کی بے بسی دیکھتے اُس کا ساتھ دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آغا جان میں انکار نہیں کر رہا مگر جو بھی ہو وہ مُجھے کبھی غیروں سے اوپر والا مقام نہیں دے پائے گی بیٹیاں بڑی ہوتی ہیں اُن کی عزت بھی بڑی ہی ہوتی ہے آغا جان وہ مُجھ غیر کے ساتھ کیا اپنائیت کرے گی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بات تو ٹھیک تھی اُن کی اسد شاہ اور آغا جان افسردہ ہوئے یعنی زرنش کو جانا تھا

ایک حل ہے اگر آپ وعدہ کرے تو" عمران صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیا" آغا جان اور اسد شاہ ایک ساتھ بولے

Posted On Kitab Nagri

زرنش جب 20 سال کی ہو گی آپ اُس کا نکاح میرے بیٹے زاور کے ساتھ کرے گیں تا کہ وہ ہمیشہ میرے گھر کی رہے اور آپ کبھی یہ نہیں بتائیں گے کہ میں اُس کا تایا ہوں"

آغا جان اور اسد شاہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اس میں کوئی برائی نہ تھی اسد شاہ نے ایک نظر زرنش کو دیکھا اور پھر آغا جان کو جذبات میں آکر اُنہوں نے حامی بھری

ہمیں منظور ہے عمران" اسد شاہ نے فوراً کہا

آغا جان نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو خوشی خوشی وعدہ کر چکا تھا

سوچ لو اسد" آغا جان نے کہا

اس وقت مُجھے وہ بچی نظر آرہی ہے آغا جان جو فاطمہ کی گود میں سکون سے سوئی ہے اُس نے فاطمہ کو ماں سمجھ لیا ہے"

آغا جان نے زرنش کو دیکھا جو سکون سے مسکراتے ہوئے سو رہی تھی آغا جان مسکرائے

عمران یہ تمہاری امانت ہے تُم اسے لے جانا آج سے یہ ہماری پوتی ہوئی اس گھر میں اس کا وہی مقام ہے جو ایک سگی بیٹی کا ہوتا ہے میں شاہ تُم سے وعدہ کرتا ہوں میں اپنے وعدے سے نہیں ہٹوں گا"

عمران صاحب مطمئن ہوئے فاطمہ بیگم نے اُس سوئی ہوئی زرنش کو خود میں بھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

حال

اور اُس دن سے تُم ہماری بیٹی ہو اُس گھر میں تمہیں وہ پیار ملا جو عشنا کو بھی حاصل نہیں تھا سکینہ بھابی اور جبران بھائی نے تمہیں اپنی بیٹی جیسی سمجھا اور فاطمہ وہ تو تُم پر جان دیتی ہیں

اسد شاہ خاموش ہوئے زرنش کی آنکھیں بھیگ چکی تھی وہ بنا کُچھ بولے اٹھی اور جانے لگی وہاں موجود ہر شخص افسردہ تھا

زرنش کہاں جارہی ہوں" زاور نے پیچھے سے آواز دی

وہ بنا کُچھ بولیں اپنے کمرے کی جانب چلی گئی ہے کون سے راز تھے جو اُس پر عیاں ہو رہے تھے یہ زرنش وہ تو نہیں تھی جو آنسوں دُکھ سے بے خبر تھی آج وہ رو رہی تھی زندگی کی حقیقت اُس پر تھی

زاور اُس کے پیچھے گیا مگر وہ کمرے میں نہیں جا پایا پارس بنا سوچیں زاور کے قریب گیا

تمہیں اندر جانا چاہیے زاور اُسے ضرورت ہے تمہاری"

میں گیا تو وہ روئے گی پارس میں اسے روتا نہیں دیکھ سکتا"

مگر یوں اکیلا چھوڑو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی"

Posted On Kitab Nagri

زاور نے آخر کمرے میں قدم رکھا وہ بیڈ پر خاموش بیٹھی تھی زاور اُس کے قریب گیا زرنش نے اُسے آتا دیکھا تو بھاگ کر اُس کے گلے لگی

زاور یہ سب میرے ساتھ کیوں آخر "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

زاور نے اُس کے آنسوں صاف کیے اور بیڈ پر بٹھایا اور خود اُس کے قدموں میں بیٹھا

تُم اللہ کی مسلیت پر رو رہی ہو؟ "اُس نے سوال کیا

نہیں"

پھر یہ آنسوں کیوں؟

زرنش خاموش رہی

اللہ جو کرتا ہے بہترین کرتا ہے زرنش اس دنیا میں لاکھوں ہیں جو یتیمی کی زندگی گزار رہے ہیں اُنھیں تو کوئی مقام حاصل نہیں پیدا کرنے والے سے پالنے والا زیادہ ہوتا ہے تمہیں اُس گھر میں وہ مقام ملا جو اِس گھر میں شاید نہ ملتا تُم نے اُن کے ہاتھوں سے پرورش پائی محبّت حاصل کی۔۔ آج ہمارا ساتھ یہ وعدہ ہے ورنہ شاید میں زرنش سے محروم رہتا جو چلا گیا سمجھو وہ تھا ہی نہیں تُم نے تو اُن کے ساتھ زندگی کے

Posted On Kitab Nagri

چند دن نہیں گزارے اُن کی خاطر رو رہی ہو اور جو نیچے بیٹھے ہیں جنہوں نے تمہیں اپنی زندگی دی اُنھیں تکلیف دے رہی ہو "زاور نے ہاتھوں کو پیالے کی صورت میں بنا کر زرنش کا چہرہ تھاما

کیا آپ بھی اس لیے مجھ پر نظر رکھتے تھے کیوں کے میں آپ کی امانت تھی آپ کو محبّت نہیں تھی مجھ سے تب۔۔ میں آپ کے ماضی کا حصہ ہوں میں صرف ایک وعدہ ہوں اور کُچھ نہیں" وہ اب بھی سوالوں میں اُلجھی تھی

نہیں ایسا نہیں ہے۔ہاں میں تمہیں جانتا نہیں تھا جب میں بابا کے پاس آیا تھا معصومہ کا بتانے اُنہوں نے تب مُجھے یہ تصویر دکھائی "اُس نے والٹ سے تصویر نکالی جو زرنش کی تھی

تب میں نے انکار کیاے کہ میں ایسے کسی وعدے کو نہیں جانتا اور میں معصومہ کے پاس گیا جب اُس نے مُجھے ٹھکرایا تب میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں پاکستان چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور اسی دن اتفاق سے تُم مُجھے اپنے کالج کے باہر نظر آئی جو نظر تُم پر گئی زرنش وہ نظر آج تک تُم پر ہے لوگ کہتے ہیں محبّت ایک بار ہوتی ہے میں اتفاق کرتا ہوں اس بات سے ۔۔ ہاں محبّت ایک بار ہوتی ہے معصومہ سے مُجھے اٹریکشن تھی جس نے مجھے برباد کیا تُم سے عشق ہوا جس نے مجھے آباد کیا میں تمہارے ہونے سے مکمل ہوں تُم نے پوچھا تھا نہ میں نظر کیوں رکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تو حقیقت یہ تھی کے میں تُم تک اپنا ہر راستہ چاہتا تھا تمہاری حفاظت محبّت سب چاہتا تھا مگر تُم اتنا ڈر گئی کے میں تُم سے دور ہو گیا قطر میں جو ملاقات ہوئی وہ اتفاق تھا۔۔میرا وہاں کیس کی بنا پر جانا اور تمہارا مُجھے دیکھنا وہ ٹیٹو جو اب میں نے ہٹا دیا ہے اس لیے کے تُم اُس سے ڈرتی تھی۔۔۔ میں سمجھ ہی نہیں پایا کے وہ کیا تھا تمہارے پیچھے آنا نظر رکھنا مگر اب میں کہتا ہوں وہ محبّت تھی جو اب عشق ہے۔۔زرنش تُم میرا عشق ہو تُم خاص ہو میرے لیے "زاور کی آنکھیں بھر گئی اُس نے زرنش کے ہاتھوں پر بوسا دیا

آئی لو یو زاور "زرنش نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا

جانتا ہوں اب چلو جو اُداس ہیں اُنھیں مسکراہٹ دو"

زرنش مسکراتے ہوئے اٹھی اور باہر آئی"

سب لوگ سر جھکائے بیٹھے تھے "امی "زرنش نے پُکارا

میں نہیں سمجھتی کہ میں آپ کی سگی اولاد نہیں میں بس اتنا جانتی ہوں میں آپ کی بیٹی ہوں صرف آپ کی میں زرنش شاہ تھی اور اب زرنش ملک ہوں "اُس نے فاطمہ بیگم کا ہاتھ پکڑا اور چوما

ہاں تُم میری بیٹی ہو صرف میری "فاطمہ بیگم زرنش کو گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیں

نہیں کوئی نہیں روئے گا آپ بھی نہیں "زاور نے رعب دار آواز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

بابا۔۔ماما میں نے بھی آپ کو دُکھ دیے میں اُس کی معافی چاہتا ہوں "زاور نے صبور اور عمران صاحب کو گلے لگایا

جو گزر گیا اُسے بھول جاؤ جو آج ہے وہی خاص ہے "اُف جنید بھلا کیسے چپ رہتا

سب نے ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا

آغا جان آپ نے کہا تھا نہ جو پھول ٹوٹ کر بکھر جائے سمجھو وہ تمہارا تھا نہیں خزا کبھی بھی بہار کو مات نہیں دے سکتی "زرنش نے آغا جان کو گلے لگایا

زاور نے پارس کو میسیج کیا جسے پڑھتے ہی وہ ہنس دیا

اگر میری بیوی کو دیکھا نہ تو میں تیری بیوی کو دیکھتا رہوں گا "ہاں زاور جانتا تھا سب اور پارس بھی جو آگ ماریا لگا گئی تھی اب وہ قہقہوں میں تبدیل ہو گئی

ماضی انسان خود بناتا ہے اور ان لوگوں نے بھی ماضی بھلا کر ایک خوبصورت ماضی بنانے کی ٹھان لی

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

آج سب شاہی ولا میں موجود تھے آغا جان نے خالد اور سردار بخش کو بھی بلوایا تھا سردار بخش نے تمام دشمنی کو بھلا کر دوستی کا ہاتھ بڑھایا عیشان کے بنائے اسکول میں گاؤں کے سبھی بچیں پر سکون ہو کر اپنا مستقبل سنوارنے جاتے

جبران صاحب آج ہم جواب لے آئے ہیں "عمران صاحب نے کہا

بتائے ہمیں "جبران صاحب بغور دیکھنے لگے

ہماری بیٹی نتاشا۔۔ آپ کی ہوئی"

شُکر الحمدُللہ۔۔۔ بھائی صاحب آپ کا بھی بہت بہت شکریہ "سکینہ بیگم خوشی سے کھڑی ہوئی

نتاشا اور جنید نے ایک دوسرے کو دیکھا سب لڑکے لڑکیوں نے جنید کو دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا

خالد صاحب کے موبائل پر کال آئیں جسے سنتے ہوئے وہ باہر چلے گئے

کُچھ دیر بعد جب اُن کی واپسی ہوئی تو کنزا اُن کے ساتھ تھی جسے دیکھتے ہی پارس کی ہوائیاں اُڑہ گئیں مگر گھبراہٹ تو کنزا کو بھی ہوئی تھی لیکن پارس کو نہیں زاور کو دیکھ کر اُس نے بے یقینی سے زاور کو دیکھا جب کہ زاور نے ایک بار بھی کنزا کی طرف نہیں دیکھا تھا کیوں کہ پارس نے اُسے کنزا کی تصویر دیکھائی تھی کنزا قریب چلتے ہوئے آئی اُس کے قدم لڑکھڑانے لگے تھے

Posted On Kitab Nagri

آغا جان میں اپنی بیٹی معصومہ کنزا کو پارس کے نکاح میں دینے کے لئے راضی ہوں" خالد صاحب نے دل سے مسکراتے ہوئے کنزا کا ہاتھ پارس کے ہاتھوں میں دیا

محبّت یہاں تمام ہوئی سب لوگ ہر حقیقت سے واقف تھے مگر کُچھ باتیں راز ہی رہیں تو بہتر ہے ہر راز عیاں ہو یہ بھی ممکن نہیں سب لوگ اب مطمئن تھے اور خوش بھی

ooooooo

۶ سال بعد

زرنش برتن دھو کر ہاتھ ساتھ کرتے ہوئے زوھان کے کمرے میں آئی

اللہ اللہ زوھان یہ کیا ہے۔۔ تمہیں بھی اپنے بابا کی طرح کیا مارخور پسند آ گیا" زوھان اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مارخور کے اسٹیکرز اپنے ہاتھوں پر لگا رہا تھا وہ بلکل اپنے باپ کی طرح تھا غصے کا تیز

ماما یہ اچھے لگتے ہیں ڈونٹ ٹچ اٹ" وہ ۵ سال کا بچہ غصے میں ڈانٹ رہا تھا

اُف تمہارے باپ نے اپنا سارا غصّہ تُم میں ڈال دیا ہے آجاؤ میں تمہیں تیار کروں ہانی کے پاس جانا ہے نہ "

ھانی کے پاس جائینگے گے اُس نے فوراً سے اٹھتے ہوئے خوشی سے کہا"

Posted On Kitab Nagri

ہانی عشنا کی بیٹی تھی جو زوھان کو کُچھ زیادہ پسند تھی

ماما۔۔بابا؟""وہ نہاتے ہوئے سوال کر رہا تھا

آجائے گیں بابا کے چمچے نہ ہو تو"وہ اپنے بابا سے کُچھ زیادہ محبّت کرتا تھا اُس جیسے کپڑے اُس جیسا کھانا یہاں تک کہ زاور کی پلیٹ کا کھانا اُسے سب عزیز تھا

زاور کی کار آچکی تھی وہ کب سے کار میں بیٹھا ہورن دے رہا تھا زرنش زوھان کو لے کر بھاگتے ہوئے آئی آئی زاور ذرا تو صبر کریں"اُس نے دروازہ کھولتے ہوئے کہاں

زاور نے آکر زرنش کے ماتھے پر بوسا دیا اور پھر زوحان کو اپنی گود میں لیا یہ ایک مکمل فیملی تھی بلکل مہ کامل کی طرح جو خوش تھی

انسان اللہ پر توکل رکھے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا پارس نے صبر کیا اس لیے اُسے کنزا کا ساتھ ملا زرنش نے خدا پر بھروسہ رکھا آج وہ مطمئن زندگی گزار رہی تھی زاور سفر پھر شروع کر چکا تھا عشقِ حقیقی کا سفر

خـتـم شـد . . . . . .

. . . . . .

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595